رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ
اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اس (اللہ) سے راضی ہوئے
اصحابِ بدر
غزوۂ بدر کے (۳۱۳) صحابۂ کرام کی سوانح عمریاں
قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری رحمۃ اللہ علیہ

رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اس (اللہ) سے راضی ہوئے

اصحابِ بدر

جس میں غزوۂ بدر کے تفصیلی حالات اور ۳۱۳ صحابہ کرام کی سوانحِ عمریاں درج ہیں

مصنفہ

علامہ زماں محقق دوراں قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری

مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

نام کتاب ——— پیارے اصحاب بدر کے پیارے واقعات

مصنف ——— قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری

اہتمام ——— سلمان منیر

پرنٹرز ——— نیر اسد پرنٹرز لاہور

ناشر ——— مشتاق بک کارنر (الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور)

کمپوزنگ ——— نشر السنۃ (گلی سیکرٹری حسن، محلہ جنڈی حویلی لکھا

فہرست مضامین

فہرست اسماء مبارک شہدائے غزوہ بدر

مہاجرین

الانصار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری کی کتاب "پیارے اصحاب بدر کے پیارے واقعات" نہایت قابل قدر کتاب ہے اس کتاب کی عظمت کے لیے اس کے مصنف کا نام ہی کافی ہے' اصحاب بدر کے واقعات کتاب کا موضوع ہے۔ اصحاب بدر کی طرح آج بھی مسلمان ظلم وستم کا نشانہ بن رہے ہیں جگہ جگہ مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا ہے ۔

روش روش چمن چمن یہاں لہو وہاں لہو
میں کیا کہوں یہ حادثہ کہاں کہاں گزر گیا

آج اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے بچوں کو اصحاب بدر کے واقعات اور مجاہدین اسلام کے کارنامے سنائیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پاکیزہ حیات اور ان کے جہادی کارنامے ہم سب کے لیے مشعل راہ ہیں۔

اس کتاب میں کئی مقامات پر نہایت اختصار تھا' کئی صحابہ کے حالات صرف نام کے اندراج کی حد تک تھے' کتاب کے قاری کو تشنگی محسوس ہوتی تھی اس سلسلہ میں ہم نے محترم ڈاکٹر نذیر حماد ایم-اے کی خدمات حاصل کی ہیں انہوں نے چالیس کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات جو کہ مختصر تھے ان کو تفصیل سے لکھ دیا ہے۔ اس اضافہ کو "مزید حالات" کی سرخی دے کر درج کیا گیا ہے۔ وقت کی کمی کے باعث جن صحابہ کرام کے حالات تفصیل سے درج نہیں ہو سکے آئندہ ایڈیشن میں اس تشنگی کو بھی دور کر دیا جائے گا' ان شاء اللہ۔

مشتاق احمد بٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَخُلَفَائِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اما بعد! غازیان غزوۂ بدر کے حالات میں یہ ایک مختصر رسالہ ہے۔ میرے والد بزرگوار مولوی قاضی حاجی احمد شاہ صاحب اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ کو اصحاب کبار غزوۂ بدر کے ساتھ خاص شغف تھا۔ انہوں نے بیسیوں بار اپنے قلم سے خط نسخ و نستعلیق میں ان مبارک ناموں کو لکھا اور احباب میں تقسیم کیا۔ ان دنوں مجھے اتفاق سے ان کے قلم کی لکھی ہوئی ایک فہرست مل گئی۔ دل میں آیا کہ ان کے حالات قلم بند کروں' اللہ تعالٰی سے درخواست ہے کہ وہ اس ناچیز کے عمل کو قبول فرمائے اور اس کا ثواب میرے والد بزرگوار کے نامہ اعمال میں ثبت فرمائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

محمد سلیمان عفی عنہ
یکم مارچ سنہ [illegible]

غزوہ بدر

غزوات نبی ﷺ میں سے یہ غزوہ نہایت مشہور' نہایت متبرک ہے' اللہ تعالیٰ نے بطور اظہار احسان فرمایا ہے :

﴿ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ﴾ (آل عمران : ۱۲۳)

"اللہ نے تو تمہاری مدد بدر میں بھی کی جبکہ تم بہت دبے ہوئے تھے۔"

دوسرے مقام پر اسی غزوہ کو یوم الفرقان بھی فرمایا گیا ہے' اس غزوہ کا فضل و شرف جملہ غزوات سے برتر ہے اور حدیبیہ اس سے درجہ دوم پر ہے۔

بدر کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہاں بدر بن یخلد بن النصر بن کنانہ آباد ہوا تھا' اسی کے نام سے مقام کا نام ہو گیا' بعض کہتے ہیں کہ بدر بن حارث نے یہاں کنواں کھدوایا تھا' بئر بدر کی وجہ سے اس جگہ کو بھی بدر کہنے لگے۔

جب سے نبی ﷺ اور مہاجرین صادقین مکہ کو چھوڑ کر مدینہ النبی ﷺ میں آ گئے تھے تب سے قریش نے ارادہ کر لیا تھا کہ فوجی طاقت سے مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو فنا کر دیا جائے اور ایسا ناگہانی حملہ کیا جائے جو مسلمانوں کو پامال ہی کر دے۔

نبی اکرم ﷺ بھی ان کی طبائع سے واقف اور ان کے ارادوں سے باخبر تھے' اس لیے تھوڑے دنوں کے بعد ہر اس راستہ کی طرف جدھر سے اہل مکہ کا اقدام و حملہ ہو سکتا تھا' سرور کائنات مسلمانوں کے جتھے روانہ کرتے اور اس طرف کے قبائل کے ساتھ غیر جانبدار رہنے کے معاہدات کرتے رہتے تھے۔

رمضان سنہ اھ میں امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تیس سواروں کے ساتھ سیف البحر کی طرف گشت لگانے گئے تھے' ان کو ابوجہل کا لشکر جس پر تین سو سوار تھے مل گیا' ابوجہل نے دیکھا کہ مسلمان ہوشیار ہیں اور ناگہانی حملہ ناممکن ہے لہٰذا وہ واپس چلا گیا۔

شوال سنہ اھ میں عبیدہ بن حارث الہاشمی ساٹھ سواروں کو لے کر مدینہ سے گشت کو نکلے تو ان کو بھی ابوسفیان دو سو سواروں کے ساتھ ثنیۃ المرہ کے راستہ آتا مل گیا' ابوسفیان نے دیکھا کہ مسلمان اس راہ سے بھی غافل نہیں ہیں' وہ واپس چلا گیا۔

ذی قعدہ سنہ اھ میں سعد بن ابی وقاص اسی (۸۰) سواروں کے ساتھ مدینہ سے گشت

کو نکلے اور جحفہ تک انہوں نے چکر لگایا' دشمن نہیں ملا' اس سے تین ماہ بعد ماہ صفر سنہ ۲ھ نبی اکرم ﷺ خود ستر سواروں کے ساتھ ابواء تک نہفست فرما ہوئے اور اس سفر میں عمرو بن مخشی الضمری سے معاہدہ ہوا کہ وہ غیر جانبدار رہے گا۔

ربیع الاول سنہ ۲ھ کو نبی اکرم ﷺ نے پھر بواط تک سفر فرمایا' یہ مقام ینبوع بندرگاہ کے قریب ہے' راستہ میں قافلہ قریش ملا' جس کا سردار امیہ بن خلف تھا' اس کے ساتھ صرف ایک سوار تھے اور حضور ﷺ کے ہم رکاب دو سو' چونکہ مسلمانوں کا مقصد خود کسی کو جارحیت کا نشانہ بنانا نہیں تھا لہٰذا وہ نکل گیا اور نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف فرما ہو گئے۔

اسی مہینے میں کرز بن جابر الفہری نے مکہ سے نکل کر مدینہ تک کامیاب حملہ کیا اور اہل مدینہ کے مویشی مدینہ کی چراگاہ سے لوٹ کر لے گیا' اس کا تعاقب بھی مقام سفوان تک کیا گیا مگر اسلامی لشکر ناکام رہا' سفوان بدر کے قریب تھا اس لیے اس کا نام بدر اولیٰ بھی مورخین نے لکھا ہے۔

اس حملہ کے بعد نبی اکرم ﷺ کو ضرورت محسوس ہوئی کہ بنو مدلج اور بنو ضمرہ کے ساتھ ایک استوار معاہدہ غیر جانبدار رہنے کا کیا جائے' جمادی الآخر سنہ ۲ھ کو نبی اکرم ﷺ ادھر تشریف فرما ہوئے اور معاہدہ ہو گیا' اسی ماہ جمادی الآخر کے آخر میں بارہ سواروں کا ایک جتھہ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی سرداری میں بھیجا گیا' ان کو قریش کا قافلہ مل گیا' نبی اکرم ﷺ کی ہدایت کے خلاف مسلمانوں نے تیر چلائے' قریش کا ایک آدمی مارا گیا اور دو قید ہوئے۔

نبی اکرم ﷺ نے قیدیوں کو چھوڑ دیا اور مقتول کا خون بہا قریش کو ادا کر دیا اور یہ بھی ظاہر فرمایا کہ مسلمانوں نے یہ کام بغیر اجازت کے بڑھ کر کیا تھا' قریش نے تاوان تو وصول کر لیا مگر انہوں نے مسلمانوں کی معذرت کی کچھ قدر نہ کی اور یہ ارادہ کر لیا کہ اب مسلمانوں پر اعلانیہ حملہ کیا جائے گا۔

قوم کو جوش دلانے کے لیے ابو جہل نے یہ بھی مشہور کر دیا کہ اس قافلہ کو جو ابو سفیان کی ماتحتی میں شام سے آ رہا ہے جس کا سرمایہ تجارت پچاس ہزار دینار ہے مسلمان لوٹنا چاہتے ہیں' لہٰذا قافلہ کی حفاظت کے لیے آگے بڑھنا چاہیے' اس کی تدبیر پر تدبیر سریع الاثر ثابت ہوئی اور ایک ہزار کا لشکر جو خوب مسلح تھا اور تین سو گھوڑے اور سات سو اونٹ ان کے

ساتھ تھے فراہم ہو گیا' قریش کے پندرہ سردار لشکر میں شامل ہو گئے اور ہر ایک نے وعدہ کیا کہ یکے بعد دیگرے تمام لشکر کی خوراک کے متکفل ہوں گے۔

ابو جہل مکہ سے چار پانچ منزل پر پہنچا تھا کہ اسے اطلاع مل گئی کہ ابو سفیان والا قافلہ مع الخیر مکہ پہنچ گیا ہے' اہل لشکر نے ابو جہل سے کہا کہ اب ہم کو واپس چلنا چاہیے کیونکہ ہمارا قافلہ بلا کسی گزند کے گھر پہنچ چکا ہے' ابو جہل نے کہا ہاں یہ تو اچھا ہوا لیکن بہتر یہ ہے کہ یثرب کے قرب وجوار تک پہنچیں اور وہاں جشن شادی مرتب کریں' اس کا اثر گردونواح کے قبائل پر یہ پڑے گا کہ وہ مسلمانوں سے ہم عہد ہونا پسند نہیں کریں گے اور مسلمان ہماری کثرت' شوکت اور جشن کے حالات سن کر مرعوب ہو جائیں گے۔ اہل لشکر نے اس رائے سے اتفاق کر لیا اور اب یہ لشکر سمندر کا ساحل چھوڑ کر جدھر سے قافلہ کے لیے جا رہے تھے' مدینہ کے رخ ہو لیے۔

جب نبی اکرم ﷺ کو ابو جہل کی اس گفتگو کی اطلاع ہوئی تو آپ نے حکم دیا کہ جو اصحاب اس وقت جلد سے جلد چلنے پر تیار ہو سکتے ہیں وہ ہمرکاب نبی ﷺ چل پڑیں' تین سو چودہ بزرگ جو اس وقت روئے زمین پر بہترین بزرگ تھے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہو گئے' اس تعداد میں مہاجرین ۸۳' انصار ۱۵۲' اوس ۶۱' خزرج ۹۱ اور متعلقین ہردو قبائل ۷۹ تھے' بعض روایات میں تعداد ۳۱۹ بعض میں ۳۱۵ بیان کی گئی ہے۔ ۳۱۹ کی روایت مسلم غالباً ان بزرگوں سمیت ہے جو میدان جنگ میں تھے مگر بوجہ صغرسن ان کو اجازت جنگ نہ دی گئی' چونکہ ان بزرگوں کو بھی واقعات کی تفصیلی اطلاع نہ تھی اس لیے ان میں سے اکثر کا گمان یہی تھا کہ حضور ﷺ قافلہ پر حملہ آور ہونے کے لیے جا رہے ہیں' وہ دل ہی میں خوش تھے کہ قافلہ ہی سے مڈبھیڑ ہو کیونکہ مسلمان بلحاظ جنگی سازوسامان کے مکمل نہ تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے تو نبی اکرم ﷺ کو مدینہ ہی میں مطلع فرما دیا تھا کہ حملہ آور دشمن سے جنگ کے لیے جانا ہے۔

مجلس شوریٰ

سرداران مہاجرین وانصار کی مجلس نبی اکرم ﷺ نے طلب فرمائی اور اس معاملہ کو شوریٰ میں پیش کر دیا۔ سب سے پہلے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور بعد ازاں عمر فاروق رضی اللہ عنہ

نے گفتگو فرمائی' دونوں تقریریں نہایت دلچسپ تھیں' بعد ازاں مقداد بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ! جو حکم آپ کو اللہ تعالیٰ سے ملا ہے اس کے لیے سوار ہو جایئے' ہم لوگ بنی اسرائیل کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ "تو اور تیرا رب جاؤ اور لڑو ہم تو بیٹھے ہیں" قسم ہے اس ذات ہے کی جس نے آپ کو حق وصداقت کے ساتھ بھیجا ہے کہ اگر آپ برک الغماد (اقصائے یمن کا ایک مقام ہے) تک جائیں گے تو ہم ساتھ ساتھ ہوں گے اور حضور ﷺ کو درمیان میں لیتے ہوئے آگے پیچھے' دائیں بائیں جنگ کریں گے' نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک اس تقریر پر روشن ہو گیا' انصار کے لیے شمولیت جنگ کے لیے یہ پہلا موقعہ تھا اور انصار میں سے کوئی کوئی ایسا بھی تھا جو جنگ کو پسند نہ کرتا تھا' نبی اکرم ﷺ نے مکرر انصار کی طرف رخ فرما کر دریافت کیا کہ کیا رائے ہے تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' کیا حضور کو ہماری رائے کی ضرورت ہے؟

"واللہ! ہمارا آپ پر ایمان ہے' ہم نے آپ کی تصدیق کی ہے اور شہادت دی ہے کہ آپ جو کچھ فرماتے ہیں وہ حق ہے' ہم نے قبل ازیں سمع وطاعت کے معاہدات بھی آپ سے کیے ہیں' لہٰذا ہماری عرض یہ ہے کہ آپ کو جو ارادہ ہے اسی کے مطابق عمل فرمایا جائے۔"

دوسری روایت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ بھی ہیں :

"کیا حضور کا یہ خیال ہے کہ انصار حضور کا ساتھ صرف اپنے ہی وطن میں دیا کریں گے' میں اس وقت انصار ہی طرف سے اور انہی کی عرض پیش کر رہا ہوں کہ حضور ﷺ کا جو منشا ہو اس پر عمل فرمائیں' جس کا رشتہ ملانا ہو ملا دیجئے' جس کا رشتہ توڑنا ہو اس کا رشتہ توڑ دیجئے' جسے موجودہ حالت پر رکھنا ہو اسے اسی کی حالت پر چھوڑ دیجئے' ہمارے اموال حاضر ہیں' جس قدر منشا ہو قبول فرمایئے اور جس قدر منشا ہو ہمیں بطور عطیہ چھوڑ دیجئے لیکن حضور کا قبول فرمانا ہم کو زیادہ پسند ہو گا اور جو ہمارے پاس رہ جائے گا وہ ناپسند ہو گا' ہمارا معاملہ بالکل حضور کے ہاتھ میں ہے' حضور "برک الغماد" تک چلیں ہم سب ہمرکاب ہیں۔"

"اس اللہ کی قسم جس نے حضور ﷺ کو سچی نبوت کے ساتھ بھیجا ہے کہ اگر ہم کو سمندر چیر کر نکل جانے کا حکم ہو گا تو ہم سب حضور کے ساتھ ساتھ چلیں

گے اور ہم میں سے ایک شخص بھی پیچھے نہ رہ جائے گا۔"

"یارسول اللہ! ہم لوگ جنگ میں جم جانے والے ہیں اور مقابلہ میں اپنی بات کو پورا کر دکھاتے ہیں' مجھے امید ہے کہ ہماری خدمات حضور ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہوں گی۔"

نبی اکرم ﷺ نے اس تقریر پر نہایت سرور ونشاط کا اظہار فرمایا۔

یہ بات اس طرح واضح ہو جاتی ہے کہ قافلہ شام سے آرہا تھا' شام مدینہ سے جانب شمال اور مکہ سے جانب جنوب ہے' قافلہ کا راستہ مدینہ سے جانب غروب ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارادہ اگر قافلہ کے لیا جانے کا ہوتا تو حضور مدینہ سے جانب مغرب سفر فرماتے' حالانکہ حضور مدینہ سے جانب جنوب نہضت فرما ہوئے تھے۔

اسلامی لشکر میں صرف ستر شتر(اونٹ) اور تین گھوڑے سواری کے لیے تھے' تین تین سواریوں کے لیے ایک ایک اونٹ مقرر کیا گیا تھا' ان تین میں سے ایک پیدل چلتا اور دو سوار ہوتے' نبی اکرم ﷺ کی سواری میں بھی سیدنا علی المرتضی وابولبابہ رضی اللہ عنہما شامل تھے' ابولبابہ رضی اللہ عنہ راستہ میں سے حاکم مدینہ بنا کر واپس کیے گئے تو زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ان کی جگہ لے لی' باقی سب غازی بالکل پیدل تھے۔

میدان جنگ

مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں جہاں اترنا پڑا وہاں ریت بہت تھی' آدمیوں کے پاؤں دھنس جاتے تھے اور پانی موجود نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی زور کی بارش بھیجی کہ ریت دب گیا اور مسلمانوں نے ریت ہٹا کر جوہڑ بنا لیا جو پانی سے بھر گیا۔

کفار صاف زمین پر اترے تھے ادھر سخت کیچڑ ہو گیا۔

نبی اکرم ﷺ کا عریش

لشکر کے پیچھے ایک بلند ٹیلہ پر نبی اکرم ﷺ کے لیے ایک چھپر بنا دیا گیا تاکہ حضور ﷺ اس بلندی سے دونوں لشکروں کے محاربہ کو ملاحظہ کر سکیں' صرف سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس چھپر کے سایہ میں حضور کے ساتھ تھے' ان کا کام حضور کی خدمت بجالانا' اپنے

لشکر کی حالت عرض کرتے رہنا اور حضور کے احکامات لشکر تک پہنچانا تھا' زمانہ حال میں ایسے افسر کو چیف آف سٹاف کہتے ہیں' جو یہ سالار اعظم کے ماتحت اور ساری فوج کا نگران حال ہوتا ہے' سعد بن معاذ سید الانصار بڑائیں نے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ! یہ مناسب ہے کہ عریش سے پچھلی طرف حضور کی سواری ہر وقت موجود رہے کیونکہ اگر اسلامی لشکر کو شکست بھی ہوئی اور ہم سب خاک وخون میں مل گئے تب بھی حضور بڑائیں کو مدینہ منورہ جانے کا موقع مل جائے گا' وہاں حضور کے جانثار اور صدق شعار ابھی تک موجود ہیں جو صدق وخلوص میں ہم سے ہرگز کم نہیں' گو تنگی وقت کی وجہ سے وہ ہم رکاب حاضر نہ ہو سکے' حضور نے ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

ملاحظہ میدان جنگ

جنگ سے ایک روز پیشتر نبی اکرم ﷺ نے جنگ کا ملاحظہ فرمایا' صحابہ ساتھ تھے' رسول اللہ ﷺ جگہ جگہ ٹھہر کر فرماتے جاتے کل یہاں فلاں کافر کی لاش ہوگی اور فلاں کافر کی' جملہ سرداران قریش کے نام اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے گنوا دیے۔

جنگ کے لیے صف بندی

یوم جمعہ ۱۷ رمضان سنہ ۲ ہجری کو صف بندی ہوئی' نبی اکرم ﷺ ملاحظہ کے لیے صفوں کے سامنے سے گزرے' کیا دیکھا کہ ایک انصاری صف سے آگے بڑھے ہوئے ہے' نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ میں پتلی سی چھڑی تھی' انصاری کے پیٹ پر چھڑی لگا کر کہا کہ برابر ہو جاؤ' اس نے کہا یارسول اللہ! مجھے اس سے سخت تکلیف ہوئی' نبی اکرم ﷺ عدل وانصاف کے پیغام رساں ہیں میں تو ضرور بدلہ لوں گا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! اچھا' کہا کرتہ اٹھائیں' آپ ﷺ نے کرتہ اٹھایا تو اس نے آگے بڑھ کر جھٹ آپ کے بطن اطہر کو چوم لیا' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ کیا؟ وہ بولا یارسول اللہ! دنیا میں یہ آخری گھڑیاں ہیں اور آخری سانس ہے' میں نے چاہا کہ اس شرف سے مشرف ہو جاؤں' نبی اکرم ﷺ نے اسی دعائے خیر دی اور بعد ازاں یہ دعائے فرمائی یااللہ! یہ وہ اہل ایمان ہیں کہ اگر آج ان کو تو نے ہلاک کر دیا تو روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا

اپنی فوج کے ملاحظہ سے فارغ ہوئے تو دشمن کی طرف دیکھا اور زبان مبارک سے فرمایا! الٰہی یہ قریش ہیں جو فخر و تکبر سے بھرپور ہیں' تیرے نافرمان تیرے' رسول (ﷺ) سے جنگ آور' الٰہی تیری نصرت تیری مدد کی ضرورت ہے جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔

عریش اور دعا

بعد ازاں نبی اکرم ﷺ عریش میں داخل ہوئے اور دو رکعت نماز کی نیت باندھی' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شمشیر برہنہ لے کر پہرہ پر کھڑے ہو گئے (نماز کے اندر) رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ لَا تَخْذُلْنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَنْشُدُكَ مَا وَعَدْتَنِيْ۔

"الٰہی مجھے ندامت سے بچا' یا اللہ میں تجھے تیرا وعدہ حتماً یاد دلاتا ہوں۔

نماز کے بعد نبی اکرم ﷺ نے لمبا سجدہ فرمایا اور سجدہ میں يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔ پڑھتے رہے' سجدہ کے بعد بھی لمبی دعا میں مصروف رہے' دعا ایسے تضرع وابتہال کے ساتھ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی چادر مبارک بھی کندھوں سے گر گئی تھی اور آپ کا ابتہال بڑھتا جاتا تھا' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ اپنے آپ کو اتنا ہلکان نہ کریں' اللہ تعالیٰ آپ سے فتح وظفر کا وعدہ فرما چکا ہے۔

اتنے میں نبی اکرم ﷺ پر اونگھ سی طاری ہوئی اور ادھر ساری فوج بھی اونگھ گئی' رسول اللہ ﷺ نے آنکھ کھولتے ہی فرمایا! ابوبکر رضی اللہ عنہ تجھے بشارت ہو کہ نصرت الٰہی آپہنچی' جبرائیل علیہ السلام بھی آگئے ہیں۔

فوج نے آنکھ جھپک جانے کے بعد دشمن کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان کی تعداد بہت کم ہے اور مسلمان کثرت میں بڑھے ہوئے ہیں' اس تیقن نے ان کے حوصلے بڑھا دیئے۔ نبی اکرم ﷺ میدان جنگ میں تشریف لائے تو فوج سے فرمایا! اپنی جگہ پر قائم رہنا' دشمن حملہ کی شکل میں آگے بڑھے تو اسے آگے آنے دینا' جب وہ تمہارے تیروں کی زد میں آجائے تب تیر خوب برسانا' دشمن اور ہی قریب آجائے تو نیزوں کا استعمال کرنا' تلوار کا استعمال سب سے بعد ہو۔

اس وقت کفار کی طرف سے عتبہ بن ربیعہ بن عبد مناف اپنی فوج کے سامنے تقریر

کے لیے نکلا اور ادھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قوم میں یہ شخص سمجھ دار ہے اگر لوگوں نے اس کی بات مان لی تو سیدھی راہ پر ہو جائیں گے' عتبہ بولا معشر قریش! محمد (ﷺ) کے ساتھ جنگ کرنے کا کوئی نفع معلوم نہیں ہوتا' اگر غالب بھی آگئے تو تب بھی کیا ہو گا' ہم اپنے بھائیوں سے ہمیشہ آنکھ چراتے رہیں گے' کوئی چچا زاد' کوئی خالہ زاد کو قتل کرے گا' کوئی اپنے قبیلہ کے بھائی کو مار ڈالے گا' چلو واپس چلو' عرب والے خود محمد (ﷺ) سے سمجھ لیں گے اگر کوئی قبیلہ ان پر غالب آگیا تو تمہارا مقصد پورا ہو گیا اور اگر وہ بھی غالب نہ آیا تو تم ندامت وعار سے بچے رہے۔

بعد ازاں یہی پیغام ابو جہل کے پاس بھی بھجوا دیا' ابو جہل نے عامر بن حضرمی کو بلایا۔ کہا دیکھو یہ عتبہ تیرا رقیب ہے اور تجھے بھائی کا انتقام لینے سے محروم کرنا چاہتا ہے' اس کی یہ وجہ بھی ہے کہ اس کا بیٹا مسلمانوں کی طرف ہے' اب تو لازم ہے کہ آگے بڑھو اور فوج کو گرماؤ' اس نے اپنے بھائی کے نام کی دہائی دی اور فوج میں جوش پیدا ہو گیا۔

اسود مخزومی کفار میں سے نکلا اور کہا کہ سب سے پہلے میں بڑھتا ہوں' مسلمانوں کے حوض کا پانی پی کر آؤں گا یا وہیں مرجاؤں گا۔ وہ حوض کی طرف چلا تو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس کا تعاقب کیا اور اس کی پیٹھ پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ وہیں رہ گیا' اب اپنی صف سے عتبہ نکلا (غالباً یہ ابو جہل کے طعن کا جواب تھا) اس کا بھائی شیبہ اور فرزند ولید بھی اس کے ساتھ نکلے' اس نے نعرہ لگایا کہ کوئی مقابلہ کے لیے نکلے' یہ سن کر معاذ اور معوذ (رضی اللہ عنہما) پسران حارث باہر نکلے (ان کی ماں عفراء انصاریہ ہیں' اس خاتون کے سات فرزند دو شوہروں حارث اور بکیر سے تھے اور ساتوں فرزند میدان جنگ میں حاضر تھے' کوئی خاتون ان کی اس فضیلت کو نہ پا سکی) عبداللہ بن رواحہ انصاری رضی اللہ عنہ جو نقیب محمدی ﷺ اور شاعر زبان آور تھے ان کے ساتھ ساتھ تھے۔

عتبہ نے کہا تم کون ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم انصار ہیں' عتبہ بولا ہاں آپ ذی عزت ہیں' برابر کے جوڑ ہیں لیکن میں تو اپنی قوم کے اشخاص چاہتا ہوں' یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! عبیدہ بن حارث تم چلو' حمزہ تم چلو' علی تم چلو (تینوں ہاشمی ہیں رضی اللہ عنہم) حمزہ رضی اللہ عنہ نے شیبہ کا اور علی رضی اللہ عنہ نے اسید کا شکار جاتے ہی کر لیا' عبیدہ رضی اللہ عنہ اور عتبہ ایک دوسرے پر شمشیر زنی کر رہے تھے کہ حمزہ رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ نے بھی عتبہ پر حملہ کر دیا اور

اسے خاک وخون میں سلا دیا۔

اسی جنگ میں رَأْسُ الْکُفْرِ امیہ بن خلف جو بلال ؓ کو کلمہ توحید پر ستایا کرتا تھا' قتل ہوا' بلال ؓ نے حملہ کیا' معاذ بن عفراء وغیرہ بھی بلال کی مدد کو پہنچ گئے اور اس ناپاک کا خاتمہ کر دیا۔

سیدنا ابو بکر صدیق ؓ نے اس شعر میں بلال ؓ کو مبارک باد دی :

هَنِیاً　زَادَكَ　الرَّحْمٰنُ　فَضْلاً
فَقَدْ　اَدْرَكْتَ　ثَارَكَ　یَابِلاَلُ

قتل ابو جہل لعنۃ اللہ

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کہتے ہیں کہ صف بندی میں میرے دائیں بائیں دو نوجوان لڑکے تھے' میں نے دل میں کہا کہ میرے برابر کوئی آزمودہ کار ہوتا تو خوب ہوتا' یہ دونوں نوجوان معاذ اور معوذ (رضی اللہ عنہما) پسران عفراء (رضی اللہ عنہا) تھے۔

ایک نے چپکے سے مجھے کہا کہ چچا آپ ابو جہل کو جانتے ہیں' جب ہمارے سامنے آئے تو مجھے بتانا' دوسرے نے بھی یہی بات آہستہ سے پوچھی' میں نے کہا تم کیا کرو گے اگر اسے دیکھ لو گے' انہوں نے کہا ہم نے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتا ہے' ہم نے عہد کر لیا ہے کہ اسے ضرور قتل کریں گے یا اپنی جان دے دیں گے' اتنے میں ابو جہل چکر لگاتا ہوا لشکر کے سامنے آیا' میں نے دونوں لڑکوں سے کہا کہ دیکھو ابو جہل وہ ہے' یہ سنتے ہیں وہ دونوں ایسے جھپٹے جیسے شہباز کوے پر گرا کرتا ہے' دونوں نے اپنی تلواریں اس کے پیٹ میں جھونک دیں' وہ گر پڑا جان توڑ رہا تھا کہ ابن مسعود ؓ بھی پہنچ گئے' انہوں نے اس کی چھاتی پر پاؤں رکھا' سر کاٹا اور داڑھی سے پکڑ کر سر اٹھا لیا' نبی اکرم ﷺ نے ہر سہ کی خدمات کو منظور فرمالیا نیز ارشاد کیا کہ اس امت کا فرعون یہی ابو جہل تھا۔

جذبات جاں نثاری وجوش صداقت دین

الف --- جب کفار کے لشکر سے سیدنا عبدالرحمٰن بن ابو بکر صدیق ؓ مبارز طلب نکلا تو اس کے مقابلہ کو ابو بکر صدیق ؓ آمادہ ہو گئے لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کو

روک لیا۔

ب --- جب لشکر کفار سے جراح باہر آیا تو اس کے محاربہ کو ابو عبیدہ عامران کے فرزند لشکر اسلام سے روانہ ہو گئے' ہر دو اشلہ سے ظاہر ہے کہ ان مجاہدین فی سبیل اللہ کی نگاہ میں نہ باپ کی عظمت باقی رہی تھی اور نہ فرزند کی محبت' ان کو ایک وحدہ لا شریک لہ کی ذات ہی کبریائی اور عظمت کی مستحق نظر آتی تھی اور ایک ذات حمیدہ صفات محمد ﷺ ہی کی واجب الاحترام والمحبت دکھلائی دیتی تھی۔

ج --- ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ کو یہ الفاظ کہتے ہوئے سن لیا کہ جو کوئی آج اللہ کی راہ میں شہید ہوا اس کے لیے جنت واجب ہے' ان کے ہاتھ میں انگور کا گچھا تھا' انگور کھا رہے تھے' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کو سنا اور پھر انگوروں کی طرف دیکھا اور کہا اوہ! یہ انگور تو بہت ہیں' ان کے ختم کرنے میں تو دیر لگے گی' میں جنت میں جانے سے اتنی دیر کیوں کروں' یہ کہہ کر انگور پھینک دیے' آگے بڑھے اور اپنا فرض ادا کرتے ہوئے فردوس کو سدھار گئے۔

لڑائی گھمسان کی ہو رہی تھی' اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو بھی اہل ایمان کی مدد و نصرت اور ثبات واطمینان کے لیا نازل فرمایا' مسلمان فرشتوں کو انسانوں کی صورت میں چلتے پھرتے دیکھتے اور فرشتے ہر ایک مومن سے کہہ رہے تھے کہ بہادر ہونا' مضبوط رہو فتح اور نصرت الٰہی تمہارے ساتھ ہے۔

جب مسلمین وکافرین کا ہر شخص جنگ میں مصروف تھا' اس وقت رسول اللہ ﷺ نے کنکریوں کی ایک مٹھی کفار کی جانب پھینک دی اور زبان مبارک سے فرمایا : شَاهَتِ الْوُجُوهُ اَللّٰهُمَّ اَرْعِبْ قُلُوبَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ۔ کنکریوں کا پھینکنا تھا اور کفار کا دل توڑ کر بھاگنا' مسلمانوں نے تعاقب کیا اور ستر اشخاص کو قید بھی کر لیا۔

معرکہ میں کافروں کے ستر آدمی ہلاک ہوئے تھے اور مسلمانوں کے صرف چودہ شخص' اس روز جنگ میں پہلا شہید ہونے والا سیدنا مہجع رضی اللہ عنہ تھا جو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا غلام تھا' اہل دنیا اسے غلام سمجھتے تھے مگر مساوات کے حامی' عدل کے مربی' اخوت کے بانی سرور کائنات ﷺ نے اسے "سید الشہداء" کا خطاب عطا فرمایا۔

قیدیوں سے حسن سلوک

ستر قیدیوں میں سے چند ہاشمی بھی تھے جو نبی اکرم ﷺ سے قرابت قریبہ رکھتے تھے' انہی میں سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے چچا تھے' انہی میں سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے برادر کلاں بھی تھے اور سیدنا نوفل بن حارث نبی اکرم ﷺ کے چچا زاد بھی اور انہی میں نبی اکرم ﷺ کی دختر کلاں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر سیدنا ابوالعاص رضی اللہ عنہ بھی' لیکن یہ سب عام قیدیوں کی طرح بند و سلاسل میں تھے' رات کو ایک انصاری نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ خواب راحت نہیں فرماتے' ادھر ادھر کروٹیں لے رہے ہیں' اس نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کچھ تکلیف ہے؟ فرمایا! نہیں مجھے تو عباس کے کراہنے کی آواز آرہی ہے اور وہی آواز مجھے سونے نہیں دیتی' انصاری اٹھا اور عباس کی مشک بندی کھول آیا' نبی اکرم ﷺ نے جب عباس کی آواز نہ سنی تو انصاری سے پوچھا' اس نے کہا کہ میں ان کی مشک بندی کھول آیا ہوں' فرمایا جاؤ اور سب اسیروں کے ساتھ یہی سلوک کرو۔

مشرکین کی مُردہ لاشوں سے حسن سلوک

کفار ایسے بھاگے تھے کہ انہوں نے اپنی فوج کے مُردوں کا بھی کچھ انتظام نہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ کی طبعًا عادت مبارک یہ تھی کہ جہاں کسی انسان کی لاش کو بلا تدفین دیکھ لیتے تو دفن کرنے کا حکم دیتے' بدر میں بھی رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

۲۴ سرداران قریش کو ایک گڑھے میں الگ الگ اور باقی کفار کو ایک گڑھے میں الگ الگ زیر خاک کر دیا گیا۔ (۱)

---

(۱) ان چودہ میں سے چار کے نام بروایت مسلم عن انس ہم نے اوپر لکھ دیے ہیں' بعض نے باقی نام اور بھی لکھے ہیں: (۵) حنظلہ بن ابو سفیان (۶) ولید بن عتبہ (۷) حرث بن عامر (۸) طعیمہ بن عدی (۹) نوفل بن عبید (۱۰' ۱۱) زمعہ و عقیل پسران اسود (۱۲) عاصی برادر ابوجہل (۱۳) ابو قیس برادر خالد ولید (۱۴' ۱۵) بنیہ و منبہ پسران حجاج (۱۶) علی بن امیہ بن خلف (۱۷) عمرو بن عثمان (۱۸) مسعود بن امیہ برادرم ام سلمہ (۱۹) قیس بن فاکتہ (۲۰) اسود برادر ابو سلمہ (۲۱) عاصی بن قیس بن عدی (۲۲) امیہ بن رفاعہ (۲۳' ۲۴) عبیدہ و عاصی بن ابو احیحہ۔

تیسرے روز نبی اکرم ﷺ اس قلیب (گڑھے) کے کنارہ تک تشریف لے گئے جہاں سرداران قریش کے ناپاک جثے گرائے گئے تھے اور باآواز بلند فرمایا! اے عتبہ بن ربیعہ' اے شیبہ بن عتبہ' اے امیہ بن خلف' اے ابو جہل بن ہشام' اے فلاں اے فلاں' اللہ نے جو تمہاری بابت کہا تھا کیا اس کو تم نے ٹھیک پایا؟ مجھے تو جو اللہ نے وعدہ فرمایا تھا میں نے تو اسے بالکل درست دیکھ لیا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے استفہامیہ لہجہ میں عرض کیا' کیا آپ ان لاشوں سے جن میں روح نہیں ہے تین روز کے بعد خطاب فرما رہے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : اِنَّهُمُ الْاٰنَ يَسْمَعُوْنَ۔ (بخاری عن عروہ عن ابن عمرؓ) "ہاں یہ لوگ اس وقت سن رہے ہیں۔" یہ الفاظ جب ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے روایت کیے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کے الفاظ مبارک تو یہ تھے : اِنَّهُمُ الْاٰنَ لَيَعْلَمُوْنَ۔ "ہاں وہ اس وقت خوب جان گئے ہیں۔"

اسیران بدر اور فدیہ

نبی اکرم ﷺ نے اس معاملہ کو کہ اسیروں کے ساتھ کیا کیا جائے شوریٰ میں پیش کر دیا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا یہ لوگ کافروں کے پیش رو ہیں' میری رائے میں ان کی گردنیں اڑا دی جائیں' فلاں شخص جو میرا قریبی ہے اس کی گردن میں اڑا دوں اور عقیل جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بھائی ہے علی رضی اللہ عنہ اس کی گردن اڑا دے' اسی طرح سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اپنے قریبی کی تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ ہمارے دلوں میں مشرکین کی مودت ذرا بھی نہیں۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میری رائے ہے کہ ان کو معاف کر دیا جائے اور ان سے فدیہ لیا جائے۔ فدیہ سے ہم اپنی جنگی حالت کو درست کر لیں گے اور بعد ازاں ممکن ہے کہ ان میں سے کسی کو اسلام کی نعمت وہدایت مل جائے اور وہ خود بھی ہمارا قوت وبازو ثابت ہو۔

سیدنا عبداللہ بن رواحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا میری رائے ہے کہ جس جنگل میں لکڑی بہت ہو وہاں ان کو داخل کر کے آگ لگا دی جائے۔

نبی اکرم ﷺ عریش میں چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد باہر تشریف لائے اور یوں

ارشاد فرمایا :

"اللہ تعالیٰ بعض کے دلوں کو نرم کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ دودھ سے زیادہ نرم ہو جاتے ہیں' بعض کے دلوں کو سخت کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ پتھر سے زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔"

اے ابوبکرؓ! تو ملائکہ میں میکائیل جیسا ہے جو رحمت کے ساتھ نازل ہوتا ہے۔

اے ابوبکرؓ! انبیاء میں تیری مثال ابراہیم (علیہ السلام) جیسی ہے' جنہوں نے فرمایا : مَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

اے ابوبکرؓ! انبیاء میں تیری مثال عیسیٰ (علیہ السلام) جیسی ہے' جنہوں نے کہا تھا۔ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ۔

اے عمرؓ! تیری مثال ملائکہ میں جبرائیل علیہ السلام جیسی ہے جو شدت اور بأس کے ساتھ نازل ہوتا ہے۔

اے عمرؓ! تیری مثال انبیاء میں نوح (علیہ السلام) کی سی ہے جنہوں نے کہا تھا : رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِیْنَ دَیَّارًا۔

اے عمرؓ! تیری مثال انبیاء میں موسیٰ (علیہ السلام) جیسی ہے' جنہوں نے کہا تھا : رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤى اَمْوَالِهِمْ الایہ۔

اے ابوبکرؓ و عمرؓ! اگر تمہارا اتفاق ہوتا تو میں کچھ اور حکم نہ دیتا' اچھا ان سے فدیہ لے لیا جائے ورنہ ضرب عنق ہوگی۔

بہت لوگوں نے اپنا زر فدیہ وہیں ادا کر دیا اور جو رہ گئے تھے ان کو مدینہ میں لے گئے' قیدیوں میں بعض پڑھے لکھے تھے' انصار کے بچے ان کے سپرد کر دیے گئے کہ زر فدیہ کے عوض ان کو تعلیم دیا کریں۔

اسیروں کو مدینہ میں ایسے آرائش و آرام سے رکھا گیا کہ وہ مکہ میں واپس آکر کہا کرتے تھے' اللہ اہل مدینہ پر رحم کرے' خود کھجوروں پر گزرا کیا کرتے تھے اور ہمیں روٹی کھلایا کرتے تھے۔

فدیہ اور غنیمت کے لینے میں اشتباہ

بعض صحابہ کو یہ شبہ تھا کہ کیا زرفدیہ ومال غنیمت کا استعمال مسلمانوں کو جائز بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے سورہ انفال میں یہ حکم نازل فرما کر ان کو بھی مطمئن کر دیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے سے اس بارہ میں نوشتہ موجود نہ ہوتا تب فدیہ اور غنیمت کے متعلق تم پر عذاب بھی نازل ہوتا لیکن ایسا مال تو طیب وحلال ہے' کھاؤ پیو اور اللہ کا شکر ادا کرو کہ تم کو آسان احکام دیے گئے ہیں۔

فضیلت اہل بدر

صحیح بخاری میں رفاعہ بن رافع الزرقی صحابی بن صحابی سے روایت ہے :

جَآءَ جَبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

"جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے' پوچھا آپ اہل بدر کو مسلمانوں میں کیسا سمجھتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مسلمانوں سے افضل سمجھتا ہوں۔ جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ فرشتوں میں سے جو فرشتے بدر میں حاضر ہوئے ان کا درجہ ملائکہ میں بھی ایسا ہی سمجھا جاتا ہے۔"

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ۔ (ابوداؤد)

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو دیکھا اور فرمایا اب تم جو چاہو کرو میں تم کو بخش چکا ہوں۔"

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ التَّابِعِيْنَ هُمْ بِاِحْسَانٍ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

فہرست اسمائے مبارکہ

شہدائے غزوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و رضوا عنہ

(۱) مہجع بن صالح رضی اللہ عنہ

قوم عک سے تھے اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے' اس غزوہ میں سب سے پہلے یہی شہید ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا : یَوْمَئِذٍ مَهْجَعُ سَيِّدُ الشُّهَدَآءِ۔

(۲) عبیدہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصیّ رضی اللہ عنہ

قرشی المطلبی ' ابوالحارث یا ابومعاویہ کنیت کرتے تھے' سب سے اولین سریہ اسلامی کے سردار یہی بنائے گئے تھے' غزوہ بدر میں جب نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھرانے کے تین سرداروں کو جنگ میں جانے کا حکم دیا تو امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تیسرے بزرگ یہی تھے' عمر بوقت شہادت ۶۳ سال تھی۔

مزید حالات از مرتب: جب سیدنا ابو سلمہ بن اسد' سیدنا عبداللہ بن ارقم اور سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم ایمان لائے تو ان کے ساتھ سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ بھی ایمان لائے۔ مکہ میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ آپ کے اسلامی بھائی تھے۔ جب آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمیر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ مواخات قائم فرما دی۔

آپ غزوہ بدر میں شریک ہوئے' میدان جنگ میں صفوں کی درستگی کے بعد مشرکین کی طرف سے عتبہ' شیبہ اور ولید نکلے اور دعوت مبارزت دی۔ ان کے مقابلہ کے لیے انصار کے نوجوان نکلے لیکن انہوں نے کہا کہ ہم ان سے نہیں لڑیں گے' ہمارے مقابل

والوں کو بھیجو۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی' سیدنا حمزہ اور سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہم کو آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ یہ تینوں آگے بڑھے اور اپنے اپنے حریف کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ سیدنا علی اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہما نے اپنے دشمنوں کو ڈھیر کر دیا۔ سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ولید کے ساتھ مقابلہ کیا' کافی دیر تک یہ مقابلہ جاری رہا' دونوں زخمی ہو گئے۔ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اپنے حریفوں سے فارغ ہوئے تو یہ دونوں بھی ولید پر حملہ آور ہوئے' ولید کو جہنم رسید کرنے کے بعد سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ کو زخمی حالت میں اٹھا لائے۔

سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ کا ایک پاؤں شہید ہو گیا تھا اور تمام بدن زخموں سے چور تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی قلبی تسکین کے لیے ان کے زانو پر اپنا سر مبارک رکھا۔

اختتام جنگ کے بعد بدر سے واپس آئے لیکن زخم بہت گہرے اور زیادہ تھے کہ جانبر نہ ہو سکے۔ جام شہادت نوش کرتے ہوئے داعی جنت کو لبیک کہا' رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ۔

(۳) عمیر بن ابی وقاص (مالک) بن اُہیب بن سفیان بن امیہ رضی اللہ عنہ

قرشی الزہری ہیں اور سیدنا سعد بن ابو وقاص (احد العشرۃ المبشرۃ) اور فاتح ایران کے برادر خورد ہیں' ۱۶ سال کی عمر میں جام شہادت نوش فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو بوجہ صغر سنی واپس کرنا چاہا تو یہ رو پڑے اس لیے اجازت دی گئی' حوصلہ کے ساتھ لڑے اور خنداں خنداں روضہ رضوان کو سدھارے۔

مزید حالات از مرتب: ان کا سلسلہ نسب یہ ہے: عمیر بن ابی وقاص بن وہیب بن سفیان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی القرشی۔

آپ کے بڑے بھائی سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوئے تو آپ کی عمر اس وقت بہت کم تھی لیکن آپ نے اپنے بھائی کا ساتھ دیا اور بچپن ہی میں توحید کی نعمت کو پا لیا۔ جب انہوں نے ہجرت فرمائی تو اس وقت ان کی عمر چودہ برس تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی سیدنا عمرو بن معاذ سے بھائی چارہ کرا

دیا۔ سیدنا عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ بھی تقریباً ان کے ہم عمر تھے۔

سنہ ۲ھ میں جب جنگ بدر کے خیال سے صحابہ جمع ہونے لگے تو یہ بھی وہاں پہنچ گئے۔ بڑے بے قرار اور مضطرب تھے' اِدھر اُدھر چھپتے تھے۔ ان کے بڑے بھائی سیدنا سعد بن ابی وقاص نے جب دیکھا تو پوچھا عمیر کیا بات ہے؟ بولے بھائی جان میں بھی اس جنگ میں شریک ہونا چاہتا ہوں' شاید اللہ مجھے شہادت سے سرفراز فرمادے لیکن خطرہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے چھوٹا سمجھ کر واپس نہ کر دیں۔ ان کا خوف درست ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بوجہ صغر سنی واپسی کا حکم دیا لیکن یہ بے اختیار رونے لگے' رسول اللہ ﷺ نے ان کے جوش ایمان اور شوق شہادت کو دیکھ کر اجازت دے دی۔ رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے دست مبارک سے ان کے تلوار باندھی۔ سیدنا عمیر رضی اللہ عنہ کی عمر اس وقت سولہ سال تھی' اچھی طرح اسلحہ سے آراستہ ہونا بھی نہ جانتے تھے لیکن جذبہ جہاد بہت زیادہ تھا۔ بڑی شجاعت اور بہادری سے لڑے اور اپنی حسرت کو پورا کیا' بالآخر عمرو بن عبدود نے ان کو شہید کر دیا۔ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۴)عاقل بن ابی بکیر بن عبد یالیل

قبیلہ بنو لیث سے ہیں' ان کے بھائی کا نام خالد تھا' وہ بھی غزوہ رجیع میں شہید ہوئے۔

مزید حالات از مرتب: ان کا نسب نامہ یہ ہے: عاقل بن ابی بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی۔

سیدنا عقیل رضی اللہ عنہ چار بھائی تھے' باقی تین کے نام یہ ہیں: ایاس' خالد اور عامر۔

یہ چاروں بھائی بڑے خوش نصیب ہیں کہ سب نے توحید اور اسلام کی دولت پائی۔ سیدنا ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر سب سے پہلے یہ چاروں بھائی مشرف باسلام ہوئے۔ ہجرت کی سعادت سے بھی ہمکنار ہوئے۔ چاروں بھائیوں نے اپنے بال بچوں کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی' مکہ میں ان کے گھر کا دروازہ بالکل بند ہو گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عاقل رضی اللہ عنہ کی مجذر بن زیاد کے ساتھ مواخات قائم فرمائی۔ چاروں بھائی غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ سیدنا عاقل رضی اللہ عنہ کو جنگ بدر میں مالک بن

زبیر نے شہید کیا۔
یہ گھرانہ نہایت خوش نصیب ہے' مختلف جنگوں میں سب بھائیوں نے جام شہادت نوش کیا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمْ۔

(۵) عمیر بن عبد عمیر بن نقلہ

ذوالشمالین لقب' ابو محمد کنیت' بنو زہرہ کے حلیف تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶) عوف یا عوذ بن عفراء

انصاری بخاری تھے' عفراء ان کے والد کا نام تھا' اس خاتون بلند پایہ کے ساتوں فرزند غزوہ بدر میں حاضر تھے' والد کا نام حارث ہے۔
مزید حالات از مرتب: ان کا سلسلہ نسب یہ ہے : عوف بن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سوادا بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج۔
ان کی والدہ کا نام عفراء بنت خویلد ہے۔
سیدنا عوف' سیدنا معوذ اور سیدنا معاذ رضی اللہ عنہم کے بھائی ہیں۔ سیدنا معوذ اور سیدنا معاذ رضی اللہ عنہما وہ ننھے مجاہد تھے جنہوں نے ابوجہل کو جہنم رسید کیا۔ کتنی خوش نصیبی کی بات ہے کہ جنگ بدر میں سات بھائی شریک تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمْ۔

(۷) معوذ بن عفراء

صحابی اور والدین بھی صحابی' عوف یا عوذ بن عفراء (نمبر ۶) کے سگے بھائی۔
مزید حالات از مرتب: جنگ بدر میں جب شیبہ' عتبہ اور ولید نے مبارز طلبی کی تو سب سے پہلے یہ تینوں بھائی معوذ' معاذ اور عوف رضی اللہ عنہم مقابلے کے لیے نکلے لیکن کفار کے مطالبہ پر رسول اللہ ﷺ نے ان کو واپس بلا لیا اور سیدنا حمزہ' سیدنا علی اور سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم کو بھیجا۔
میدان جنگ میں سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک صف میں کھڑے تھے' ان کے

دائیں بائیں سیدنا معوذ بنٹھ اور ان کے بھائی معاذ بنٹھ آکر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف بنٹھ سے ابوجہل کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا برادر زادے! کیا کرو گے؟ کہنے لگے ہم نے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دیتا ہے' اس بنا پر ہم نے اپنے رب سے عہد کر رکھا ہے کہ اس کو ضرور ماریں گے۔ پھر اسی دھن میں اپنی جان قربان کر دیں گے۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف بنٹھ نے تعجب کا اظہار کیا اور اشارے سے ابوجہل کی طرف راہنمائی کی۔ یہ دونوں باز کی طرح ابوجہل پر حملہ آور ہوئے اور اس کو جہنم رسید کیا پھر رسول اکرم ﷺ کو ابوجہل کے قتل کی خوشخبری دی۔ آپ نے پوچھا کس نے مارا ہے؟ دونوں نے کہا ہم نے۔ آپ نے فرمایا تلوار دکھاؤ' دونوں کی تلواروں میں خون کے اثرات تھے۔ دونوں بھائیوں نے بہادری اور شجاعت کی اعلیٰ مثال قائم کی اور حب رسول ﷺ کا بہترین ثبوت دیا' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا۔

(۸) حارث یا (حارثہ) بن سراقہ بن حارث

انصاری' ان کی والدہ سیدنا انس بن مالک کی پھوپھی ہیں' حلق میں تیر لگا اور جان بجاں آفریں کو سپرد کر گئے۔

مزید حالات از مرتب: ان کا سلسلہ نسب یہ ہے : حارثہ بن سراقہ بن حارث بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔

والدہ کا نام ربیع بنت نضر ہے' وہ جلیل القدر صحابیہ اور سیدنا انس بن مالک بنٹھ کی پھوپھی ہیں۔ سیدنا حارثہ بنٹھ کے والد ہجرت سے قبل فوت ہو گئے' والدہ نے اسلام قبول کیا۔ سیدنا حارثہ بنٹھ بدر میں شریک ہوئے۔ جس روز کوچ کا حکم ہوا' سب سے پہلے گھوڑے پر سوار ہو کر نکلے۔ ایک حوض پر پانی پی رہے تھے کہ ان کو تیر آلگا اور شہید ہو گئے۔ انصار میں سے سب سے پہلے شہادت سے سرفراز ہوئے۔

بدر سے واپسی پر ان کی والدہ ربیع بنت نضر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! حارثہ سے مجھے جس قدر محبت ہے آپ کو معلوم ہے۔ اگر وہ جنت میں گیا تو صبر کروں گی ورنہ آپ دیکھیں گے میں کیا کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا کہہ رہی ہو! جنت ایک نہیں بلکہ کثرت سے ہیں اور تمہارا بیٹا حارثہ تو جنت

الفردوس میں ہے۔ حارثہ رضی اللہ عنہ کی والدہ اس بشارت کو سن کر خوشی سے فرمانے لگیں واہ واہ اے حارثہ۔

سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے شہادت کی دعا کرائی تھی' جنگ بدر میں اس کی قبولیت ظاہر ہوئی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۹) یزید بن حارث (یا حرث) بن قیس بن مالک

انصاری' نجاری' مواخات میں عمیر بن عبد عمیر بن نضلہ (نمبر۵) کے دینی بھائی۔

(۱۰) رافع بن معلٰی بن لوذان

انصاری ہیں۔

(۱۱) عمیر بن حمام بن جموح بن زید بن حرام

انصاری اسلمی' مواخات میں سیدنا عبیدہ مہاجر رضی اللہ عنہ (نمبر۴) کے دینی بھائی۔ دونوں زندگی میں اکٹھے رہے اور بہشت بریں میں بھی ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے رونق افروز خلد ہوئے' میدان جنگ میں ان کا رجز یہ تھا :

رَکْضًا عَلَی اللّٰہِ بِغَیْرِ زَادِ　　اِلاَّ التُّقٰی وَعَمَلَ الْمَعَادِ
وَالصَّبْرُ فِی اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ　　وَکُلُّ زَادٍ عُرْضَۃُ النَّفَادِ
غَیْرَ التُّقٰی وَالْبِرِّ وَالرَّشَادِ

(۱۲) عمار بن زیاد بن سکن بن رافع

انصاری اشہلی' ان کے بھائی عمارہ بن زیاد اور ان کے چچا یزید بن سکن غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔

(۱۳) سعد بن خثیمہ الانصاری الاوسی

ابو عبداللہ کنیت' سعدالخیر لقب نقیب محمدی تھے' باپ نے کہا تم ٹھہرو میں جاتا ہوں' انہوں نے کہا ابا مجھے بہشت میں جانے سے نہ روکو' ان کے والد خثیمہ غزوہ اُحد میں شہید ہوئے' پس شہید بن شہید اور صحابی بن صحابی ہیں۔

مزید حالات از مرتب: ان کا سلسلہ نسب یہ ہے : سعد بن خثیمہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم بن امراء القیس بن مالک بن اوس۔

عقبہ میں شریک تھے۔ بنی عمرو بن عوف کے نقیب بنائے گئے۔ جنگ بدر میں شرکت کا ارادہ کیا تو ان کے والد نے ان کو روکا کیونکہ وہ خود جہاد پر جانا چاہتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ ایک آدمی کو گھر رہنا چاہیے تو اس موقعہ پر انہوں نے اپنے والد کو یہ جواب دیا کہ اگر جنت کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہوتا تو آپ کو ترجیح دیتا' میں خود جاؤں گا امید ہے کہ اللہ مجھے شہادت نصیب فرمائے گا۔ جب باپ نے اصرار دیکھا تو قرعہ ڈالا تو قرعہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے نام نکلا۔ باپ نے اجازت دے دی۔

چنانچہ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر پہنچے اور طعیم بن عدی ایک مشرک کے ہاتھ سے جام شہادت نوش فرمایا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۴) مبشر بن عبد المنذر بن زبیر بن یزید

انصاری الاوسی ہیں' زرقانی میں ہے : اُسْتُشْهِدَ يَوْمَ بَدْرٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلاً۔ (ج ۱' ص ۴۲۲)

فہرست بالا کے نام زرقانی اور الاستیعاب کے متفق علیہ ہیں' بعض نے شہدائے بدر کی تعداد ۲۲ بتائی ہے۔

مجھے بروایت بعض تین نام اور بھی ملے : (۱) سعد بن خولی (۲) صفوان بن بیضاء فہری (۳) عبداللہ بن سعید بن عاص اموی۔

اس فہرست ہذا میں ۱۷ نام درج کیے جا سکتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِكَ [1]

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَى النَّبِیِّ فَاِنَّهٗ

یَبْدِیْ بِهِ الذِّكْرُ الْجَمِیْلُ وَیَخْتَمُ۔

محمد سلیمان سلمان منصور پوری

کَانَ اللّٰهُ لَهٗ

پٹیالہ یکم رمضان سنہ ۱۳۴۸ھ

---

(1) قاضی صاحب مرحوم کی یہ دعا میں آپ کی اکثر تحریرات میں دیکھی ہے' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح شہادت کا بہت شوق تھا اور بیت الحرام کا جذبہ بھی آپ کے دل میں کارفرما رہتا تھا چنانچہ یکم محرم الحرام سنہ ۱۳۴۹ ہجری کو ایک حد تک آپ کی یہ دعا قبول ہو گئی' آج حج بیت اللہ سے واپس آرہے تھے کہ جدہ کے قریب ہی جہاز میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

شہید گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے کہ اس کے جنازہ کی بھی ضرورت نہیں' اسی طرح حدیث شریف میں ہے حاجی جب حج سے فارغ ہو جائے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی پیدا ہوا ہو تو یہ بھی ایک گونہ شہادت ہی سمجھئے۔ بقیم ما قال

غوطہ خورد وغریق رحمت گشت　　　مورد لطف خاص رحماں بود

دال تاریخ ہم بہ بحر سخن　　　غرق موج از وفات سلماں بود

خادم

۱۳۴۹ھ

OOO

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مہاجرین

(۱) سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ

ولادت مبارک بروز دو شنبہ ۹ ربیع الاول کو مکہ مکرمہ میں بعد صبح صادق و قبل از طلوع آفتاب ہوئی۔

دنیا کے مروجہ و مشہور سنین کی مطابقت تاریخ ولادت نبی اکرم ﷺ سے حسب ذیل ہے۔

۹ ربیع الاول سنہ ۱ عام الفیل — ۲۰/ ماہ ایار ۲۳۳۱ عبرانی

۱۸ ماہ دے سنہ ۴۰ نوشیروانی — ۱۹/ اپریل سنہ ۵۲۸۴ جولیانی (جولین پیری اڈ)

۲۵ ماہ برمودہ سنہ ۲۸۷ قبطی جدید — یکم جیٹھ سنہ ۳۶۷۲ کل جگ

۲۲/ اپریل سنہ ۵۷۱ عیسوی — ۱۸ ماہ توت سنہ ۱۳۱۹ بخت نصری

۲۰ ماہ ہفتم سنہ ۲۵۸۵ ابراہیمی — ۲۰ ماہ نیسان سنہ ۸۸۲ سکندری

۱۱ ماہ ویشنس سنہ ۳۲۷۵ طوفان نوح — یکم جیٹھ سنہ ۶۲۸ بکری شمس

اکتالیسویں سال کے پہلے دن بعثت نبوی ہوئی۔ ۱۳ سال مکہ مکرمہ میں تبلیغ نبوت فرمائی۔ بروز دو شنبہ ۲۷ شب ماہ رجب سنہ ۱۰ نبوت کو معراج ہوا۔ شب جمعہ ۲۷ صفر سنہ ۱۳ نبوت کو مکہ بعزم ہجرت چھوڑا۔

دو شنبہ ۸ ربیع الاول سنہ ۱۳ نبوت کو قبا رونق افروز ہوئے۔

دو شنبہ ۲۲ ربیع الاول سنہ ۱۳ نبوت کو قبا میں ۱۴ یوم قیام کے بعد نور افزائے مدینہ منورہ ہوئے' دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔

۶۳ سال ۴ یوم کی عمر میں وصال فرمایا۔ تاریخ وصال دو شنبہ وقت چاشت ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری ہے۔

عالم دنیوی میں نبی اکرم ﷺ نے ولادت سے لے کر وفات تک ۲۲۳۳۰ دن ۶ گھنٹے قیام فرمایا' یہ چھ گھنٹے اکیسویں دن کے تھے۔

مذکورہ بالا ایام میں سے ۸۱۵۶ دن تبلیغ رسالت ونبوت کے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے ممتاز اسماء محمدؐ' احمدؐ' ماحی' حاشر' عاقب ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے ممتاز خطابات میں سے جو قرآن میں بکثرت ہیں' خطابات درج ذیل بڑی شان کے ہیں۔ عبداللہ' رحمۃ العالمین' خاتم النبیین' امام الانبیاء' سید ولد آدم' شفیع المذنبین۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

نبی اکرم ﷺ کا مختصر نسب نامہ یہ ہے

آدم علیہ السلام سے نوح علیہ السلام تک (ہر دو اسماء بھی شمار میں داخل ہیں)	۱۰ پشت
سام بن نوح علیہ السلام سے ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام تک (ہر دو اسماء شامل ہیں)	۹ پشت
اسمٰعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام سے اُدد تک (ہر دو اسماء شامل ہیں)	۲۰ پشت
عدنان بن اُدد سے عبداللہ والد بزرگوار نبی اکرم ﷺ تک (ہر دو اسماء شامل ہیں)	۴۱ پشت
میزان	۱۰۰ پشت

ذیل میں عدنان تک کا نسب نامہ مکمل درج ہے کیونکہ اس نسب نامہ کے بعض اسماء کا ذکر مہاجرین کی تاریخ میں بھی آئے گا۔

(۱) عبداللہ بن (۲) عبدالمطلب بن (۳) ہاشم بن (۴) عبد مناف بن (۵) قصی بن (۶) کلاب بن (۷) مرہ بن (۸) کعب بن (۹) لوی بن (۱۰) غالب بن (۱۱) فہر الملقب بہ قریش بن (۱۲) مالک بن (۱۳) نضر بن (۱۴) کنانہ بن (۱۵) خزیمہ بن (۱۶) مدرکہ بن (۱۷) الیاس بن (۱۸) مضر بن (۱۹) نزار بن (۲۰) معد بن (۲۱) عدنان۔

نبی اکرم ﷺ جن غزوات میں شریک ہوئے ان کی تعداد ۲۷ ہے :

(۱) غزوہ ودان یا ابواء (۲) غزوہ بواط (۳) غزوہ سفوان (۴) غزوہ ذوالعشیرہ (۵) غزوہ بدر الکبریٰ (۶) غزوہ قینقاع (۷) غزوۃ السویق (۸) غزوہ قرقرۃ الکدر (۹) غزوہ ذی افر یا انمار (۱۰)

غزوہ احد (۱۱) غزوہ حمرا والاسد (۱۲) غزوہ بنو نضیر (۱۳) غزوہ بدر الاخریٰ (۱۴) غزوہ دومۃ الجندل (۱۵) غزوہ بنی مصطلق (۱۶) غزوہ احزاب یا خندق (۱۷) غزوہ بنو قریظہ (۱۸) غزوہ بنو لحیان (۱۹) غزوہ ذی قردہ یا غابہ (۲۰) غزوہ حدیبیہ (۲۱) غزوہ خیبر (۲۲) غزوہ وادی القریٰ (۲۳) غزوہ ذات الرقاع (۲۴) غزوہ مکہ (۲۵) غزوہ حنین (۲۶) غزوہ طائف (۲۷) غزوہ تبوک۔

غزوہ بدر اور حنین کا نام بھی قرآن مجید میں ہے۔

حضور پرنور ﷺ کے حالات مبارکہ بچوں کو ہماری کتاب مہر نبوۃ میں اور اہل علم کو رحمتہ اللعالمین میں مطالعہ کرنے چاہئیں۔

(۱) سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن عثمان نام' ابو بکر کنیت' صدیق خطاب' عتیق علم صاحب الغار لقب ہے۔

طاہرہ خدیجتہ الکبریٰ کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے' اس وقت ان کی عمر ۳۸ سال کی تھی اور مکہ معظمہ کے مشہور اور نامی تاجروں میں آپ کا شمار ہوتا تھا اور مقدمات دیت کا انفصال انہی کے فیصلہ پر ہوتا تھا۔

آپ کے والدین کا نسب نبی اکرم ﷺ کے نسب میں مرہ نمبرے میں شامل ہوتا ہے' سیدنا زبیر العوام رضی اللہ عنہ' سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ' سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ یہ چاروں بزرگ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں' یہ چاروں سیدنا ابو بکر صدیق کی تبلیغ پر داخل اسلام ہوئے۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سات ایسے بزرگوں کو کفار کی تعذیب سے اپنا مال خرچ کر کے رہا کرایا جو اسلام میں بلند تر درجہ رکھتے ہیں' انہی سات میں سیدنا بلال اور سیدنا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی ہیں جنہوں نے اسلام میں سب سے پہلے مسجد اپنی زمین پر اس وقت تیار کی جبکہ کفار مکہ مسلمانوں کو حرم میں عبادت نہ کرنے دیتے تھے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی وہ ہیں جن کو نبی اکرم ﷺ نے سفر ہجرت کی رفاقت کے لیے منتخب فرمایا تھا۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ ہیں جو غار ثور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقیم تھے۔ قرآن مجید نے اِذْهُمَا فِی الْغَارِ کہہ کر ان کی تخصیص فرما دی ہے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی وہ ہیں جن کو نبی اکرم ﷺ نے جنگ بدر میں اپنے عریش میں اپنے ساتھ ٹھہرایا تھا' اس وقت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہی فرائض ادا کر رہے تھے جو جنرل اور فوج کے درمیان چیف آف سٹاف کو ادا کرنے پڑتے ہیں۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کو غزوہ تبوک میں جبکہ سب سے زیادہ فوج کا اجتماع ہوا تھا نشان اعلیٰ عطا فرمایا گیا تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کو فرضیت حج کے بعد پہلے ہی سال امیر الحاج مقرر فرمایا گیا تھا۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کو نبی اکرم ﷺ نے اپنی مرض الموت کے ایام میں اپنی جگہ امام مسجد نبوی قائم فرمایا تھا۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سترہ نمازیں نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں صحابہ کرام کو پڑھائیں' ایک نماز (یعنی نماز ظہر یوم یکشنبہ) میں نبی اکرم ﷺ خود بھی شامل ہوئے تھے اور نبی وصدیق ایک مصلیٰ پر جلوہ گر تھے۔ آہ! یوم دو شنبہ کی نماز صبح کا وہ نظارہ جبکہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امام تھے اور امت کے سب چھوٹے بڑے مقتدی جسے نبی اکرم ﷺ نے حجرہ مبارک سے خود ملاحظہ فرمایا تھا اور اس کامیابی کی اعلیٰ مسرت کے بعد نبی اکرم ﷺ نے پانچ گھنٹہ کے بعد عالم فانی سے کوچ فرمایا۔

رحلت نبوی کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی نے اَلْاَئِمَّۃُ مِنَ الْقُرَیْشِ کا اصول دنیا سے تسلیم کروایا تھا اور اسی اصول پر انصار نے اپنے دعویٰ خلافت وامارت اور امارت مشترکہ کو واپس لے لیا تھا' ہرسہ خلفاء کی خلافت راشدہ اور ان کے بعد سلطنت ہائے دمشق وبغداد وسپین ومصر ومراکو وغیرہ نے اسی اصول محکم کے استمساک پر دنیا میں حکومت کی۔

خلفائے راشدین میں سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کو خلیفہ رسول اللہ ﷺ کہا گیا ہے' دیگر ہرسہ خلفاء تو امیرالمومنین کے لقب سے ملقب ہوئے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنی خلافت میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا وہ دیگر خلفاء کے سامنے نہیں آئیں' ارتحال نبی اکرم ﷺ سے اہل ایمان ایسے غمزدہ تھے کہ اکثر ہوش وحواس کھو بیٹھے تھے' اکثر حیرت زدہ تھے' وہ سان کام نہ کرتے تھے' اسی حالت میں منافقین اعلانیہ اعداء سے جا ملے اور نبی اکرم ﷺ کی کامیابی دیکھ کر جھوٹے نبی بھی دعویٰ دار نبوت بن گئے۔ اسود عنسی' مسیلمہ کذاب' طلحہ اسدی اور مساۃ سجاح کا شمار ان جھوٹے نبیوں میں ہے

جنہوں نے پچاس پچاس ہزار سے زیادہ فوج جمع کرلی تھی اور ان سب کا عزم مجتمعہ مدینہ کو برباد اور اسلام کو تباہ کر دینا تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق بڑھ نے ان سب امور کا انتظام کیا' اہل ایمان کو اتنا مستعد بنایا کہ وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے نشان کے نیچے موتہ پر (جو ملک شام کی سرحد پر اور سلطنت رومہ کا مشہور قلعہ بند مقام تھا) لڑے اور انہوں نے ان ظالموں کو سزا دی جنہوں نے سیدنا زید بڑھ کو لوٹا اور شہید کیا تھا۔ منافقین کو تادیب کی گئی اور وہ پھر بدستور آئین اسلام کی اطاعت کرنے اور زکوۃ ادا کرنے لگے۔

اسود اور مسیلمہ اور طلحہ و سجاح کے مقابلہ میں الگ الگ لشکر روانہ کیے اور ان سب سے شان و شوکت اور دعوائے نبوت کو خاک میں ملا دیا' حتیٰ کہ اسلام کا بول بالا ہو گیا اور احکام اسلام کی تعمیل حجاز و نجد' یمن و حضرموت اور عمان تک ہونے لگی' امن بسیط کے قیام اور استحکام کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق بڑھ نے اپنی توجہ عراق کی طرف کی' یہ ملک اس وقت سلطنت روما کا ایک صوبہ تھا' حجاز سے اس کی حدود کا الحاق تھا' شہنشاہ روما نے عراق کو عرب پر حملہ کرنے اور اسلام کو تباہ کرنے کے لیے بیس (میدان جنگ) بنایا تھا' اطراف ملک سے روما کی فوجیں خاموشی سے جمع ہو رہی تھیں اور ذخائر جنگ فراہم ہو رہے تھے' سیدنا ابوبکر صدیق بڑھ جیسا دوررس خلیفہ ان سب حرکات کو دیکھ رہا تھا' انہوں نے یہ قرار دیا کہ عرب کو جنگ سے بالکل محفوظ رکھا جائے اور اس لیے خود آگے بڑھ کر دشمن کی حملہ آوری کی تدابیر کو الٹ دیا جائے' اس رائے کے بعد انہوں نے پانچ جرنیلوں کے ماتحت پانچ فوجیں دے کر ان کو عراق پر مختلف راستوں سے حملہ آور ہونے کے لیے روانہ کر دیا' ہر ایک جرنیل کو بتا دیا گیا تھا کہ اس نے کہاں تک بڑھنا ہے اور کس مقام پر دوسرے جرنیل سے مل جانا ہے۔ اعلیٰ جنرل کا مرکز بھی قرار دیا گیا تھا' یہ ایسی جنگی تدابیر تھیں جن کے جواب میں سلطنت روما بالکل ششدر رہ گئی اور اسلامی افواج ہر جگہ مظفر و منصور ہوئیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ سارا عراق فتح ہو گیا' پھر سپہ سالاروں کو ملک شام کی فتح کے لیے مامور کیا گیا' شام کا کچھ حصہ فتح ہوا کہ سیدنا ابوبکر صدیق بڑھ کا انتقال ہو گیا' جب دیکھا جاتا ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق بڑھ کی مدت خلافت صرف دو سال چار ماہ تھی تو یہ سب ایسے کارنامے ہیں کہ جن کی نظیر اتنی قلیل مدت میں دنیا کی کوئی سلطنت' کوئی فاتح پیش نہیں کر سکتا۔

اندرون ملک میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اشاعت علم پر سب سے پہلے توجہ فرمائی اور اسی لیے قرآن مجید کو جو اب تک متفرق کاغذوں اور ہڈیوں اور جھلیوں وغیرہ پر لکھا ہوا تھا ایک جگہ جمع کروایا اور جمع شدہ جلد کا نام مصحف پاک رکھا' انہوں نے اپنے احکام وفرامین اور خطبات میں نبوت اور خلافت کے جداگانہ شان اور حقوق کو واضح کیا' انہوں نے خلافت کی بنیاد کو استبداد یا وراثت یا شخصی ملکیت سے علیحدہ رکھ کر جمہوریت پر جس کا حکم قرآن پاک میں موجود تھا بلند کیا اور اس عمارت کو اس اصول پر ایسا مستحکم کیا کہ خلافت راشدہ میں ہمیشہ اسی اصول پر حکومت کی گئی اور اسی لیے ہر چہار بندگان دین خلفائے راشدین المہدیین کے لقب صحیحہ سے روشناس عالم ہوئے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مرویات حدیث کی تعداد .... ہے۔ صحیح بخاری میں .... صحیح مسلم میں .... متفق علیہ .... دیگر کتب میں ....[1]

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اکابر صحابہ سے جو ذمہ داریوں کی خدمات میں اکثر مامور رہا کرتے تھے روایات کی تعداد کم تر ملتی ہے اور ان صحابہ سے جو ملکی خدمات سے سبکدوش رہے روایات کی تعداد زیادہ ملتی ہے اور اس کی وجہ مذکورہ بالا فقرات ہی سے واضح ہو جاتی ہے' اس بات کو مثال کے طور پر سمجھنا چاہیے کہ کسی یونیورسٹی کا اعلیٰ امتحان پاس کرنے کے بعد دو طالب علم نکلے' ہر ایک کی قابلیت ولیاقت علمی مسلمہ ہے' ان میں سے ایک تو وزیر سلطنت ہو گیا اور دوسرا پروفیسر (معلم) بنا' ظاہر ہے کہ وزیر کو تو تلامذہ سے سابقہ نہیں پڑا اور اس لیے اس کے بتائے ہوئے نوٹ لکھوائے ہوئے حواشی ظاہر کیے ہوئے علمی نکات' دائرہ درس وتدریس میں بہت کم موجود ہوں گے۔

دوسری وجہ وہ مدت روایت بھی ہے جو روایت کرنے والے کو ملی' یہ بات مسلمہ ہے کہ روایت احادیث کا طریق بعد از رحلت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جاری ہوا' سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صرف سوا دو سال اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بارہ سال اور سیدنا علی مرتضیٰ کو ۲۹ سال کا عرصہ مل گیا' یہی حال سیدنا ابوہریرہ وجابر رضی اللہ عنہما وغیرہم کا ہے' ہر دو امور کو پیش نظر رکھنے سے ایک جویائے حقیقت کو قلت روایات کی وجہ سے روشن ہو جائے گی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

---

(1) افسوس کہ یہاں قاضی صاحب تعداد لکھنا بھول گئے۔

(۴) امیرالمؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

ان کا نسب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کعب میں شامل ہو جاتا ہے' نسب نامہ یہ ہے :
عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن ازاح بن عدی بن کعب القرشی العدوی۔

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ان کی بیٹی ہیں اور نبی اکرم ﷺ نے ان کی کنیت ابو حفص تجویز فرمائی تھی' ان کی والدہ حنتمہ بنت ہاشم بن المغیرہ ہیں' نسب میں غلطی کرنے والوں نے حنتمہ کو ابوجہل کی بہن سمجھ لیا حالانکہ ابوجہل کے باپ کا نام ہشام ہے ہاشم نہیں۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نانا ہاشم عرب کے مشہور شاہ سواروں میں سے تھے اور ان کا لقب "ذوالرمحتین" تھا۔

ولادت: عام الفیل سے ۱۳ سال بعد مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔

قومی عہدہ: قبل از اسلام قوم کی طرف سے "درجہ سفارت" ان کو ملا ہوا تھا' معاہدات اور منافشات اور معاملات جنگ کا فیصلہ انہی کی وساطت سے اور انہی کی رائے کے موافق ہوا کرتا تھا۔ اس لیے قریش کے اندر اور دیگر قبائل کے اندر ان کو خاص طور پر وقار اور وجاہت حاصل تھی۔

حلیہ: بلند دبلا' سخت گندم گوں' پربدن' اصلع (چندیا کے بال صاف)' سرخ چشم' محنٹی یا سفید ریش۔

اسلام: سنہ۵ یا سنہ۶ نبوت کو مکہ مکرمہ میں اور ارقم بن ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر میں سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ سے تین یوم بعد مسلمان ہوئے' ان کے بھائی زید بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ان کی ہمشیرہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا قبل ازیں مسلمان ہو چکی تھیں' فاطمہ رضی اللہ عنہا خاتون کی سعی سے ان کے شوہر زید بن سعید رضی اللہ عنہ بھی اسلام میں داخل ہوئے تھے اور سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی انہی کے مبارک گھر میں قرآن مجید سننے کا موقع ملا' قرآن پاک کے سنتے ہی یہ اسلام پر پختہ ہوئے اور اسی وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے' نبی اکرم ﷺ نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سینے پر ہاتھ رکھا اور یہ دعا پڑھی :

اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْ مَا فِی صَدْرِہٖ مِنْ غِلٍّ وَّاَبْدِلْہُ اِیْمَانًا۔

"یااللہ! اس کے سینے میں جو کچھ بھی میل کچیل ہو دور کر دے اور اس کے بدلے ایمان بھر دے۔"

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول تھا کہ اسلام عمر رضی اللہ عنہ کے بعد ہم دین اسلام کو اس نوجوان سے مشابہ سمجھا کرتے جس کے قویٰ کا نشوونما روز بروز ترقی پذیر ہو' شہادت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد ہم سمجھا کرتے تھے کہ اب اس شخص کے قویٰ میں انحطاط شروع ہو گیا ہے' عمر بوقت اسلام ۳۳ سال تھی۔

فاروق کا خطاب ملنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ وَهُوَ الْفَارُوْقُ فَرَّقَ اللّٰهُ بِهٖ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ۔ (1)

"اللہ تعالیٰ نے سچ کو عمر رضی اللہ عنہ کے دل وزبان میں رکھ دیا' وہ فاروق ہے حق وباطل کے درمیان' اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ سے فرق کر دیا۔"

اسلام سے چند یوم کے بعد ہی ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا وزیر بنا لیا' ترمذی نے بروایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ جِبْرَائِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاَمَّا وَزِيْرَایَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ۔

"میرے دو وزیر آسمان والوں میں سے ہیں' وہ جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ہیں اور میرے دو وزیر زمین والوں میں سے ہیں' وہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں۔"

ہجرت مدینہ: سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مکہ سے ہجرت کرنا ایسا مشکل تھا کہ سب نے چھپ چھپ کر ہر ہجرت کی' لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سفر ہجرت کے دن دشمنوں کی آنکھوں کے سامنے طواف کعبہ کیا' پھر دو رکعت نماز پڑھی اور پھر قریش کے مجمع میں جا کھڑے ہوئے اور کہا اے روسیاہو! جو کوئی تم میں سے اپنی ماں کو بے اولادی کا' اپنے بیٹے کو یتیمی کا' اپنی بیوی کو بیوگی کا داغ دینا چاہے وہ میرا تعاقب کرے' سب نے سنا اور کسی کو بھی عمر رضی اللہ عنہ کا تعاقب کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔

---

(1) تہذیب الاسماء امام نووی ص ۲

ہجرت کرنے والوں نے ان کی معیت کو غنیمت سمجھا۔ زید بن خطاب' سعید بن زید' عمر وعبداللہ فرزندان سراقہ' خنیش بن حذافہ' واقد بن عبداللہ' خولی وہلال فرزندان ابوخولی' عیاش بن ابوربیعہ' خالد' ایاس' عاقل فرزندان بکیر' سالم مولی ابوحذیفہ رضی اللہ عنہم اور سات ہی دیگر اصحاب نے ان کے ساتھ ہجرت کی۔

فضائل: نبی اکرم ﷺ سے ان کے فضائل کے متعلق متعدد احادیث ہیں جو بلحاظ صحت اعلیٰ درجہ کی ہیں۔

(۱) موسیٰ اشعری کی طویل حدیث میں جسے صحیحین میں روایت کیا گیا ہے' ارشاد نبوی ہے:

اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ۔

"باغ کا دروازہ عمر رضی اللہ عنہ کے لیے کھول دے اور اسے بشارت جنت سنا دے۔"

(۲) بخاری و مسلم بروایت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا لَقِیَكَ الشَّیْطَانُ سَالِكًا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّكَ۔

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس راستہ پر شیطان تجھے چلتا دیکھ لے گا اسے چھوڑ کر دوسرے راستے پر ہو جائے گا۔"

(۳) بخاری و مسلم میں طیبہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ فِیْ مَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَكُنْ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ۔

"پہلی امتوں میں ایسے لوگ ہوتے تھے جن سے فرشتے باتیں کیا کرتے تھے اگر کوئی میری امت میں سے ہے تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔"

(۴) بخاری و مسلم میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک خواب دیکھا کہ ایک چاہ کے اوپر ہوں' میں نے اس میں سے ڈول نکالے جتنے منشاء الٰہی تھا' پھر ڈول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور ایک یا دو ڈول ضعف کے ساتھ نکالے' اللہ تعالیٰ نے اس کے ضعف کو معاف کر دیا' پھر وہ ڈول سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا' ڈول تو چرسہ بن گیا' میں نے کوئی ایسا عجیب شخص نہیں دیکھا کہ اس زور و طاقت کے ساتھ چرسہ نکالتا ہو' اس نے تو سب لوگوں کو سیراب کر دیا حتیٰ کہ ان کی تو ند نکل آئی' علماء نے بیان کیا ہے کہ اس کی تعبیر فتوحات اسلامیہ ہیں۔

(۵) محمد (حنفیہ) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد بزرگوار سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہتر شخص کون ہے' فرمایا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ' میں نے کہا اس کے بعد' فرمایا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ' یہ روایت صحیح بخاری میں موجود ہے۔

(۶) بخاری و مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جنازے پر کھڑا ہوا تھا اور بھی بہت لوگ تھے' اتنے میں ایک شخص میرا کندھا پکڑ کر آگے بڑھا' میں نے دیکھا کہ وہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں' انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے رحمت کی اور پھر کہا اب تیرے بعد کوئی شخص ایسا نہ رہا جس کے اعمال کو لے کر میں اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کروں' واللہ میں تو یہ پہلے ہی سمجھ چکا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان دونوں رفیقوں سے ملا دے گا کیونکہ میں بسا اوقات سنا کرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں اور سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما گئے میں اور ابوبکر و عمر آئے' میں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما وہاں سے نکلے۔

(۷) سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت بخاری و مسلم میں ہے کہ وہ جنگ ذات السلاسل سے واپس آئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' میں نے کہا مردوں میں سے فرمایئے' فرمایا! سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا نام لیا' پھر کئی اور نام بھی شمار کئے۔

(۸) بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد پر چڑھے' آپ کے ساتھ سیدنا ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہما آئے تھے۔ پہاڑ کو زلزلہ آیا' فرمایا! احد ٹھہر جا تجھ پر تو ایک نبی ایک صدیق رضی اللہ عنہ اور دو شہید موجود ہیں۔

(۹) سنن ترمذی میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لَو کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ ابْنِ الْخطَابِ۔

"اگر میرے بعد کسی نے نبی ہونا ہوتا تو وہ (سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ ہوتے۔

(۱۰) ترمذی میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرَ۔

"میرے بعد ان دونوں ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کی اقتداء کرنا"

(۱۱) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی

اللہ عنہما کی بابت فرمایا :

هٰذَانِ سَيِّدَ كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلاَّ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ۔

"انبیاء و مرسلین کو چھوڑ کر ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) جنت کے سب اگلے پچھلے امت کے ادھیڑ عمر کے لوگوں کے سید اور سردار ہیں۔" (ترمذی)

خلافت : جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے محسوس کر لیا کہ وہ وفات پانے والے ہیں تب انہوں نے مہاجرین وانصار کے مجمع میں اپنے جانشین کا سوال پیش کیا' سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ' سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ' سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور سیدنا اسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے اس مسئلہ پر گفتگوئیں کیں اور بالاتفاق انہوں نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شایان خلافت قرار دیا۔ اس مشورت کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے استخلاف کی تحریر لکھ دی۔ یہ تحریر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجمع عام میں سنا دی اور سب نے اس تجویز کو بلا اختلاف احدے پسند کر لیا' تب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو طلب کیا اور مجمع کے سامنے یہ دعا پڑھ کر اس معاملہ کو ختم کیا :

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَرَدْ بِذٰلِكَ اِلاَّ صَلاَحَهُمْ وَخِفْتُ عَلَيْهِمُ الْفِتْنَةَ فَعَلِمْتُ مِنْهُمْ بِمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ فَوَلَّيْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَهُمْ وَاَقْوَاهُمْ عَلَيْهِمْ وَاَحْرَصَهُمْ عَلٰى مَا اَرْشَدَهُمْ وَقَدْ حَضَرَنِيْ مِنْ اَمْرِكَ مَا حَضَرَنِيْ فَاخْلُفْنِيْ فِيْهِمْ فَهُمْ عِبَادُكَ وَنَوَاصِيْهِمْ فِيْ يَدِكَ وَاَصْلِحْ لَهُمْ وُلاَّتَهُمْ وَاجْعَلْهُ مِنْ خُلَفَاءِكَ الرَّاشِدِيْنَ يَتَّبِعُ هُدٰى نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَاَصْلِحْ لَهٗ رَعِيَّتَهٗ۔

"یااللہ! میرا مقصود اس کاروائی سے خلق اللہ کی بہبودی ہے کیونکہ مجھے ان کی حالتوں کو دیکھتے ہوئے (جسے تو خوب جانتا ہے) فتنہ کا اندیشہ ہوا لہٰذا میں نے ان پر اس شخص کو والی کر دیا جو ان میں زیادہ بہتر اور بہت قوی اور بہبود و سود خلائق پر بہت زیادہ حریص ہے' الٰہی تو جانتا ہے کہ یہ میرا آخری وقت ہے اس لیے اب تو ان کو سنبھالنا' یہ تیرے بندے ہیں' ان کی پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہیں۔ یااللہ! مسلمانوں کے سب احکام درست فرما اور عمر (رضی اللہ عنہ) کو خلفائے

راشدین میں سے بنا جو نبی الرحمتہ کی ہدایت پر چلے۔ یااللہ! اس کی رعیت کو بھی درست رکھنا۔"

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر کسی ایک مسلمان کو بھی اختلاف نہ تھا' آپ کو خلافت ۲۲ جمادی الاخری سنہ ۱۳ھ کو ملی۔

مدت خلافت فاروق رضی اللہ عنہ: دس برس چھ ماہ آٹھ یوم۔

شہادت: ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ میرے سامنے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ ادا کیے :

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ حَبِيْبِكَ۔

"الٰہی مجھے تیری راہ میں شہادت بھی ملے اور میری موت تیرے پیارے نبی کے شہر ہی میں ہو۔"

میں نے دل میں کہا یہ دونوں باتیں کیوں کر ہوں گی' لیکن اللہ تعالیٰ نے مخلص صادق کی دعا کو ٹھیک انہی الفاظ میں منظور فرمالیا۔

۲۶ ذی الحجہ سنہ ۲۳ھ کی نماز صبح کا وقت تھا' مسلمان نماز میں تھے کہ ابو لؤلؤ مجوسی نے دو دھاری خنجر سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا اور چھ زخم کاری لگائے' وہاں سے بھاگا تو ۱۳ دیگر اشخاص کو بھی زخمی کیا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی وقت نماز کے لیے ابن عوف رضی اللہ عنہ کو امام مقرر کر دیا اور پھر مجروح اٹھا کر لائے گئے' شنبہ یکم محرم سنہ ۲۴ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ان کی اجازت سے دفن کیے گئے۔ انتقال بعمر ۶۳ سال ہوا۔

علم عمر رضی اللہ عنہ: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی وفات پر کہا کہ آج ۹/۱۰ علم جاتا رہے۔

صحیحین میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے خواب میں دیکھا کہ دودھ کا ایک پیالہ میرے سامنے پیش کیا گیا' میں نے پیا' اس کی طراوت مجھے اپنے ناخنوں کی جڑ تک معلوم ہوئی' پھر جس قدر بچ رہا وہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا' صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کی تاویل (حقیقت اصلیہ) کیا ہے؟ فرمایا علم۔

یہ حدیث بہت بڑی شان کی ہے اور صحت کے لحاظ سے درجہ اعلیٰ پر ہے' ہم لوگ امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو شان علم کے لحاظ سے بلند ترین درجہ پر تسلیم کرتے ہیں مگر

جو الفاظ حدیث اس بارہ میں زبان زدعام ہیں وہ بلحاظ سند بالکل غیر ثابت ہیں' وہ الفاظ یہ ہیں :اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو منکر بتلایا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے منکر کہنے کے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس کے لیے کوئی بھی وجہ صحیح نہیں پائی جاتی۔

امام ابن معین نے کہا یہ کذب ہے' اس کی اصل کچھ بھی نہیں۔

ابن الجوزی اور ذہبی نے اس کا شمار موضوعات میں کیا ہے۔

سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے تعلقات : مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ہر دو بزرگواروں کے تعلقات کو بھیانک اور گھناؤنی صورت میں دکھلایا کرتے ہیں لیکن اس کی کچھ اصلیت نہیں۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جناب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مشہور وزیراعظم اور معتمد علیہ تھے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دوبارہ بجانب شام سفر کیا اور ہر دو موقع پر اپنی جگہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو قائم مقام بنایا۔

سیدنا فاروق اعظم نے جن چھ اشخاص کا شایان خلافت شمار کیا ان میں سے سب سے پہلے جناب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی بتایا تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی دختر ام کلثوم رضی اللہ عنہا از بطن سیدہ زہرا کا نکاح سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ چھ خلافت فاروقی میں کر دیا تھا' ان کے بطن سے زید فرزند اور رقیہ دختر عمر فاروق پیدا ہوئی۔ مشیر اعظم ہونے کے ثبوت میں سیدنا علی المرتضیٰ کے خود الفاظ موجود ہیں۔

نہج البلاغہ جناب امیرہی کی کتاب ہے اور اس لیے فرقہ امامیہ نے اس کی حفاظت و نگہداشت میں بہت اہتمام کیا ہے' کتاب مذکور میں درج ہے کہ جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سلطنت ایران میں بذات خود جہاد کرنے کا مشورہ لیا تو جناب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَمْ یَکُنْ نَصْرُهٗ وَلَا خُذْ لَانُهٗ بِکَثْرَةٍ وَلَا بِقِلَّةٍ وَهُوَ دِیْنُ اللّٰهِ الَّذِیْ اَظْهَرَهٗ وَجُنْدُ الَّذِیْ اَعَدَّهٗ وَاَمَدَّهٗ حَتّٰی بَلَغَ مَا بَلَغَ وَطَلَعَ حَیْثُ مَا طَلَعَ وَنَحْنُ عَلٰی مَوْعُوْدٍ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مُنْجِزٌ وَعْدِهٖ وَنَاصِرٌ جُنْدِهٖ وَمَکَانُ الْقَیِّمِ بِالْاَمْرِ مَکَانُ النِّظَامِ مِنَ الْخَرَزِ یَجْمَعُهٗ وَیَضُمُّهٗ فَاِذَا انْقَطَعَ النِّظَامُ تَفَرَّقَ الْخَرَزُ وَذَهَبَ ثُمَّ لَمْ یَجْتَمِعْ بِحَذَافِیْرِهٖ اَبَدًا۔ وَالْعَرَبُ الْیَوْمَ وَاِنْ

كَانُوْا قَلِيْلاً فَهُمْ كَثِيْرُوْنَ بِالْإِسْلَامِ عَزِيْزُوْنَ بِالْاِجْتِمَاعِ فَكُنْ قُطْبًا وَاسْتَدِرِ الرَّحٰى بِالْعَرَبِ وَاَصْلِهِمْ دُوْنَكَ نَارَ الْحَرْبِ۔ فَاِنَّكَ اِنْ شَخَصْتَ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ انْتَقَضَتْ عَلَيْكَ الْعَرَبُ مِنْ اَطْرَافِهَا وَاَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ مَا تَدَعُ وَرَآئَكَ مِنَ الْعَوْرَاتِ اَهَمَّ اِلَيْكَ مِمَّا بَيْنَ يَدَيْكَ۔ اِنَّ الْاَعَاجِمَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلَيْكَ غَدًا يَقُوْلُوْا هٰذَا اَصْلُ الْعَرَبِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ اَشَدَّ لِقَلْبِهِمْ عَلَيْكَ وَطَمْعِهِمْ فِيْكَ۔ فَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ مَسِيْرِ الْقَوْمِ اِلٰى قِتَالِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ هُوَ اَكْرَهُ لِمَسِيْرِهِمْ مِنْكَ وَهُوَ اَقْدَرُ عَلٰى تَغْيِيْرِ مَا يَكْرَهُ۔ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ عَدَدِهِمْ فَاِنَّا لَمْ نَكُنْ نُقَاتِلُ فِيْمَا مَضٰى بِالْكَثْرَةِ وَاِنَّمَا كُنَّا نُقَاتِلُ بِالنَّصْرِ وَالْمُؤْنَةِ (ص ۳۳)

"ہماری حکومت کی کامیابی وناکامی کثرت یا قلت پر نہیں' یہ تو وہ دین الٰہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ظہور بخشا ہے اور وہ الٰہی لشکر ہے جسے اسی نے تیار کیا ہے اور پھیلایا ہے' حتیٰ کہ جہاں تک پہنچنا تھا وہاں پہنچا' جہاں سے نور افگن ہونا تھا ہوا۔ ہمارے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ موجود ہے' اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا فرمائے گا اور اپنی فوج کی مدد بھی کرے گا۔ حکومت کو تھامنے والا صاحب الامر کا درجہ ایسا ہے جیسے موتیوں کی مالا میں ڈور کا ہوتا ہے' اگر ڈور ٹوٹ جائے تو موتی بکھر جائیں گے اور پھر وہ سب کے سب کبھی جمع نہ ہو سکیں گے۔ اہل عرب والے آج گو تعداد میں کم ہیں مگر وہ اسلام کے طفیل بڑے ہیں اور جمعیت کی وجہ سے عزت اور وقار والے ہیں۔ اب آپ تو قطب بنے رہیں' عرب کی چکی آپ کے گرداگرد گھوما کرے' دشمنوں میں آپ یہیں رہ کر آتش جنگ کو تیز کر سکتے ہیں' لیکن اگر آپ یہاں سے چلے گئے' عرب اور اس کے حدود آپ کے وجود سے محروم ہو گئے تو وہ حالت ہو جائے گی کہ پیچھے (اپنے وطن) کا سنبھالنا اگلے (متوقعہ) ملک کے سنبھالنے سے زیادہ ضروری ہو جائے گا۔ یہ بھی ہے کہ جب عجمی آپ کو دیکھ لیں گے اور معلوم کر لیں گے کہ عرب کی بیخ وبنیاد یہی شخص ہے تو ان کے حملے زیادہ سخت ہو جائیں گے اور وہ بلند حوصلگی کے ساتھ آپ کی مخالفت میں مستعد ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا کہ سارا

فارس مسلمانوں سے جنگ کے لیے آرہا ہے' سو آپ یاد رکھیں جو چیز آپ کو ناپسند ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اور بھی ناپسند تر ہے اور جسے وہ پسند نہیں کرتا اسے دور کرنے کی قدرت بھی اس میں بہت زیادہ ہے' رہی کثرت تعداد سو ہم زمان ماضی میں بھی کبھی کثرت تعداد سے جنگ آور نہیں ہوئے' ہماری لڑائی تو نصرت الٰہی اور معونت ربانی پر منحصر رہی ہے۔"

سیدنا علی المرتضیٰ کی اس تقریر پر غور مزید ضروری ہے۔

(۱) انہوں نے فتوحات فاروقی کو وعدہ الٰہی انجاز فرمایا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اس وعدہ سے کلام اللہ کی آیت استخلاف ہی کی جانب اشارہ ہے' سیدنا علی بنٹھ کی طرف سے یہ اقرار واضح ہے کہ خلافت فاروق بنٹھ منجانب اللہ ہے۔

(۲) اس تقریر میں خالد اور ابوعبیدہ اور فیروز دیلمی وغیرہ قائدین عساکر کو جند اللہ کہا گیا ہے اور ان کی فتوحات کو نصرت الٰہی اور معیت ربانی کا نتیجہ قرار دیا ہے اور یہی روشن علامت خلیفہ راشد کی قرآن پاک میں ہے۔

(۳) سیدنا فاروق اعظم کو قیم بالامر کے لفظ سے یاد فرمایا ہے' حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ کو قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فرمایا ہے یعنی قیم اقتدار تام کے معنی بھی رکھتا ہے اور اقتدار حق کا لزوم بھی اس معنی میں ہے۔

(۴) پھر اس مثال پر غور کرو جو ملائے مروارید اور رشتہ مالا کی اسلوب میں پیش کی گئی ہے۔

(۵) سیدنا عمر فاروق بنٹھ کو قطب فرمایا ہے۔

ان الفاظ اور ان اسالیب سے ثابت ہو جاتا ہے کہ سیدنا عمر فاروق بنٹھ اور سیدنا علی بنٹھ میں مصادقت و موافقت اور اتحاد کلی کس قدر تھا۔

علیٰ ہذا سلطنت روما کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے جانے کا بھی ارادہ سیدنا عمر بنٹھ نے کیا اور سیدنا علی المرتضیٰ بنٹھ سے مشورہ لیا تو انہوں نے ان الفاظ میں مشورہ پیش کیا تھا :

قَدْ تَوَكَّلَ اللّٰهُ لِاَهْلِ هٰذَا الدِّيْنِ بِاِعْزَازِ الْحَوْزَةِ وَسَتْرِ الْعَوْرَةِ وَالَّذِيْ نَصَرَهُمْ وَهُمْ قَلِيْلٌ لَا يَنْتَصِرُوْنَ وَمَنَعَهُمْ وَهُمْ قَلِيْلٌ لَا يَمْتَنِعُوْنَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ اِنَّكَ مَتٰى تَسِيْرُ اِلٰى هٰذَا الْعَدُوِّ بِنَفْسِكَ فَتَلْقَهُمْ فَتُنْكَبْ لَا تَكُنْ

لِلْمُسْلِمِيْنَ كَانِفَةً دُوْنَ اَقْصٰى بِلَادِهِمْ لَيْسَ بَعْدَكَ مَرْجِعٌ يَرْجِعُوْنَ اِلَيْهِ فَابْعَثْ اِلَيْهِمْ رَجُلًا مُجَرَّبًا وَاَحْفِزْ مَعَهُ اَهْلَ الْبَلَآءِ وَالنَّصِيْحَةِ فَاِنْ اَظْهَرَ اللّٰهُ فَذٰلِكَ مَا تُحِبُّ وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرٰى كُنْتَ رِدْءً لِلنَّاسِ وَمَثَابَةً لِّلْمُسْلِمِيْنَ۔ (نهج البلاغه ص۶۰ چاپ تبریز)

"اس دین والوں کا اللہ خود کارساز بن گیا ہے' اسی نے اندرون ملک عزت دی اور اسی نے بیرونی کمزوری سے ہماری حفاظت کی' اسی نے ہماری مدد کی جبکہ ہم کم تھے اور ہمارا کوئی مددگار نہ تھا' اسی نے ہم سے مدافعت کی جبکہ ہماری تھوڑی تعداد مدافعت بھی نہ کر سکتی تھی' اللہ تعالیٰ زندہ ہے لایموت ہے' جب آپ اس دشمن کی طرف خود جائیں گے اور اس کی طاقت توڑ دیں گے اس وقت مسلمانوں کے لیے ملک کے انتہائی کنارہ تک کوئی پناہ نہ رہے گی اور کوئی مرجع نہ رہے گا جس کی طرف وہ رجوع لا سکیں' آپ کسی جنگ آزمودہ کو بھیج دیجئے اور اس کے ساتھ امتحان اور خلوص والے لوگوں کو بھیج دیجئے اگر اللہ نے فتح دے دی تب تو آپ کی آرزو پوری ہو گئی اور اگر صورت دیگر گوں ہوئی تب لوگوں کے لیے قوت وشوکت اور مسلمانوں کے لیے ملجا وماویٰ تو آپ موجود ہی ہوں گے۔"

قابل غور یہ ہے کہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس تقریر میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کانفۃ للمسلمین اور مرجع المسلمین ردء للناس اور مثابۃ للمسلمن کے اوصاف سے یاد کیا ہے۔ لفظ رداء کا استعمال قرآن مجید میں بحوالہ درخواست موسیٰ وہارون علیہما السلام کے متعلق فرمایا گیا ہے : اَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْءًا يُّصَدِّقُنِیْٓ اور مَثَابَةً لِّلنَّاسِ۔ خانہ کعبہ کو فرمایا ہے' یہاں سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کو سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رِدْءً اور مَثَابَةً قرار دیا ہے اور یہ عجیب نکتہ ہے کہ ردء اور لفظ مثابۃ کا استعمال صرف ایک ایک مقام پر سیدنا ہارون علیہ السلام اور بیت اللہ کے لیے ہوا ہے اور کسی کے لیے ان کا استعمال قرآن مجید میں نہیں ہے۔ اب سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے دل سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کس قدر عزت کرتے تھے اور ان کی شان میں کیسے لاثانی الفاظ استعمال کرتے تھے۔

یہ مختصر رسالہ اس مسئلہ کو بالاستیعاب بیان کرنے کے لیے موزوں نہیں۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہی کی یہ برکت تھی کہ عراق و فلسطین، دمشق، حمص، حماۃ، جزائر، آذربائیجان، مصر اور فارس کے ممالک داخل اطاعت اسلام ہو گئے۔

پارسیوں نے تو فتح فارس کا انتقام بھی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پورا پورا لے لیا۔ وہ مسلمانوں میں ملے اور انہی میں سے بعض نے عقائد میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنا داخل ایمان کر دیا۔ انہی کے حکم سے بصرہ و کوفہ آباد کیے گئے، انہی نے جملہ ممالک مفتوحہ کا قانونی بندوبست کیا۔

فتوحات ملکی کے بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی فتوحات علمی بھی بہت زیادہ ہیں، دواوین احادیث میں مرویات فاروق کی تعداد ۵۳۹ ہے، ازاں جملہ متفق علیہ ۲۶، انفرد بہ البخاری ۳۴، انفرد بہ المسلم ۲۱ ہیں۔

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مرویات کی تعداد جملہ کتب احادیث میں ۵۸۶ ہے یعنی عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ۴۷ زیادہ۔ جب یہ غور کیا جاتا ہے کہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد قریباً ۱۷ سال تک زندہ رہے تو مرویات عمر کی تعداد کی وقعت بڑھ جاتی ہے۔

ان صحابہ کے نام جنہوں نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت حدیث کی ہے:

(۱) سیدنا عثمان ذوالنورین (۲) سیدنا علی المرتضیٰ (۳) سیدنا طلحہ بن عبیداللہ (۴) سیدنا سعد بن ابی وقاص (۵) سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم یہ پانچوں عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ (۶) سیدنا ابن مسعود فقیہہ کامل (۷) سیدنا ابوذر زاہد کامل (۸) سیدنا عبداللہ بن عمر (۹) سیدنا حبر الامۃ ابن عباس (۱۰) سیدنا ابن زبیر (۱۱) سیدنا ابوموسیٰ اشعری (۱۲) سیدنا انس بن مالک خادم الرسول (۱۳) سیدنا جابر بن عبداللہ (۱۴) سیدنا عمرو بن العاص (۱۵) سیدنا ابولبابہ (۱۶) سیدنا براء بن عازب (۱۷) سیدنا ابوسعید خدری (۱۸) سیدنا ابوہریرہ (۱۹) سیدنا ابن السدی (۲۰) سیدنا عقبہ بن عامر (۲۱) سیدنا نعمان بن بشیر (۲۲) سیدنا عدی بن حاتم (۲۳) سیدنا یعلیٰ بن امیہ (۲۴) سیدنا سفیان بن وہب (۲۵) سیدنا عبداللہ بن سرجس (۲۶) سیدنا فلتان بن عاصم (۲۷) سیدنا خالد بن عرفطہ (۲۸) سیدنا اشعث بن قیس (۲۹) سیدنا ابوامامۃ الباہلی (۳۰) سیدنا عبداللہ بن انیس (۳۱) سیدنا بریدہ بن حصیب الاسلمی (۳۲) سیدنا فضالہ بن عبید (۳۳)

سیدنا شداد بن اوس (۳۴) سیدنا سعید بن العاص (۳۵) سیدنا کعب بن عجرہ (۳۶) سیدنا مسعود بن مخرمہ (۳۷) سیدنا صائب بن یزید (۳۸) سیدنا عبداللہ بن ارقم (۳۹) سیدنا جابر بن سمرہ (۴۰) سیدنا حبیب بن مسلمہ (۴۱) سیدنا عبدالرحمن بن ابزیٰ (۴۲) سیدنا عمرو بن حریث (۴۳) سیدنا طارق بن شہاب (۴۴) سیدنا معمر بن عبداللہ (۴۵) سیدنا مسیب بن حزن (۴۶) سیدنا سفیان بن عبداللہ (۴۷) سیدنا ابوالطفیل (۴۸) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ (۴۹) ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہم۔

اگر پڑھنے والے کے سامنے ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے حالات ہوں اور اسے ان کے علمی کمالات سے اطلاع ہو تب یہ انکشاف بہترین معلومات کا ذریعہ ہو گا کہ صحابہ اکرم کی جماعت میں سے ۴۹ مقدسین نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے علوم سے استفادہ کیا ہے اور ان علوم کو خلائق تک پہنچایا ہے' صحابہ کی اتنی جماعت کا مستفیض ہونا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے کمالات علمی پر شاہد عدل ہے۔

ان تابعین کے نام جنہوں نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت حدیث کی ہے: تابعین کی جماعت کثیرہ نے بھی فاروق اعظم سے روایت کی ہے' ان کا شمار کرنا دشوار ہے' صرف چند نام لکھ دیے جاتے ہیں :

(۱) سیدنا عاصم بن عمر (۲) سیدنا مالک بن اوس (۳) سیدنا علقمہ بن وقاص (۴) سیدنا ابوعثمان نہدی (۵) سیدنا اسلم (۶) سیدنا قیس بن ابوحازم رحمھم اللہ اجمعین۔ ان بزرگوں کی روایات کتب احادیث میں بکثرت ہیں۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کیاست وفراست' عدل وسیاست' جودوسخا' زہد وورع' صلابت فی الدین اور شفقت علی الخلق کے متعلق اس قدر روایات صحیح موجود ہیں کہ اس کے لیے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ ان کے خطبات اور فتاویٰ اور فرامین کا اتنا بڑا مجموعہ ہے جو ایک جلد میں جمع نہیں ہو سکتا۔

اولیات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ :

(۱) یہ پہلے خلیفہ راشد ہیں جنہوں نے دیوان مرتب کیا یعنی باقاعدہ دفتر قائم کیا۔

(۲) یہ پہلے خلیفہ ہیں جن کے ہاں نشست میں اور ملاقات میں ترتیب علیٰ قدر مراتب ملحوظ رہتی تھی یعنی سب سے اول اہل بدر ہوتے تھے اور ان میں بھی نشست اول

پر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رونق افروز ہوتے تھے۔

(۳) یہ پہلے خلیفہ راشد ہیں جنہوں نے جملہ اہل اسلام کا بیت المال سے وظیفہ مقرر کیا' اس فہرست کی تیاری میں قرابت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تقدیم دی گئی تھی۔ یعنی سب سے پہلے بنی ہاشم کا اندراج ہوا پھر بنو مطلب کا' چند وظائف کی شرح بھی درج ہے : عباس عم رسول صلی اللہ علیہ وسلم (۲۵) ہزار' ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وحسنین رضی اللہ عنہما (۱۲) ہزار' دیگر ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زوجہ (دس) ہزار' اصحاب بدر فی صحابی ہزار' اصحاب اُحد وبیعۃ الرضوان فی للعمر ہزار' اہل قادسیہ وشام فی ہزار' اہل یرموک الہ ہزار' دیگر مسلمان اطراف فی کس ممالک ڈھائی سو سے کم کسی کا سالانہ وظیفہ نہ تھا۔

(۴) انہی کے عہد میں سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح کی امامت شروع کی۔

(۵) یہی پہلے خلیفہ راشد ہیں جن کا لقب امیرالمؤمنین ہوا' سب سے پہلے اس خطاب سے عدی بن حاتم طائی اور لبید بن ربیعہ نے جناب سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کیا' پھر عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بھی' تب جناب سیدنا عمرفاروق رضی اللہ عنہ نے اس مسئلہ کو شوریٰ میں پیش کر دیا' اس وقت سیدنا عمرفاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ رسول کہا کرتے تھے' آپ نے فرمایا کہ آئندہ جانشینوں کے وقت میں یہ فقرہ اور بھی لمبا ہو جائے گا' اس لیے اس پر غور ضروری ہے' غور کے بعد قرار پایا کہ سب اہل ایمان مؤمنین ہیں اور آپ سب برابر ہیں اس لیے امیرالمؤمنین ہی موزوں اور صحیح لقب ہے' اسی پر عمل در آمد ہوا۔ خلفاء راشدین عثمان وعلی وحسن رضی اللہ عنہم بھی اسی لقب سے بجا طور پر ملقب ہوئے مگر بعد میں ہر ایک تخت نشین (بنو امیہ' بنو عباس حکمران سپین ومصر) نے بھی اس لقب کو اپنے نام کا جزو قرار دے لیا۔

(۶) یہ پہلے خلیفہ راشد ہیں جنہوں نے اپنے دوران حکومت میں ہر سال حج کیا اور حج ہی کے مواقع پر جملہ ولات ممالک اور حکام علاقہ جات اور قائدین عساکر کو جمع کیا کرتے تھے' ان کے جملہ افعال واعمال کا تجسس کیا جاتا تھا۔

(۷) یوم الفتح کو بیعت کرنے والوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہی پیش کرنے والے تھے۔

قرض: مرض الموت میں انہوں نے اپنے قرض کا حساب کرایا تو معلوم ہوا کہ ۸۶ ہزار روپیہ کا قرض دینا ہے' یہ قرض ان کے جود و سخا اور صرف فی سبیل اللہ کا نتیجہ تھا' ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کی ادائیگی کا ذمہ دار ٹھہرایا۔

حکومت پر عام رائے: دس سال تک ایسی خلافت کی کہ بقول سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بعد کے جانشینوں کے لیے انہی کے نقش قدم پر چلنا دشوار تر تھا۔

اسم عمر کی اہل بیت میں قبولیت اور نماز:

(۱) سیدنا علی المرتضیٰ نے اپنے ایک فرزند کا نام (جو ام البنین بنت حزام کے بطن سے ہیں اور عباس علمدار کربلا شہید کے مات بھائی بھی ہیں) عمر ہے اور علماء نسب میں وہ عمر (الطراف) کے نام سے معروف ہیں۔

(۲) امام زین العابدین کے ایک فرزند کا نام (جو زید شہید کے مات بھائی ہیں) عمر ہے اور علماء نسب میں وہ عمر اشرف کے نام سے معروف ہیں۔

(۳) امام زین العابدین کے ایک پوتے کا نام (جو حسین بن علی اصغر بن زین العابدین کے فرزند ہیں) عمر تھا۔

(۴) امام زین العابدین کے ایک نواسہ کا نام (جو خدیجہ خاتون بنت زین العابدین کے بطن اور محمد بن عمر بن علی کی نسل سے ہیں) عمر ہے اور ان کی نسل بلخ و خراسان موجود ہے۔

(۵) سبط الرسول حسن رضی اللہ عنہ کے بارہ فرزندوں میں سے ایک کا نام عمر ہے' اس سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ آل رسول میں اسم عمر کس قدر مقبول و متبرک تھا' آج لوگ اگر سیدنا علی المرتضیٰ' سیدنا حسن مجتبیٰ اور سجاد زین العابدین کے عمل پر عمل نہ کریں تو ان کی اپنی مرضی ہے۔

مشاہد غزوات: جملہ مشاہد و غزوات میں ملتزم رکاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تھے' کسی ایک مشہد میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ نہیں ہوئے' احد و حنین کے غزوات میں سے ان بزرگوں میں تھے جنہوں نے میدان جنگ میں شہادت و استقلال کا کامل نمونہ دکھلایا' رضی اللہ عنہ۔

(۴) امیر المؤمنین سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

سرور عالم کے ساتھ نسب میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے اقرب سیدنا عثمان ذوالنورین ہیں' نبی اکرم ﷺ کی پھوپھی ان کی نانی ہیں' یہ دوہری قرابت ہے۔

ولادت سنہ ۶ عام الفیل' خلافت یکم محرم سنہ ۲۴ھ' مدت خلافت ۱۲ سال سے ۱۲ دن کم' شہادت ۱۸ ذی الحجہ یوم الجمعہ سنہ ۳۵ھ' عمر ۸۲ سال۔

نبی اکرم ﷺ کی دختر سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور ان کی وفات کے بعد سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے شوہر بنے اور اسی لیے ذوالنورین کے لقب سے ملقب ہوئے۔

ذوالہجر تین ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہٗ لَاَوَّلُ مَنْ ھَاجَرَ بَعْدَ اِبْرَاھِیْمَ وَلُوْطٍ۔ (الحدیث)

"اس ذات کی قسم جس ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابراہیم اور لوط (علیہما السلام) کے بعد یہ سب سے پہلے شخص ہجرت کرنے والے ہیں۔"

نبی اکرم ﷺ سے انہوں نے ۱۴۶ مرویات بیان کی ہیں : متفق علیہ ۳' انفرد البخاری ۸' انفرد المسلم ۵۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی خلافت میں امصار وبلدان کی فتوحات عظیمہ اہل اسلام کو ارزانی فرمائیں' فتح فارس کو مکمل کیا' خراسان و سجستان و مرورود کابل کو فتح کیا' افریقہ وبربر شامل ممالک اسلامیہ ہوئے' جزائر' مالٹا' کریٹ' طرابلس فتح کیے گئے' انہی کے عہد میں قوت بحری قائم کی گئی' جس نے جزائر کو بھی فتح کیا' مشرق میں سائبیریا تک ان کی حکومت پہنچ گئی تھی۔

یہ جہاد بالمال میں پیش پیش تھے' جنگ تبوک میں انہوں نے ۹۵۰ شتر مکمل سامان کے ساتھ' ۵۰ فرس اور ایک ہزار دینار چندے میں دیئے تھے' ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کیا کرتے تھے' باغیان مصر نے جب ان کو محصور کیا تب بھی ۲۰ غلام آزاد کیے' ایام محاصرہ میں ان سے سوال کیا گیا کہ آپ تو امام الخلق ہیں پھر باغیوں کے خلاف حکم کیوں نہیں دیتے' فرمایا! میں نبی اکرم ﷺ سے ایک عہد کر چکا ہوں اور اسی عہد پر قائم ہوں' جس روز آپ کو شہید کیا گیا اسی روز انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا' فرماتے تھے

عثمان آج کا روزہ تم ہمارے پاس افطار کرو گے' روزہ سے تھے اور قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے جب باغیان نابنجار نے آپ کو شہید کر دیا' اس گناہ عظیم کا وبال امت محمدیہ پر ایسا پڑا کہ اس تاریخ سے محبت اور الفت اور اخوت و مصادقت اٹھ گئی۔ آج تک ہزاروں لاکھوں مسلمان خود مسلمان کلمہ خوانوں کے ہاتھ سے قتل ہو چکے ہیں (اور ہو رہے ہیں)۔

وہ خاص شرف جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو صحابہ میں امتیاز خاص عطا کرتا ہے خدمت قرآن کریم ہے' آج جملہ عالم اسلام قرأت عثمانی اور ترتیب عثمانی پر متفق ہے' آج کوئی بھی قرآن مجید ہاتھ میں لیتا ہے' وہ زیربار احسان سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہے۔

(۵) امیرالمؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

سرورعالم کے ساتھ نسب میں اقرب جملہ صحابہ سے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں' نبی اکرم ﷺ اور سیدنا علی المرتضیٰ کے دادا عبدالمطلب اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے والد ابوطالب نبی اکرم ﷺ کے والد عبداللہ کے برادر شفیق (ایک ماں باپ) سے ہیں۔

عمر بوقت اسلام دس سال کی تھی' اسلام میں یوم نبوت کے پہلے ہی دن داخل ہوئے اور اسی روز سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اسلام میں داخل ہوئے۔ مواخات مکہ میں نبی اکرم ﷺ نے ان کو اپنا بھائی بنایا تھا' یہ خصوصیت حضور کو دیگر بنی اعمام سے ممتاز کر دیتی ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ان چار خلفاء میں سے ہیں جو راشدین المہدیین کے لقب سے نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے موصوف کیے گئے۔ ان چھ میں سے پہلے ہیں جن کو سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری کلام میں شایان خلافت بتلایا۔ ان دس میں سے ہیں جن کو نام بنام بشارت جنت اس زندگی ہی میں دے دی گئی تھی۔

آپ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جگر گوشہ رسول کے خاوند ہیں' ابوالسبطین ہیں' امام حسن وامام حسین رضی اللہ عنہما کے والد ہیں۔

جملہ مشاہدات میں ملتزم رکاب نبوی رہے' تبوک میں اس لیے حاضر نہ تھے کہ خود نبی اکرم ﷺ نے آپ کو مدینہ منورہ میں چھوڑ دیا تھا۔ اسی سفر میں اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی غَیْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (صحیحین عن سعید بن ابی

وقاص) کے شرف سے آپ کو مشرف فرمایا گیا۔

بدر میں انہوں نے شاندار کارنامے دکھلائے' کفار کے نو سرداروں کو یکے بعد دیگرے حیدر کرار ہی نے خاک و خون میں سلا دیا اور جہنم میں پہنچا دیا۔

آپ بماہ ذی الحجہ سنہ ۳۵ھ میں خلیفہ ہوئے اور بلدا و ۱۷ رمضان سنہ ۴۰ھ یوم جمعہ کو اشقی الناس ابن ملجم کے ہاتھ سے زخمی ہو کر بعمر ۶۳ سال یوم الاحد کو وصال رفیق اعلیٰ سے خورسند و کامیاب ہوئے۔

اولاد: سیدہ زہرا فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا کے بطن سے دو فرزند (حسن و حسین) دو دختران (ام کلثوم و زینب) اور دیگر آٹھ ازواج سے ۱۸ بیٹے' ۱۹ بیٹیاں آپ کی اولاد ہیں۔

ابوالحسن کنیت فرماتے تھے اور ابوتراب کنیت پر جو عطیہ رسول ہے مفتخر و شادمان ہوتے تھے۔ علم و عمل' زہد و ورع' شجاعت و مروت میں آپ امام الخلق تھے۔

حلیہ مبارک: سفید سرخ' میانہ قد' اصلع' سر اور ریش مبارک کے بال سفید تاور شگفتہ رو' کشادہ جبیں' خنداں رخ' حسین و جمیل' قوی بازو' آہنی پنجہ۔

ترمذی میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منافقین کی شناخت ہم بغض علی رضی اللہ عنہ سے کر لیتے ہیں' نہج البلاغہ میں امیرالمؤمنین نے فرمایا :

سَيَهْلِكُ فِيَّ صِنْفَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يَذْهَبُ بِهِ الْحُبُّ اِلٰى غَيْرِ الْحَقِّ وَمُبْغِضٌ اِلٰى غَيْرِ الْحَقِّ وَخَيْرُ النَّاسِ فِيَّ حَالاً النَّمَطُ الْاَوْسَطُ۔

"میرے بارہ میں دو گروہ ہلاک ہوں گے۔ جو افراط تک پہنچ جائے' اسے محبت ہی غیر حق کی طرف لے جائے گی اور مبغض جو تفریط میں ہو اسے بغض ہی غیر حق کی طرف لے جائے گا' میرے متعلق سب میں بہتر وہ ہے جو درمیانی راہ میں چلنے والا ہے۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ۵۸۶ روایات بیان کی ہیں' ان میں سے ۲۰ متفق علیہ اور ۹ صرف بخاری اور ۱۵ صرف مسلم میں ہیں۔

صحابہ میں سے بزرگواران ذیل نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ حسن و حسین' محمد بن حنفیہ' ابن مسعود' ابن عمر' ابن عباس' ابوموسیٰ اشعری' عبداللہ بن جعفر طیار' عبداللہ بن زبیر' ابوسعید' زید بن ارقم' جابر بن عبداللہ' ابوامامہ' صہیب' ابو رافع'

ابو ہریرہ' جابر بن سمرہ' حذیفہ بن اسید' سفینہ' عمرو بن حریث' ابو یعلی' براء بن عازب' طارق بن شہاب' طارق بن اشیم' جریر بن عبداللہ' عمارہ بن رویبۃ' ابوالطفیل' عبدالرحمن بن ابزی' بشر بن سحیم اور ابوجحیفہ رضی اللہ تعالی عنہم۔

تابعین میں سے تو خلائق کثیر نے آپ سے روایت کی ہے' ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے بڑی قاضی (جج) سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ۱۰/۹ حصے علم کے ملے تھے اور دسویں حصے میں بھی وہ دوسروں کے ساتھ شریک تھے' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ جب کوئی مسئلہ ہم کو سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے مل جاتا تو پھر دوسرے سے اس کی بابت پوچھنے کی ضرورت نہ رہتی۔

ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے سوا صحابہ میں سے اور کوئی بھی نہیں کہا کرتا تھا سَلُوْنِیْ (مجھ سے پوچھ لو جو پوچھنا ہے)۔

آپ کے فضائل میں صحیحین کی حدیث سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں فرمایا تھا :

لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلاً يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

"میں کل نشان فوج اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالی فتح دے گا' وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔"

اگلے روز یہ رایت لشکر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا گیا۔

آپ کے کمال زہد میں یہ تھا کہ کبھی آپ نے اپنے لیے کوئی عمارت نہیں بنائی اور ہزاروں کی آمدنی ہونے پر بھی کبھی کچھ جمع نہیں کیا' بوقت شہادت آپ کے خزانہ میں صرف ۶۰۰ درہم پائے گئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶) سیدنا ارقم بن ابوالارقم رضی اللہ عنہ

(عبد مناف) بن اسد بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوی القرشی المخزومی۔

ان کی والدہ بنو سہم میں سے ہیں' ابوعبداللہ کنیت' قدیم اسلام اور مہاجرین اولین

میں سے یہ ہیں' یہ اسلام میں ساتویں یا گیارہویں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے گھر کو دارالتبلیغ بنایا تھا' یہ گھر کوہ صفا پر تھا' اس گھر میں جماعت کثیرہ داخل اسلام ہوئی' سیدنا عمر فاروق ؓ ان میں سے آخری ہیں۔

یہ حلف الفضول کے قائم کرنے والوں میں سے ہیں' ان کا انتقال اسی روز ہوا جس روز سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کا انتقال ہوا تھا' بعض نے ان کا سن وفات سنہ ۵۵ھ بتایا ہے اور اندریں صورت یوم وفات صدیق ؓ ان کے والد کا انتقال ہونا سمجھا جاتا ہے۔

مزید حالات از مرتب: ان کے دادا ابو جندب اسد بن عبداللہ اپنے زمانہ میں مکہ کے ایک نہایت سربرآوردہ رئیس تھے۔ سیدنا ارقم ؓ نے دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہجرت فرمائی۔ سیدنا ابو طلحہ زید بن سہیل ؓ آپ کے اسلامی بھائی بنے۔ جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک تلوار عنایت فرمائی۔ اُحد' خندق' خیبر اور تمام دوسرے اہم معرکوں میں شریک ہوئے اور بہادری سے لڑے۔ آپ کو عبادت کا بہت شوق تھا' شب بیدار تھے۔ ایک دفعہ آپ نے بیت المقدس کا قصد کیا اور رخت سفر باندھ کر رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی' آپ نے پوچھا کہ تجارت کی غرض سے جانا چاہتے ہو یا کوئی اور کام ہے؟ فرمانے لگے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں' کوئی اور کام نہیں صرف بیت المقدس میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔ ارشاد ہوا کہ میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے سوا باقی تمام مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔ سیدنا ارقم ؓ نے یہ سن کر ارادہ ملتوی کر دیا۔

سیدنا ارقم ؓ نے دو لڑکے عبیداللہ اور عثمان چھوڑے اور تین لڑکیاں امیہ' مریم اور صفیہ چھوڑیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ۔

(۷) سیدنا ایاس بن البکیر رضی اللہ عنہ

یہ قبیلہ بنو لیث سے ہیں' بنو عدی (قبیلہ عمر فاروق ؓ) کے حلیف تھے۔
سیدنا ایاس ؓ بدر' اُحد اور خندق اور دیگر جملہ مشاہد میں ہم رکاب نبوی ﷺ حاضر ہوئے۔

جن دنوں نبی اکرم ﷺ ارقم بن ابی ارقم ؓ کے گھر میں چپکے چپکے تبلیغ اسلام فرمایا

کرتے تھے انہی دنوں میں سیدنا ایاس رضی اللہ عنہ معہ برادر خورد خالد داخل اسلام ہوئے اور غزوہ بدر میں سیدنا ایاس رضی اللہ عنہ خود ہرسہ برادران خود خالد' عامر اور عاقل حاضر ہوئے تھے۔

یہ شاعر بھی تھے' ان کا بیٹا محمد بن ایاس' ابن عباس وابن عمرو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے حدیث مَنْ طَلَّقَ امْرَاتَهٗ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهٗ ترجمہ حدیث یہ ہے : "جس نے اپنی عورت کو ہاتھ لگانے سے پہلے تین طلاق دے دی ہو پھر وہ اسے حلال نہیں رہتی" روایت کیا کرتا تھا۔

(۸) سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ

حبشی النسل ہیں۔ لمبا قد' چھریرا بدن' رنگ گہرا سانولا' موضع سراۃ (یا مکہ) میں پیدا ہوئے' یہ ان سات سابقین میں سے ہیں جو ابتداء اسلام ہی میں مسلمان ہو گئے تھے' اسلام کے لیے ان پر سخت سخت ظلم ہوئے' ایذائیں دی گئیں' شریر لڑکے ان کو جانوروں کی طرح لیے پھرتے تھے' یہ أحد أحد ہی کے نعرے لگا رہے تھے' یااللہ یااللہ ہی پکارا کرتے تھے' ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کو سخت ایذا دی جاتی ہے' سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آکر فرمایا کہ اگر روپیہ ہوتا تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو خرید لیا جاتا' سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے جاکر کہا کہ مجھے بلال رضی اللہ عنہ خرید دو۔

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے پانچ' سات یا نو چھٹانک چاندی کے بدلہ ان کو خرید لیا' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو آزاد کر دیا۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خازن تھے' ابو عبداللہ یا ابو عبدالکریم یا ابو عبدالرحمن ان کی کنیت تھی۔

ان کے والد کا نام رباح' ماں کا نام حمامہ' بھائی کا نام خالد' بہن کا نام عفرا تھا' وفات سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد یہ جہاد شام میں شریک ہوئے اور دمشق میں سنہ ۲۰ھ کو بعمر ۶۳ سال وفات پائی اور باب صغیر کی طرف مدفون ہوئے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

(۹) سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ

قبیلہ لخم بن عدی سے تھے اور سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے حلیف تھے' یہ عبداللہ بن حمید کے غلام تھے' اپنی قیمت ادا کر کے انہوں نے آزادی حاصل کر لی تھی۔ غزوات

بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوئے۔

سنہ ۶ھ میں نبی اکرم ﷺ نے ان کو مقوقس شاہ مصر و اسکندریہ کے پاس اپنا سفیر بنا کر بھیجا تھا' ایک دن بادشاہ نے جو عیسائی المذہب تھا کہا اگر محمد نبی اللہ ہیں تو قوم نے ان کو مکہ سے کیوں کر نکال دیا' سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ نے فرمایا! مسیح کی بابت تو تمہارا عقیدہ بہت کچھ ہے پھر قوم نے ان کو کیوں کر پھانسی پر چڑھا دیا' بادشاہ اور پادری جواب سے عاجز رہ گئے' سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو باردوم مقوقس کے پاس سفیر بنا کر بھیجا تھا۔

انہوں نے سنہ ۳۰ھ میں مدینہ منورہ کے اندر وفات پائی اور امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۰) سید الشہداء حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

نبی اکرم ﷺ کے چچا ہیں' سنہ ۶ھ نبوت کو اسلام لائے' یہ نبی اکرم ﷺ کے برادر رضاعی بھی ہیں یعنی ہر دو نے ثوبیہ کا دودھ پیا تھا' جنگ بدر میں شجاعت و مردانگی کے اعلیٰ جوہر دکھلائے' جنگ اُحد میں بھی بڑے بڑے دشمنوں کو خاک و خون میں سلایا' وحشی غلام نے ایک پتھر کے پیچھے چھپ کر بزدلانہ حملہ ان پر کیا' زخم ناف کے قریب ہوا اور شہید ہو گئے' دشمنوں نے ان کا جگر نکالا' کان کاٹے' چہرہ بگاڑا' پیٹ چاک کر ڈالا' نبی اکرم ﷺ نے یہ حالت دیکھی تو سخت اندوہ گیں ہوئے اور سید الشہداء اور اسد اللہ و رسولہ کا خطاب عطا فرمایا' ان کے دو فرزند عمارہ اور یعلیٰ تھے' عمارہ کا ایک فرزند حمزہ ہوا اور یعلیٰ کے ۵ فرزند ہوئے' یہ نسل آگے نہ چلی۔

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی دو لڑکیاں تھیں' ام الفضل جن سے عبداللہ بن شداد نے ایک حدیث روایت کی ہے۔

دوسری بیٹی امامہ جس کا نکاح سلمہ فرزند ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوا تھا' اسی کے حق حضانت کے متعلق سیدنا علی و سیدنا جعفر و سیدنا زید رضی اللہ عنہما نے اپنے اپنے دلائل بارگاہ نبوی میں پیش کیے تھے۔

(۱۱) سیدنا خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ

یہ قرشی السمی ہیں' ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اول انہی کے ساتھ ہوا تھا' انہوں نے ہجرت حبشہ بھی کی تھی اور وہیں سے واپس آکر جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے' جنگ احد میں مجروح ہوئے اور انہی زخموں سے مدینہ میں وفات پائی' مہاجرین اولین میں ان کا شمار ہے۔

عبداللہ بن حذافہ السمی ان کے حقیقی بھائی ہیں جو نبی اکرم ﷺ کا فرمان کسریٰ ایران کے پاس لے کر گئے تھے' ابوالاخنیس تیسرے بھائی ہیں' یہ سب مہاجرین اولین میں سے ہیں۔

مزید حالات از مرتب: خنیس نام' ابو حنیفہ کنیت ہے۔ ان کا نسب نامہ یہ ہے:
خنیس بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوئی قرشی۔

ان کے انتقال کے بعد ان کی بیوہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا۔ ہجرت مدینہ کی تو رسول اللہ ﷺ نے ابو عبس بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ان کی مواخات کرائی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے پہلو میں ان کو دفن کیا گیا۔ وفات کے وقت ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔

(۱۲) سیدنا ربیعہ بن اکثم بن سخبرۃ الاسدی رضی اللہ عنہ

یہ بنو اسد بن خزیمہ کے قبیلے سے ہیں' خزیمہ کا نام ونسب نامہ نبوی میں ۱۵ نمبر پر ہے۔
یہ بنو عبد شمس کے حلیف بھی تھے' پست قامت مگر بلند ہمت ۳۰ سال کی عمر تھی' جب بدر میں شامل ہوئے پھر احد' خندق اور حدیبیہ میں بھی حاضر تھے' جنگ خیبر میں قلعہ نطاۃ پر حارث یہودی کے ہاتھ سے مقتول ہو کر درجہ شہادت کو فائز ہوئے۔

(۱۳) سیدنا زاہر بن حرام الاشجعی رضی اللہ عنہ

حجاز کے رہنے والے تھے مگر بادیہ نشین تھے' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب آتے تو

کوئی نہ کوئی تحفہ لے کر آتے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! ہر ایک شہری کا کوئی نہ کوئی جنگل میں رہنے والا دوست ہوتا ہے' آل محمد ﷺ کا جانگلی دوست سیدنا زاہر بن حرام ہے۔

ایک روز بازار مدینہ میں کھڑے تھے کہ نبی اکرم ﷺ پیچھے سے آگئے' اس کی آنکھوں پر آپ نے اپنے دست مبارک رکھ دیئے اور فرمایا! اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ وہ بولا یارسول اللہ! تب تو میں بہت ہی کم قیمت ثابت ہوں گا۔ فرمایا نہیں تو بارگاہ الٰہی میں بہت قیمتی ہے۔

آخر عمر میں یہ کوفہ میں جا آباد ہوئے تھے۔

(۱۴) سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کے برادر زادہ اور نبی اکرم ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی یعنی صفیہ بن عبدالمطلب کے بیٹے' سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے داماد (یعنی اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا) کے شوہر ہیں۔ امام عروہ بن زبیر کی روایت میں ہے کہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی عمر ۱۶ سال تھی جب داخل اسلام ہوئے' یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں شمشیر کو میان سے نکالا اور دو دفعہ (اُحد و قریظہ) میں ان کو نبی اکرم ﷺ نے فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ فرمایا۔ ان کو نبی اکرم ﷺ نے اپنا حواری فرمایا ہے اور سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کو اشجع العرب کہا کرتے تھے۔ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان کو جملہ صحابہ پر ترجیح دی ہے جیسے کہ سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی نسبت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کہا ہے۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں' یہ ان چھ میں سے ہیں جن کو سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد شایان خلافت بتلایا۔ یہ بہت بڑے امیر اور بہت بڑے سخی تھے' ان کے پاس ایک ہزار غلام تھے جن کی سب آمدنی اللہ کی راہ میں صرف ہوتی تھی۔

ان سے غلطی یہ ہوئی کہ جنگ جمل میں امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں نکلے مگر جناب امیر نے ان کو ایک حدیث نبوی یاد دلائی تو تائب اور نادم ہو کر جنگ سے علیحدہ ہو گئے' ابن جرموز نے فریب دے کر ان کا سر کاٹا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ قاتل زبیر کو دوزخ کی بشارت دے دینا۔ یہ جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی ﷺ رہے' ان کی قبر بصرہ کے متصل ہے۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد والی حجاز ہوئے اور گیارہ سال تک سلطنت کی اور بالآخر حجاج بن یوسف کے حملہ میں شہید ہوئے۔

عروہ بن زبیر آئمہ حدیث میں سے ہیں۔ سیدنا زبیر کے کل دس فرزند تھے' ان کی شہادت ۱۰ جمادی الاول سنہ ۳۶ یوم الخمیس کو بعمر ۷۲ سال ہوئی۔

(۱۵) سیدنا زید بن خطاب القرشی العدوی رضی اللہ عنہ

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں' سیدنا زید رضی اللہ عنہ کی والدہ اسماء بنت وہب ہے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ حنتمہ بنت ہاشم۔ سیدنا زید رضی اللہ عنہ قد کے بہت لمبے تھے' ان کا اسلام سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے پہلے کا ہے۔ بدر' احد' خندق' بیعت الرضوان اور جملہ مشاہد میں ہمرکاب نبوی رہے۔

یہ اس لشکر کے علمبردار تھے جو مسیلمہ کے مقابلہ میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے روانہ کیا تھا' دشمن کے ایک حملہ میں ان کا لشکر متفرق ہو گیا تو انہوں نے کہا کہ اب مرد مرد نہیں رہے' پھر بلند ترین آواز سے کہا الٰہی میں اپنے ساتھیوں کے فرار کا تیرے حضور میں عذر پیش کرتا ہوں اور مسیلمہ اور محکم بن طفیل کی سازشوں سے برأت کا اظہار کرتا ہوں۔ یہ آگے بڑھے' حملہ کیا اور مرتدین اور کافرین کو قتل کرتے ہوئے شہید ہو گئے' ان سے دو حدیثیں مروی ہیں۔

(۱۶) سیدنا زیاد بن کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ

یہ بنو کلیب جہنی ہیں' بدر اور احد میں حاضر ہوئے۔ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۷) سیدنا سالم بن معقل رضی اللہ عنہ

یہ اصلی باشندے اصطخر کے تھے' بعض نے ان کا وطن موضع کرد (علاقہ فارس) بھی لکھا ہے' لبیبہ بنت تعار انصاریہ کے غلام تھے' یہ خاتون ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف کی زوجہ ہیں' انہوں نے ان کو آزاد کرا دیا اور ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنی تربیت میں لے لیا حتیٰ کہ متبنیٰ بنا لیا' جب تنسیخ تبنیت کا حکم اترا تو اپنی برادر

زادی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ قرشیہ کا نکاح ان سے کر دیا۔

سیدنا سالم رضی اللہ عنہ کو انصاری اس لیے کہتے ہیں کہ وہ انصاریہ کے آزاد کردہ تھے اور مہاجر اس لیے شمار کرتے ہیں کہ انہوں نے مکہ میں ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہاں پرورش پائی اور مکہ سے ہجرت کر کے اس قافلہ میں مدینہ منورہ پہنچے جس میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

ان کا شمار فضلاء الموالی اور اخیار الصحابہ اور کبار الصحابہ میں کیا جاتا ہے' ان کو عجمی اصل وطن کے لحاظ سے کہا جاتا ہے' قرآن مجید کے جید قاری تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معلمین قرآن میں ان کے نام کا تعین فرمایا تھا' بدر میں حاضر تھے' سنہ ۱۲ھ کو جنگ یمامہ میں یہ اور ان کے مربی ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ سیدنا سالم رضی اللہ عنہ کا سر ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاؤں کی جانب تھا۔ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۸) سیدنا سائب بن مظعون القرشی الجمحی رضی اللہ عنہ

سائب بن مظعون بن حبیب بن حذافہ بن جمح۔ عثمان بن مظعون کے برادر شقیق ہیں۔ ہجرت حبشہ وہجرت مدینہ کی وجہ سے ذوالہجرتین ہیں۔ بدر میں شامل تھے' سال وفات معلوم نہیں ہو سکا۔

سائب اور عثمان ہر دو بھائیوں کی نسل منقطع ہو گئی۔

مزید حالات از مرتب: ان کا نسب نامہ یہ ہے : سائب بن عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوئی بن غالب قرشی الجمحی۔

ان کی ماں کا نام خولہ تھا۔

بدر سے پہلے اپنے پورے خاندان کے ساتھ مکہ کی سرزمین چھوڑ کر یثرب کی سکونت اختیار کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارثہ بن سراقہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی مواخات کرا دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سریہ لواط میں نکلے تو سائب رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنی قائم مقامی کا شرف عطا فرمایا۔ سائب رضی اللہ عنہ مشہور تیرانداز تھے' اس لیے غزوات میں بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ شریک ہوتے تھے۔ بدر' احد' خندق اور ان کے علاوہ دیگر جنگوں میں شریک ہوئے اور خوب داد شجاعت دی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۹) سیدنا سائب بن عثمان بن مظعون القرشی الجمحی رضی اللہ عنہ

یہ سائب بن مظعون کے برادر زادے ہیں' ان کے والد عثمان بن مظعون اور ان کے چچاؤں قدامہ' عبداللہ اور سائب نے ہجرت حبشہ کی تھی' یہ بھی حبشہ کی ہجرت دوم میں شامل تھے۔

یوم الیمامہ کو شہید ہوئے' اس وقت ان کی عمر تیس سال سے اوپر تھی۔ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۲۰) سیدنا سبرہ بن فاتک الاسدی رضی اللہ عنہ

ان کا شمار باشندگان شام میں ہوتا ہے' یہ اور ان کے بھائی خریم بن فاتک دونوں بدری ہیں' بشر بن عبداللہ اور جبر بن نفیر نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۲۱) سیدنا سعد بن ابی وقاص قرشی الزہری رضی اللہ عنہ

سعد بن مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب۔

نبی اکرم ﷺ کے نسب نامہ میں کلاب کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے' نبی اکرم ﷺ ان کو ماموں کہا کرتے تھے' اسلام میں یہ ساتویں ہیں' ان سے پہلے صرف چھ آدمی مسلمان ہوئے تھے' بوقت اسلام ان کی عمر ۱۹ برس تھی' یہ ان دس صحابہ میں سے ہیں جن کو نبی اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی' ان چھ صحابہ میں سے ہیں جن کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے شایان خلافت بتایا' یہ وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے اللہ کے رستے میں تیر افگنی کی۔

فاتح ایران اور بانی کوفہ بھی یہی ہیں' خلافت فاروقی میں یہ دوبارہ امارت کوفہ پر متمکن ہوئے اور ایک بار خلافت عثمانیہ میں بھی امیر کوفہ بنائے گئے۔

نبی اکرم ﷺ نے ان کے حق میں دعا فرمائی تھی :

اَللّٰهُمَّ اَجِبْ دَعْوَتَهٗ وَسَدِّدْ رَمْیَهٗ

"الٰہی اس کی دعا قبول فرمایا کر اور اس کی تیرا فگنی درست رہے۔"

ایک بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: "میرے ماں باپ تجھ پر قربان تیر چلاؤ" یہ ایسا فقرہ ہے جو سیدنا زبیر بن العوام اور ان کے سوا نبی اکرم ﷺ نے کسی دوسرے کو نہیں فرمایا۔

ایام فتنہ میں یہ سب سے الگ رہے' وادی عقیق میں انہوں نے مدینہ سے دس میل کے فاصلہ پر محل بنا رکھا تھا وہیں رہتے' سب سے کہہ دیا تھا کہ مسلمانوں کے اختلاف اور جنگ کی کوئی بات مجھے نہ سنایا کرو۔

ان سے مرویات حدیث کی تعداد ۲۷۰' متفق علیہ ۱۵' بخاری ۵' مسلم ۸ ہیں۔ سنہ ۵۵ھ میں بعمر ۷۵ سال وفات پائی اور مدینہ میں دفن ہوئے۔ جملہ مشاہد میں ہم رکاب نبوی رہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۲) سیدنا سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ

یمن کے باشندے تھے اور بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے' ان کا شمار مہاجرین اولین میں ہے' بدر میں حاضر تھے۔

مزید حالات از مرتب: سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سابقین اسلام میں سے ہیں' دو ہجرتیں کیں۔ پہلی دفعہ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ دوسری دفعہ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ مدینہ میں کلثوم بن ہدم کے یہاں قیام پذیر ہوئے۔ جنگ بدر' احد' خندق اور حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ جگ جنگ بدر میں شریک ہوئے اس وقت ان کی عمر پچیس سال تھی۔ حجتہ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ گئے' وہاں بیمار ہو گئے' اس بیماری سے شفایاب نہ ہو سکے۔ مکہ میں ہی ان کا انتقال ہوا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۳) سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی العدوی رضی اللہ عنہ

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چچیرے بھائی ہیں اور فاطمہ اخت عمر کے شوہر ہیں۔ فاطمہ ہی کے ذریعہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام تک پہنچے تھے۔ یہ مہاجرین اولین سے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ان کو بدر کے موقعہ پر کسی خدمت کے لیے بجانب شام بھیجا تھا۔ غنیمت

بدر میں سے ان کو حصہ دیا گیا۔ دیگر مشاہد میں یہ ملتزم رکاب نبوی رہے' یہ ان دس صحابہ میں سے ہیں جن کو نبی اکرم ﷺ نے بشارت جنت عطا فرمائی۔

ان کے والد زید بن عمرو بن نفیل ان بزرگوں میں سے ہیں جنھوں نے دین ابراہیمی کی تلاش میں موصل' شام وغیرہ کے سفر کیے تھے۔ ایک راہب نے ان کو عیسائی ہو جانے کو کہا' یہ بولے کہ مجھے ابراہیم علیہ السلام کا خالص دین مطلوب ہے' مگر وہ بولا جہاں سے تم آئے ہو یہ دین وہیں کا ہے۔ بعثت نبوی سے پیشتر ان کا انتقال ہو گیا تھا' یہ بزرگ بتوں اور استھانوں کے چڑھاوے کا گوشت نہیں کھایا کرتے تھے۔

سیدنا سعید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے والد کے حالات جتا کر درخواست کی کہ یارسول اللہ! ان کے لیے دعائے مغفرت عطا فرمائیں' نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے دعائے مغفرت فرمائی تھی۔

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو امیرالمومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں ایک جاگیر عطا فرمادی تھی جو دیر تک ان کی اولاد کے پاس رہی۔

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے سنہ ۵۱ھ میں بمقام وادی عقیق وفات پائی اور مدینہ میں مدفون ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۴) سیدنا سلیط بن عمرو القرشی العامری

سیدنا سلیط بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔
نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نسب نامہ میں لوی میں شامل ہو جاتے ہیں۔

مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ ہجرت حبشہ' ہجرت مدینہ سے مشرف ہوئے۔ موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ بدر میں شامل ہوئے۔

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ ان کو نبی اکرم ﷺ نے ہوذہ بن علی حنفی کے پاس اپنا سفیر بنا کر بھیجا تھا' ابن ہشام کہتے ہیں کہ ثمامہ بن اثال رئیس نجد کے پاس بھی بطور سفارت گئے تھے' سنہ ۱۲ھ میں شہید ہوئے۔

مزید حالات از مرتب: سیدنا سلیط رضی اللہ عنہ اسلام کے ابتدائی دور ہی میں مشرف باسلام ہوئے۔ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ سنہ ۶ھ میں جب رسول اللہ ﷺ نے سلاطین عالم کو

خطوط لکھے اور دعوت اسلام دی تو ہوزہ بن علی کے پاس آپ خط لے کر گئے۔ ہوزہ نے بڑی مہمان نوازی اور عزت افزائی کی اور انعام واکرام سے بھی نوازا اور اس نے خط کا جواب یہ لکھا: "کہ تم جس چیز کی دعوت دیتے ہو وہ بہت بہتر ہے۔ میں عرب کا ایک معزز اور صاحب اقتدار ہوں' میں مشروط طور پر آپ کی پیروی کر سکتا ہوں۔ میری شرط یہ ہے کہ بعض امور میں مجھے بھی شریک کر لو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر زمین کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی مانگے تو میں نہیں دوں گا۔"

سیدنا سلیط رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش کیا۔ اولاد میں صرف ایک لڑکا سلیط بن سلیط چھوڑا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۵) سیدنا سوید بن مخشی الطائی رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو مخشی کنیت میں مشہور ہیں' بدر میں شامل ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۶) سیدنا سویط بن سعد القرشی العبدری

سیدنا سویط بن سعد بن حرملہ بن مالک بن حمیلہ بن سباق بن عبدار بن قصی۔

نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ان کا نسب قصی میں شامل ہو جاتا ہے۔ مہاجرین حبشہ میں سے بھی ہیں' بڑے خوش مزاج اور خوش طبع تھے' بدر میں شامل ہوئے۔ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۷) سیدنا سہل بن بیضاء القرشی الفہری

سہل بن وہب بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر۔

ان کی والدہ بیضاء کا نام رعد ہے اور اس کا نسب بھی ضبہ بن الحارث میں شوہر کے ساتھ جا ملتا ہے' سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کا نسب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فہر (نمبر ۱۱) میں جا ملتا ہے۔

سہل وصفوان ان دونوں کے بھائی بھی صحابی ہیں۔

سہل رضی اللہ عنہ ان بزرگوں میں سے ہیں جو مکہ میں اسلام لائے تھے مگر یہ اپنے ایمان کو

چھپاتے تھے۔ بدر میں کفار ان کو اپنے ساتھ لے گئے تھے' ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے شہادت دی کہ انہوں نے سہل رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے دیکھا' نبی اکرم ﷺ نے اس کو اسیری سے رہائی فرمائی تھی۔

سہل رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے صحیفہ قریش کی مخالفت کی تھی' جو نبی اکرم ﷺ اور ہاشمیہ کے خلاف لکھا گیا تھا۔ ان کے نام یہ ہیں۔

ہشام بن عمرو بن ربیعہ' مطعم بن عدی بن نوفل' زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد' ابوالبختری بن ہشام بن حارث بن اسد' زہیر بن ابوامیہ بن مغیرہ۔

ان کا انتقال مدینہ میں ہوا' یہ باصطلاح علماء بدری نہیں گو اس وقت مسلمان ہی تھے۔

(۲۸) سیدنا شجاع بن ابی وہب الاسدی رضی اللہ عنہ

شجاع بن ابی وہب (ابن وہب) بن ربیعہ بن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر (کبیر) بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔

ان کا نسب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ خزیمہ میں شامل ہو جاتا ہے' یہ بھی حبش کو ہجرت ثانیہ میں گئے تھے اور پھر یہ سن کر کہ اہل مکہ مسلمان ہو گئے ہیں حبش سے واپس آ گئے تھے' یہ اور ان کے بھائی عقبہ بن ابی وہب بدر اور دیگر جملہ مشاہد میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حاضر رہے۔ مواخات میں نبی اکرم ﷺ نے ان کو ابن خولی کا بھائی بنایا تھا۔

یہی وہ بزرگ ہیں جو حارث بن ابی شمر غسانی اور جبلہ بن ایہم غسانی کے پاس سفیر نبوی ہو کر گئے تھے' یہ لمبے قد اور چھریرے بدن کے انسان تھے۔

یوم یمامہ کو شہید ہوئے' اس وقت ان کی عمر چالیس سال سے کچھ اوپر تھی۔

مزید حالات از مرتب: سیدنا شجاع رضی اللہ عنہ ان خوش نصیب لوگوں میں ہیں جنہوں نے ابتداء ہی میں دعوت اسلام کو قبول کیا۔ مشرکین کے ظلم و ستم کی وجہ سے حبشہ کی دوسری ہجرت میں شامل ہوئے۔ جنگ بدر' احد اور دیگر اہم غزوات میں شامل ہوئے۔

ماہ ربیع الاول سنہ ۸ھ میں بنو ہوازن کی ایک جماعت کی سرکوبی کے لیے مامور ہوئے۔ یہ جماعت مدینہ سے پانچ دن کی مسافت پر مقام رسی میں خیمہ افگن تھی۔ سیدنا

شجاع رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھ چوبیس جانباز مجاہدین کی ایک جماعت لے کر دن کو چھپتے ہوئے رات کو ان پر اچانک شدید یلغار کر دی اور ان کو شکست دی۔ بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ مال غنیمت کی کثرت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ہر ایک صحابی کو پندرہ پندرہ اونٹ ملے جبکہ دیگر سامان اس کے علاوہ تھا۔

سیدنا شجاع رضی اللہ عنہ چالیس برس سے کچھ زیادہ عمر پا کر جنگ یمامہ میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ۔

(۲۹) سیدنا شقران حبشی رضی اللہ عنہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل میت میں حاضر تھے' ان کی نسل ہارون الرشید کے عہد میں ختم ہو گئی تھی' ان کا نام صالح ہے۔

مزید حالات از مرتب: صالح نام' شقران لقب تھا۔ یہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حبشی نژاد غلام تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی خدمت کے لیے پسند فرمایا اور سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے ان کو خرید لیا۔ بعض روایات میں ہے کہ سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی قیمت کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔

غزوات میں عام طور پر مال غنیمت اور قیدیوں کی حفاظت پر ان کی ذمہ داری ہوتی تھی۔ چنانچہ غزوہ بدر میں بھی قیدیوں کی نگرانی پر مامور تھے۔ غزوہ بدر میں انہوں نے نہایت احتیاط و مستعدی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کام پر بہت خوش ہوئے اور ان کو آزاد کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی خدمات پر اس قدر خوش تھے کہ وفات کے وقت ان کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی۔ سیدنا شقران رضی اللہ عنہ اہل بیت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین میں شامل ہوئے اور یہ آخری خدمت تھی جو اس غلام نے اپنے آقا کی سرانجام دی۔

اس بات میں اختلاف ہے کہ وفات نبوی کے بعد سیدنا شقران رضی اللہ عنہ نے مدینہ سکونت اختیار کی یا کہ بصرہ میں چلے گئے۔ ان کا ایک مکان بصرہ میں بھی تھا' ان کی وفات کی تاریخ اور جگہ بھی معلوم نہیں ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ۔

(۴۰) سیدنا شماس بن عثمان بن شرید القرشی المخزومی رضی اللہ عنہ

شماس ان کا لقب ہے' اصلی نام عثمان تھا' لقب ہی سے مشہور ہیں' ان کی والدہ صفیہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہے' مہاجرین حبشہ سے ہیں' بدر میں حاضر ہوئے' اُحد میں سخت زخمی ہوئے۔

میدان جنگ سے ان کو مدینہ میں بھیج دیا گیا' وہاں ایک دن رات زندہ رہے' ام سلمہ رضی اللہ عنہا ان کی تیمارداری کرتی رہیں' پھر جب جاں بحق ہوئے تو مدینہ سے حسب الحکم نبوی اُحد میں لائے گئے اور شہیدان اُحد کے ساتھ مدفون ہوئے۔ جنگ اُحد میں اتنی جان توڑ کر لڑے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چپ و راست جدھر نظر مبارک اٹھا کر دیکھتے شماس ہی تلوار چلاتا ہوا نظر آتا تھا۔

مزید حالات از مرتب: ان کا اصلی نام عثمان تھا۔ شماس نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایک دفعہ ایام جاہلیت میں ایک نہایت حسین و جمیل نصرانی مکہ آیا۔ اس نصرانی کا چہرہ آفتاب کی طرح روشن تھا۔ لوگ اسے دیکھ کر متعجب ہوئے۔ اس موقعہ پر سیدنا شماس رضی اللہ عنہ کے ماموں عتبہ بن ربیعہ نے دعویٰ کیا کہ اس کے پاس اس سے زیادہ حسین و جمیل لڑکا ہے اور مقابلہ میں سیدنا ابن عثمان رضی اللہ عنہ کو پیش کیا۔ چنانچہ اس دن سے ان کا نام شماس پڑ گیا۔ سیدنا شماس رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ سیدہ صفیہ بنت ربیعہ رضی اللہ عنہا نے ابتدائی میں دعوت توحید پر لبیک کہا۔ حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی اور اس کے بعد مدینہ کی ہجرت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مواخات سیدنا حنظلہ بن ابی عامر انصاری رضی اللہ عنہ سے کرا دی۔

جنگ بدر میں شریک ہوئے' غزوہ اُحد میں جب مسلمانوں کی ایک غلطی کی وجہ سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا تو سیدنا شماس رضی اللہ عنہ اس وقت ان پروانوں میں تھے جو شمع نبوت کے اردگرد فداکاری اور جانثاری کے جوہر دکھا رہے تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے لیے سپر بنا دیا یہاں تک کہ زخموں سے چور ہو کر گر گئے۔ جنگ کے ختم ہونے کے بعد جب ان کو دیکھا گیا تو چند سانس باقی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مدینہ لائے گئے اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا تیمارداری پر مامور ہوئیں لیکن جانبر نہ ہو سکے' جام

شہادت نوش فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو انہی خون آلود کپڑوں میں اُحد کے شہداء کے ساتھ دفن فرمایا۔ اس وقت ان کی عمر چونتیس سال تھی۔

سیدنا شماس رضی اللہ عنہ نہایت خوبصورت وخوبرو تھے۔ انہوں نے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیچھے چھوڑی لیکن وہ دونوں لاولد فوت ہوئے اس لیے سلسلہ نسل منقطع ہو گیا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۳۱) سیدنا صفوان بن بیضاء القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

صفوان بن بیضاء (کانت امہ) وہو صفوان بن وہب بن ربیعہ بن ہلال بن وہب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک۔

نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نسب میں فہر کے ساتھ جا ملتے ہیں' یہ اور ان کے بھائی سہیل بن وہب دونوں بدر میں حاضر تھے' ان کی وفات پر اختلاف ہے' بعض نے لکھا ہے کہ رمضان سنہ ۳۸ھ میں انتقال ہوا۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ وہ بدر میں شہید ہوئے' یہ مواخات میں رافع بن عجلان کے بھائی تھے اور دونوں بدر میں شہید ہوئے۔

مزید حالات از مرتب: یہ سیدنا سہل اور سہیل رضی اللہ عنہما کے بھائی تھے۔ انہوں نے مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کیا اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت بھی کی۔ کلثوم بن ہدم کے پاس اُترے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان میں اور رافع بن معلی رضی اللہ عنہ میں بھائی چارہ قائم فرمایا۔ ہجرت کے بعد سیدنا عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سریہ میں شرکت کی پھر بدر میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ ایک روایت کے مطابق جنگ بدر میں طعیمہ بن عدی کے ہاتھ سے جام شہادت نوش کیا اور ایک دوسری روایت کے مطابق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں طاعون عمواس میں وفات پائی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۳۲) سیدنا صہیب بن سنان الرومی رضی اللہ عنہ

بلحاظ نسل یہ عرب تھے اور نمر بن قاسط سے ان کا سلسلہ کنیت جا ملتا ہے' ان کا والد سنان بن مالک یا ان کا چچا سلطنت ایران کی طرف سے حاکم ابلہ تھا' ان کی رہائش موصل کے متصل تھی۔

اہل رومان نے اس علاقہ پر حملہ کیا' اس وقت صہیب رضی اللہ عنہ بہت ہی کم عمر تھے پکڑے گئے' پھر قبیلہ قلب میں سے کسی نے ان کو خرید کر مکہ میں فروخت کر دیا' عبداللہ بن جدعان تمیمی نے ان کو آزاد کر دیا' یہ مکہ ہی میں رہنے لگ گئے' ان کا چہرہ بہت سرخ تھا' رومی زبان خوب جانتے تھے' یہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ایک ہی دن داخل اسلام ہوئے تھے' ان سے پیشتر تیس سے زیادہ لوگ مسلمان ہو چکے تھے' حمران بن ابان جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں صہیب رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہجرت کی' قریش نے کہا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ اور اپنے مال بھی جو یہاں بیٹھ کر کمایا ہے لے چلو' صہیب رضی اللہ عنہ نے اپنا مال قریش کے حوالے کر دیا' کہتے ہیں کہ یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ کا نزول انہی کے واقعہ پر ہوا ہے۔

صہیب رضی اللہ عنہ کی نشست و برخاست قبل از نبوت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیب رضی اللہ عنہ کو سابق الروم سلمان رضی اللہ عنہ کو سابق فارس اور بلال رضی اللہ عنہ کو سابق حبشہ فرمایا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جو کوئی اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ صہیب رضی اللہ عنہ سے محبت کرے' ایسی محبت جیسی والدہ کو اپنے بچے سے ہوتی ہے' سفر ہجرت میں یہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ دونوں ہم سفر تھے' ان کے مزاج میں ظرافت تھی' ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کھا رہے تھے صہیب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہو گئے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تیری آنکھ دکھتی ہے پھر بھی کھجور کھاتا ہے' انہوں نے عرض کیا کہ میں دوسری طرف کے جبڑے سے کھا رہا ہوں' جس طرف کی آنکھ نہیں دکھتی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زخمی ہو جانے کے بعد سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کو امام نماز مقرر فرمایا تھا۔ فرمایا تھا کہ جب تک کسی خلیفہ کا تقرر نہ ہو صہیب رضی اللہ عنہ نماز پڑھایا کرے۔ ان کا انتقال شوال سنہ ۳۹ھ بعمر ۷۳ سال مدینہ میں ہوا۔ ان کی سخاوت بہت بڑھی ہوئی تھی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۴۳) سیدنا طفیل بن حارث القرشی المطلبی رضی اللہ عنہ

طفیل بن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی

نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سلسلہ نسب میں عبد مناف میں شامل ہو جاتے ہیں' بدر میں طفیل' حصین اور عبیدہ تینوں بھائی شامل تھے' عبیدہ رضی اللہ عنہ تو بدر ہی میں شہید ہو گئے تھے' طفیل اور حصین رضی اللہ عنہما جملہ مشاہد میں نبی اکرم ﷺ کے ہمرکاب رہے۔

دونوں بھائیوں نے سنہ ۳۲ھ میں انتقال کیا' پہلے طفیل رضی اللہ عنہ اور حصین رضی اللہ عنہ ان سے چار ماہ بعد جنت کو سدھارے تھے۔

مزید حالات از مرتب: ان کی والدہ کا نام سخیلہ تھا اور یہ ثقفی قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ بدر سے پہلے مسلمان ہوئے اور ہجرت مدینہ بھی کی۔ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو نبی اکرم ﷺ نے ان میں اور سفیان بن نسر میں اسلامی اخوت قائم فرما دی۔ تمام اہم غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے۔ بدر' اُحد اور خندق وغیرہ سب غزوات میں شریک ہوئے۔ ستر سال کی عمر میں سنہ ۳۲ھ میں وفات پائی۔ باوجود بہت سے غزوات میں شریک ہونے کے شہادت نہ مل سکی۔ ان کی اولاد میں صرف عامر بن طفیل کا پتہ چلتا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۴۴) سیدنا طلحہ بن عبید اللہ القرشی التیمی رضی اللہ عنہ

طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب۔

نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ان کا سلسلہ نسب کعب بن لوی میں شامل ہو جاتا ہے' یکے از عشرہ مبشرہ ہیں۔ جنگ بدر سے پیشتر ان کو نبی اکرم ﷺ نے سرحد شام میں ادھر کے حالات معلوم کرنے کے لیے بھیجا تھا' اس لیے غزوہ بدر میں شامل نہ تھے' نبی اکرم ﷺ نے ان کو حصہ شمولیت بھی دیا اور اجر کے عطیہ کی بھی بشارت دی' ان کو طلحہ الخیر اور طلحہ الفیاض کہتے ہیں' جنگ اُحد میں انہوں نے شجاعت اور ایثار کے بڑے بڑے جوہر دکھلائے' نبی اکرم ﷺ کی حفاظت میں خود سامنے سپر بنے رہے' ایک ہاتھ سے دشمن کے

نیزہ کا وار روکا' وہ ہاتھ شل ہو گیا' دیگر جملہ مشاہد میں بھی یہ ملتزم رکاب مصطفوی رہے'
یہ ان چھ صحابہ میں سے ایک ہیں جن کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے شایان خلافت قرار دیا تھا۔

یہ جنگ جمل میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں اترے' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے میدان جنگ میں ان کو بلایا اور واقعات سابقہ یاد دلائے اور یہ جنگ سے علیحدہ ہو گئے' اس وقت مروان نے ان کے سینہ میں تیر مارا اور اسی زخم سے ان کا انتقال ہوا' یہ صف جنگ سے علیحدہ ہوئے تو یہ شعر پڑھ رہے تھے :

ندامت ندامة السعی لما   شربت رضی بن جرم نیو عمی

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم اس آیت کے مصداق بنیں گے : وَنَزَعْنَا مَا فِی صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَاناً عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقَابِلِیْنَ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر ایک بار فرمایا تھا جو کوئی زندہ شہید کو دیکھنا چاہے وہ طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ بوقت شہادت ۶۴ سال کی عمر تھی' ان کے لنگر میں ہر روز ایک ہزار دینار کے وزن کا غلہ پکا کرتا تھا۔

مرویات حدیث ۳۸' متفق علیہ ۲' بخاری میں ایک اور مسلم میں ۳ ہیں' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

(۳۵) سیدنا طلیب بن عمیر بن وہب القرشی العبدری رضی اللہ عنہ

طلیب بن عمیر بن وہب بن ابی کثیر بن عبد بن قصی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قصی نمبر ۵ میں شامل ہو جاتے ہیں' ان کی والدہ اروی بنت عبدالمطلب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں' دار ارقم میں داخل اسلام ہوئے تھے' مسلمان ہو کر والدہ کو اطلاع دی تو انہوں نے کہا کہ بہترین شخص جس کی امداد واعانت تجھے کرنا چاہیے وہ یہی تیرے ماموں زاد بھائی ہیں' اگر عورتیں بھی مردوں کے سے کام کر سکتیں تو ہم خود اس کی حمایت کیا کرتیں۔

یہ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں اور حاضرین بدر میں سے ہیں' اجنادین یا یرموک کی جنگ میں شربت شہادت نوش فرمایا۔

مزید حالات از مرتب: ان کی والدہ کا دل شروع ہی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب

مائل تھا۔ سیدنا طلیب رضی اللہ عنہ نے والدہ کو اسلام کی ترغیب دلائی تو وہ مسلمان ہو گئیں۔ رسول اللہ ﷺ کی مدد فرماتیں۔

ابتدائے اسلام میں جب نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاتا تھا تو سیدنا طلیب رضی اللہ عنہ آپ کی مدد فرماتے اور حمایت کرتے۔ مشرکین کا سرغنہ ابولہب ان کا حقیقی ماموں تھا۔ جب اس نے مسلمانوں کو قید کیا تو طلیب رضی اللہ عنہ نے اس کو مارنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ اس جرات پر مشرکین نے ان کو باندھ دیا لیکن اس کے بعد ابولہب نے خود چھوڑ دیا لیکن ابولہب نے اپنی بہن سے سیدنا طلیب رضی اللہ عنہ کے رویے کی شکایت کی تو ان کی والدہ نے ابولہب اپنے بھائی کو جواب دیا طلیب کی زندگی کا بہترین دن وہی ہے جس میں وہ محمد ﷺ کی مدد کریں۔

انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی پھر مدینہ آئے اور عبداللہ بن سلمہ عجلانی کے مہمان ہوئے۔ معرکہ بدر میں شریک ہو کر حق شجاعت ادا کیا۔ ان کے بدر کے بعد کے حالات نامعلوم ہیں لیکن قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ غزوات اور جہاد میں شریک ہوئے۔ سنہ ۱۳ھ میں شہادت حاصل کی۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۳۵ سال تھی۔ انہوں نے پیچھے کوئی اولاد نہیں چھوڑی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۳۶) سیدنا عاقل بن ابی بکیر رضی اللہ عنہ

بن عبدیالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبدمناۃ بن کنانہ بن بنوعدی بن کعب بن لوی کے حلیف تھے۔ دار ارقم میں سب سے پہلے اسلام لانے والے یہی ہیں' ان کا نام غافل تھا' نبی اکرم ﷺ نے عاقل تجویز فرمایا۔

غزوہ بدر میں خود بھی حاضر تھے اور ان کے بھائی عامر' ایاس وخالد رضی اللہ عنہم بھی حاضر تھے۔

مزید حالات از مرتب: سیدنا عاقل رضی اللہ عنہ چار بھائی تھے۔ دوسرے بھائیوں کے نام ایاس' خالد اور عامر ہیں۔ ان کے والد کا نام ابی بکیر ہے۔ سیدنا ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر سب سے پہلے ان چار خوش نصیب بھائیوں نے اسلام قبول کیا پھر چار بھائیوں نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ میں سیدنا عاقل رضی اللہ عنہ کی مجذر بن زیاد رضی اللہ عنہ سے

مواخات کرا دی۔ مدینہ آنے کے بعد چار بھائی غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ جنگ بدر میں چاروں بھائی شریک ہوئے۔ سیدنا عاقل رضی اللہ عنہ خوش نصیب ہیں کہ انہوں نے جنگ بدر میں جام شہادت نوش کیا۔ ان کے بھائی خالد اور عامر رضی اللہ عنہما بھی شہادت سے سرفراز ہوئے۔ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے تو سریہ رجیع میں شہادت حاصل کی جبکہ سیدنا عامر رضی اللہ عنہ نے جنگ یمامہ میں جام شہادت نوش کیا۔ ان کے تیسرے بھائی ایاس نے سنہ ۳۴ھ میں انتقال فرمایا۔ سیدنا عاقل رضی اللہ عنہ خوش نصیب ہیں کہ بھائیوں میں سب سے پہلے انہیں شہادت ملی' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۳۷) سیدنا عامر بن حارث الفہری رضی اللہ عنہ

بعض نے ان کا نام عمر بھی بتایا ہے' موسیٰ بن عقبہ کا بیان ہے کہ یہ بدر میں حاضر ہوئے تھے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۳۸) سیدنا عامر بن ربیعہ العنزی العدوی رضی اللہ عنہ

ان کا سلسلہ نسب نزار بن معد بن عدنان تک ختمی ہوتا ہے' عدوی ان کو اس لیے کہتے ہیں کہ خطاب بن نفیل نے ان کو متبنیٰ بنا لیا تھا' یہ قدیم الاسلام ہیں' اسلام کے بعد حبشہ کو ہجرت کر کے چلے گئے' ان کی بیوی بھی مہاجرات حبشہ میں سے ہے' پھر بدر اور جملہ مشاہد میں خدمت نبوی ﷺ کا شرف حاصل کیا' ان کے بیٹے سے روایت ہے کہ جس شب باغیوں نے امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تھا یہ اس شب مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے' درمیان میں ذرا سے سو گئے' انہوں نے خواب دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس فتنہ کی پناہ کا سوال کرو' جس فتنہ سے اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو بچالے گا' انہوں نے اس طرح دعا مانگی گھر گئے تو بیمار ہو گئے' شہادت عثمان رضی اللہ عنہ سے چند روز بعد ان کا جنازہ ہی ان کے گھر سے نکلا۔

مزید حالات از مرتب: سیدنا عامر کے سلسلہ نسب میں اختلاف ہے۔ ان کا خاندان سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے والد خطاب کا حلیف تھا۔ انہوں نے محبت کی وجہ سے سیدنا عامر رضی اللہ عنہ کو متبنیٰ بنا لیا تھا' اس لیے وہ عامر بن خطاب کے نام سے مشہور تھے لیکن جب اسلام میں

اپنے اصلی آباء کی طرف انتساب کا حکم ہوا تو سیدنا عامر بن شہ اپنے والد ربیعہ کی نسبت سے مشہور ہوئے۔

حلیفانہ تعلق کی وجہ سے ان کے سیدنا عمر بن شہ کے ساتھ نہایت بہترین تعلقات تھے جو آخر وقت قائم رہے۔ جب سیدنا عمر بن شہ نے بیت المقدس کا سفر کیا تو یہ ساتھ تھے۔ اسی حج کے سفر میں بھی ان کے ساتھ گئے۔ انہوں نے ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ کی۔ بدر' اُحد' خندق اور دوسرے غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے۔

اپنے بیٹے سیدنا عبداللہ کو ایک دفعہ بتانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو مہمات پر بھیجتے اور عسرت کی وجہ سے صرف تھوڑی سی کھجوریں ساتھ دیتے جو پہلے ایک ایک مٹھی سب کو ملتیں تھیں اس کے بعد کم ہوتے ہوتے ایک ایک کھجور ملتی۔ بیٹے نے پوچھا ابا جان ایک ایک کھجور سے کس طرح کام چلتا تھا؟ تو فرمانے لگے جب کھجوریں ختم ہو جاتی تھیں تو ہم لوگ ایک کھجور کے لیے بھی ترس جاتے تھے۔

سیدنا عثمان بن شہ کی شہادت کے چند دن بعد وفات پائی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۳۹) سیدنا عامر بن عبداللہ بن جراح القرشی رضی اللہ عنہ

عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر۔
نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ان کا نسب فہر نمبر ۱۱ میں شامل ہو جاتا ہے۔

قدیم الاسلام ہیں' سابقین اولین میں داخل فضلاء و کبراء صحابہ میں شامل تھے' بدر اور جملہ مشاہدات میں حاضر رہے' حبشہ کی ہجرت دوم سے مشرف تھے۔ جنگ اُحد میں ان کے اگلے دونوں دانت ٹوٹ گئے تھے' اس طرح کہ خود آہنی کی جو میخیں نبی اکرم ﷺ کے فرق مبارک میں کھب گئی تھیں' ان میخوں کو انہوں نے دانتوں سے پکڑ کر نکالا تھا' پہلی میخ نکالی اور ایک دانت ساتھ نکل گیا' دوسری میخ نکالی تو دوسرا دانت نکل گیا' کہتے ہیں کہ پھر بھی یہ نہایت حسین تھے۔

لمبا قد' چھریرا بدن' ہلکا چہرہ' نبی اکرم ﷺ نے ان کو کبھی امین حق امین فرمایا' کبھی امین الامتہ فرمایا۔ علاقہ نجران پر حکومت کے لیے اور یمن میں تعلیم اسلام کے لیے ان کو سرور عالم ﷺ نے بھیجا تھا' سیدنا عمر بن شہ نے ان کو ملک شام کا سپہ سالار بنایا تھا۔

سنہ ۱۸ھ کے طاعون عمواس میں ان کا انتقال بعمر ۵۸ سال ہوا۔ ان کے فضائل بہت ہیں' یہ یکے از عشرہ مبشرہ ہیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے انتخاب سے بیشتر مستحق خلافت بتایا تھا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۴۰) سیدنا عامر بن فہیرہ ازدی رضی اللہ عنہ

قوم ازد سے تھے' سیاہ چہرہ ابو عمرو کنیت تھی' شروع میں طفیل بن عبداللہ کے غلام تھے' سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو خریدا اور راہ خدا میں آزاد کر دیا' یہ بکریاں چرایا کرتے تھے۔

بوقت ہجرت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار ثور میں آرام گزیں ہوئے تو یہ رات کو اپنا ریوڑ غار پر لے جاتے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پہنچاتے اور اسماء رضی اللہ عنہا وعبدالرحمن رضی اللہ عنہ وغیرہ خاندان صدیق رضی اللہ عنہ آنے والوں کے نشان قدم ریوڑ پھرا کر معدوم کر جاتے اور ہجرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کے خدمت گزار بھی تھے' بدر اور اُحد میں حاضرت تھے' واقعہ بئر معونہ سنہ ۴ھ میں شہید ہوئے۔

عامر بن طفیل قاتل کا بیان ہے کہ میں نے نیزہ لگایا تو ان کے بدن سے ایک نور نکلا' بعدازاں دیکھا کہ ان کی لاش کو اوپر اٹھالیا گیا حتیٰ کہ آسمان اس سے نیچے رہ گیا' امام ابن المبارک اور امام عبدالرزاق کی روایات میں ہے کہ مقتولین میں ان کی لاش نہیں ملی تھی۔

ان کا اسلام دار الارقم کی تبلیغ گاہ سے پیشتر کا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۴۱) سیدنا عبداللہ بن جحش بن رباب الاسدی رضی اللہ عنہ

ان کا نسب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خزیمہ میں جا کر ملتا ہے' یہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے' ان کی والدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب ہیں۔

یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں' ہجرت حبشہ بھی کی اور ہجرت مدینہ بھی' ان کا اسلام اس وقت کا ہے کہ ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دار الارقم میں تعلیم و تبلیغ کو شروع نہ فرمایا تھا۔

ان کے بھائی ابواحمد عبد بن جحش بھی ذوالہجرتین ہیں' ان کا لقب المجدع فی اللہ ہے'

ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ان کے تیسرے بھائی عبیداللہ کی بیوہ ہیں۔ ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ان کی ہمشیرہ ہیں' بدر میں حاضر ہوئے' اُحد میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

سیدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے مجھے میدان اُحد میں کہا آؤ تنہا ہو کر اللہ تعالیٰ سے ہم کچھ دعا کرلیں' ہم دونوں سب سے الگ جا بیٹھے۔ میں نے دعا کی الٰہی کل میرا مقابلہ ایک بہادر تلوار یئے دشمن کے ساتھ ہو' ہم خوب لڑیں پھر میں اسے گرا لوں' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا آمین۔ پھر اس نے یوں دعا مانگی الٰہی کل ایک بہادر تلوار یئے دشمن کے ساتھ مقابلہ ہو' ہم خوب لڑیں بالآخر وہ مجھے گرا لے اور قتل کر ڈالے' میری ناک کان کاٹے' میں اسی شکل میں تیرے سامنے حاضر ہوں۔ یااللہ! تو مجھ سے پوچھے کہ عبداللہ تیرے ناک کان کیوں کاٹے گئے؟ میں عرض کروں کہ تیری راہ میں اور تیرے رسول کی راہ میں اور تو فرمائے کہ سچ ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۴۲) سیدنا عبدالرحمٰن بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ

بیان کیا گیا ہے کہ یہ بدر میں حاضر تھے' ابو عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ عبداللہ مقتول خیبر کے بھائی ہیں' حویصہ و محیصہ ان کے چچا ہے۔

ایک دفعہ ان کو اثنائے راہ میں ایک قافلہ ملا جو مشکوں میں شراب لے جاتا تھا' انہوں نے سب مشکوں میں نیزہ سے چھید کر دیئے' پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا ہے کہ ہم شراب کو اپنے گھروں میں داخل کریں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۴۳) سیدنا عبداللہ بن سراقہ القرشی العدوی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن سراقہ بن معتمر بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب القرشی العدوی۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نسب نامہ میں عبداللہ بن قرط میں شامل ہو جاتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعب میں۔

ابن اسحاق نے ان کو اور ان کے بھائی عمرو بن سراقہ کو اہل بدر میں شمار کیا ہے مگر

موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر کا قول ہے کہ یہ بدر میں شامل نہ تھے' اُحد اور مشاہد مابعد میں برابر حاضر رہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۴۴) سیدنا عبداللہ بن سعید القرشی الاموری رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔

نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عبد مناف میں سلسلہ نسب جاملتا ہے' یہ عمدہ خوش انشاء نگار تھے' ان کو نبی اکرم ﷺ نے اہل مدینہ کی کتابت آموزی پر مقرر فرمایا تھا۔ ان کے مقام شہادت میں اختلاف ہے' کسی نے بدر کسی نے موتہ کسی نے یوم یمامہ تحریر کیا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۴۵) سیدنا عبداللہ بن سہیل بن عمرو القرشی العامری رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔

یہ ابو جندل رضی اللہ عنہ مشہور صحابی کے بڑے بھائی ہیں' قدیم الاسلام حبش کی ہجرت ثانیہ میں شامل تھے' پھر مکہ میں لوٹ آئے تھے' باپ نے ان کو پکڑ کر قید کر دیا تھا' پھر جنگ بدر میں لشکر کفار کے ساتھ مل کر میدان جنگ میں آئے اور پھر موقع پا کر کفار میں سے نکل کر اور صحابہ سے جا ملے اور کفار سے نبرد آزما ہوئے اور دیگر جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب محمدی رہے' ان کا شمار فضلائے صحابہ میں ہے' عہد نامہ حدیبیہ پر ان کے بھی دستخط بطور گواہ ہوئے تھے' فتح مکہ کے دن انہوں نے ہی اپنے باپ سہیل کے لیے نبی اکرم ﷺ سے امان حاصل کی تھی۔

سہیل بن عمرو وہی مشہور شخص ہیں جو حدیبیہ میں منجانب کفار بطور کمشنر معاہدہ کام کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سہل کو اللہ کی امان ہے' اسے ظاہر ہو جانا چاہیے۔ پھر فرمایا! سہیل میں ایسی عقل و شرف موجود ہے کہ حقیقت اسلام سے بے خبر نہیں رہ سکتا اور اسے پتہ بھی لگ گیا اس کی سابقہ حالت نے اسے کیا نفع دیا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے باپ کو سارا واقعہ سنا دیا۔ وہ بولا واللہ نبی اکرم ﷺ بچپن ہی سے احسان دوست رہے ہیں۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ یوم یمامہ میں سنہ ۱۲ھ کو بعمر ۳۰ سال شہید ہوئے تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۴۶) سیدنا عبداللہ بن عبدالاسد بن ہلال القرشی المخزومی رضی اللہ عنہ

ان کا سلسلہ نسب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کعب بن لوی میں شامل ہو جاتا ہے' ان کی والدہ برہ بنت عبدالمطلب ہیں' نبی اکرم ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی اور نبی اکرم ﷺ کے اور سیدالشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کے دودھ بھائی بھی ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا پہلے انہی کے نکاح میں تھیں۔

انہوں نے اول ہجرت حبشہ معہ زوجہ خود ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تھی پھر بدر میں آشامل ہوئے تھے' جمادی الاخری سنہ ۳ھ میں وفات پائی' نبی اکرم ﷺ نے ان کے نابالغ بچوں سلمہ' عمرو اور دختر زینب کی تربیت کی غرض سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۴۷) سیدنا عبداللہ بن مخرمہ رضی اللہ عنہ

بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبداود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی القرشی العامری نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ان کا نسب فہر نمبر۱ا میں شامل ہو جاتا ہے' ان کی والدہ ام نہیک بنت صفوان ہیں۔

یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں اور بقول ذوالہجرتین بھی ہیں۔ مواخات میں یہ اور فروہ بن عمرو بن ودقہ البیاضی دینی بھائی تھے۔ جنگ یمامہ میں بعمر ۴۱ سال شہید ہوئے۔

انہوں نے دعا کی تھی کہ الٰہی مجھے اس وقت تک موت نہ آئے جب تک میں اپنے بند بند کو تیری راہ میں زخم رسیدہ نہ دیکھ لوں' جنگ یمامہ میں ان کے جسم کے زخموں کا یہی حال تھا کہ جملہ مفاصل پر ضربات موجود تھیں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب ان کے پاس آخری وقت پہنچا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ روزہ داروں نے روزے کھول لیے ہیں؟ کہا ہاں' کہا میرے منہ میں پانی ڈال دو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما حوض پر گئے اور ڈول میں پانی لے کر آئے' دیکھا کہ وہ سانس پورے کر چکے تھے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

(۴۸) سیدنا عبداللہ بن مسعود الھذلی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر۔

ان کے والد مسعود ایام جاہلیت میں عبداللہ بن الحارث بن زہرہ کے حلیف بن گئے تھے' ان کی والدہ ام عبد بنت عبدود بھی صاہلہ بن کاہل کی نسل سے ہیں اور ان کی نانی قیلہ بنت الحارث بن زہرہ (زہریہ) ہیں۔

یہ قدیم الاسلام ہیں' سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کچھ پہلے مشرف باسلام ہوئے' ان کی اہلیہ فاطمہ بنت الخطاب رضی اللہ عنہا ہیں' انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عقبہ بن ابی معیط کا ریوڑ چرایا کرتے تھے' ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے پوچھا کچھ دودھ ہے' انہوں نے کہا ہاں! مگر میرا نہیں میں تو امانت دار ہوں' فرمایا! ایسی بکری لے آؤ جس پر نرنہ چڑھا ہو' یہ لے آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھن کو ہاتھ لگایا اور دودھ نکال لیا' خود بھی پیا اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی پلایا' بکری کا تھن پھر خشک ہو گیا' انہوں نے عرض کی کہ مجھے بھی یہ کام سکھلا دیا جائے' فرمایا! ہاں تم تو معلم جوان ہو۔

بعد ازاں ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتا پہناتے' آگے آگے چلا کرتے' خواب سے جگایا کرتے تھے' امام ابن عبدالبر نے ایک روایت بیان کی ہے جس میں ان کا نام بھی عشرہ مبشرہ میں آجاتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قرآن چار شخصوں سے سیکھو' ابن مسعود رضی اللہ عنہ' معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سالم مولی ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ۔

ایک بار انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی یہ آرزو پیش کی :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا لَّا یَرْتَدُّ وَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَمُرَافِقَةَ نَبِیِّكَ مُحَمَّدًا فِیْ اَعْلٰی جَنَّةِ الْخُلْدِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کی قبولیت کی بشارت عطا فرمائی۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ قد کے چھوٹے تھے' لمبے قد کا آدمی بیٹھا ہوا اور یہ کھڑے ہوئے برابر برابر نظر آیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے دن ابوجہل کو انہی کے ہاتھوں

سے قتل کرایا تھا۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ حلفاً بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق روایت اور عمل کا واقف ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر ہم کو کوئی معلوم نہیں۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں سے کتاب اللہ کا خوب عالم ہوں۔ قرآن مجید میں کوئی سورہ یا آیت نہیں مگر جانتا ہوں میں کہ وہ کب اتری اور کہاں اتری۔ ابووائل راوی کہتا ہے کہ ان کے اس بیان کا کسی نے انکار نہیں کیا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کو علم کی تھیلی کہا کرتے تھے' سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا منصب دار کر کے بھیجا تو اپنے فرمان میں اہل کوفہ کو یہ الفاظ لکھے تھے :

"میں عمار بن یاسر کو امیر اور ابن مسعود کو معلم و وزیر بنا کر بھیجتا ہوں' یہ دونوں اصحاب رسول میں سے نجباء میں شامل ہیں' اہل بدر ہیں' ان کی اقتداء کرو اور ان کی بات سنو' ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے لیے تو میں نے اپنی جان پر ایثار کیا ہے۔"

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد میں کوفہ سے مدینہ واپس پہنچ گئے تھے۔ اسی جگہ سنہ ۳۳ھ کو وفات پائی اور حسب وصیت رات ہی میں بقیع کے قبرستان میں دفن کیے گئے۔

مواخات مکہ میں ان کو سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا گیا تھا۔

ان کی زندگی میں باغیان عثمانی رضی اللہ عنہ کے فتنوں کی ابتداء ہو گئی تھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اگر لوگوں نے ان کو قتل کر دیا تو پھر ان کو ایسا خلیفہ نہ ملے گا۔

مرویات حدیث ۸۴۸' از اں جملہ متفق علیہ ۶۴' صرف بخاری میں ۲۱' صرف مسلم میں ۳۵ ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۴۹) سیدنا عبداللہ بن مظعون قرشی الجمحی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔
نہایت قدیم الاسلام ہیں' ان کے تین بھائی اور تھے : عثمان' سائب اور قدامہ۔
چاروں بھائی قدیم الاسلام ہیں' چاروں نے اول ہجرت حبشہ کی اور پھر ہجرت مدینہ' پھر شامل بدر ہوئے۔
عبداللہ بن مظعون نے سنہ ۳۰ھ میں بعمر ۶۰ سال وفات پائی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۵۰) سیدنا عبیدہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف قرشی المطلبی رضی اللہ عنہ

نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ان کا نسب عبدمناف میں شامل ہو جاتا ہے۔ مطلب وہاشم حقیقی بھائی تھے' یہ دونوں اور ان کی اولاد ہمیشہ متحد و متفق رہے۔
بزرگوار عبیدہ رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام ہیں یعنی دار ارقم کے تعلیم گاہ بنائے جانے سے پیشتر مشرف باسلام ہو چکے تھے' ہجرت مدینہ کے وقت طفیل اور حصین ان کے دونوں بھائی بھی رفیق سفر تھے۔
نبی اکرم ﷺ ان کی قدر و منزلت خاص طور پر فرمایا کرتے تھے۔ اہل بدر میں سب سے زیادہ عمر کے یہی تھے' ان کی پیدائش نبی اکرم ﷺ سے دس برس پہلے کی ہے۔ اسلام میں پہلا سردار جو اسی (۸۰) مہاجرین کے لشکر کے ساتھ دشمن کے تجسس میں بھیجا گیا' یہی ہیں۔
غزوہ بدر میں انہوں نے عناء عظیم برداشت کی اور مشہد کریم حاصل کیا۔
دشمن کے مقابلہ میں ان کا پاؤں کٹ گیا تھا' بدر سے ایک منزل پر واپس ہوتے ہوئے ان کا انتقال ہوا اور راہ ہی میں دفن ہوئے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اس راہ سے گزرے' ہمراہیوں نے عرض کیا کہ ادھر سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' ہاں کیوں نہ ہو یہاں ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کی قبر بھی تو ہے (ان کی کنیت ابو معاویہ ہے)۔
خوش اندام اور خوبرو تھے' بوقت شہادت ۶۳ سال کی عمر تھی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۵۱) سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف القرشی رضی اللہ عنہ

عبدالرحمٰن بن عوف بن عبد عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔

نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نسب میں کلاب نمبر۲ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

ان کی والدہ شفاء بنت عوف بھی قرشیہ زہریہ ہیں' واقعہ فیل سے دس سال بعد پیدا ہوئے' قدیم الاسلام ہیں' دارارقم میں آغاز تعلیم سے پیشتر مسلمان ہو چکے تھے' یہ ان دس صحابہ میں سے ہیں جن کو نبی اکرم ﷺ نے بشارت جنت عطا فرمائی تھی۔ یہ ان چھ میں سے ہیں جو خلافت کے اصحاب شوریٰ ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ان کو اَنْتَ اَمِیْنٌ فِی اَھْلِ السَّمَآءِ وَاَمِیْنٌ فِی اَھْلِ الْاَرْضِ فرمایا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو دومۃ الجندل کی طرف بنوکلب کی جانب بھیجا تھا اور اپنے ہاتھ سے ان کے سر پر عمامہ باندھا تھا اور فرمایا تھا کہ بسم اللہ جاؤ' جب فتح ہو جائے تو وہاں کے حکمران کی بیٹی سے شادی کر لینا۔

بدر میں حاضر تھے۔ جنگ اُحد میں ان کے جسم میں اکیس زخم آئے تھے' ایک زخم ٹانگ پر تھا جس کی وجہ سے یہ لنگڑانے لگے تھے۔ قریش میں سب سے زیادہ مالدار تھے اور سخی بھی اعلیٰ درجے کے تھے۔ ایک روز تیس غلام اللہ کی راہ میں آزاد کیے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے بعد امہات المومنین کے مصارف کے یہی کفیل تھے۔

ابن عیینہ نے بیان کیا ہے کہ جب ان کی میراث تقسیم ہونے لگی تو ان کی مطلقہ عورت کو (جسے مرض الموت میں طلاق دی تھی) 1/8 کے حصہ سوم میں سے ۸۳ ہزار روپیہ آیا تھا۔

نقدی کے علاوہ ایک ہزار اونٹ' تین ہزار بکریاں' ایک سو گھوڑا ورثہ میں چھوڑا تھا۔ انہوں نے سنہ ۳۱ھ میں یا سنہ ۳۲ھ میں بعمر ۷۲ سال مدینہ منورہ میں انتقال کیا تھا۔ ان کی اولاد حسب ذیل ہے:

نام زوجہ	اولاد
تماضر بنت الاصبغ	ابو سلمہ فقیہہ
ام کلثوم بنت عتبہ	محمد' سالم وام القاسم

ام کلثوم بن عتبہ	ابراہیم' حمید' اسماعیل
بحیرہ بنت ہانی	عروہ جو افریقہ میں شہید ہوئے
سہلہ بنت سہیل بن عمرو العامری	سالم اصغر
ام حکم بنت قارظہ بن خالد	ابوبکر
بنت انس بن رافع انصاری	عبداللہ اکبر (شہید افریقہ) قاسم
اسماء بنت سلامت بن مخرمہ	عبداللہ' اصغر' عبدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن
نفیسہ	مصعب
محبہ بنت یزید بن سلامت	سہیل
غزال بنت کسریٰ (مدائن میں گرفتار ہوئی)	عثمان
بادیہ بنت غیلان	جویریہ (زوجہ مسور بن مخرمہ)
سہلہ صغریٰ بنت عاصم بن عدی	محمد' محسن' زید

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کے لیے چھ بزرگوں کو شوریٰ میں داخل کیا اور ان ہر شخص کو مستحق خلافت فرمایا تھا۔ علی رضی اللہ عنہ' عثمان رضی اللہ عنہ' طلحہ رضی اللہ عنہ' زبیر رضی اللہ عنہ' سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ۔

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کو' طلحہ رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اور سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو اپنی اپنی رائے کا وکیل کر دیا۔ اب چھ میں سے علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

هَلْ لَكُمْ اَنْ اَخْتَارَكُمْ وَ اَنْتَفِی مِنْهَا۔

"میں تو الگ ہوتا ہوں اور تم کو تو تمہارا فیصلہ کر دیتا ہوں"

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

اَنَا اَوَّلُ مَنْ رَضِیَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَنْتَ اَمِیْنٌ فِی اَهْلِ السَّمَآءِ وَاَمِیْنٌ فِی اَهْلِ الْاَرْضِ۔

"سب سے پہلے میں رضامندی کا اظہار کرتا ہوں کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) آسمان والوں میں بھی امین ہے اور زمین والوں میں بھی۔"

اس کے بعد انہوں نے امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کو ترجیح دی اور ان کے ہاتھ پر سب کی بیعت ہو گئی۔

مرویات حدیث ۶۵' متفق علیہ ۲' صحیح بخاری ۵ ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۵۲) سیدنا عبد یالیل بن ناشب اللیثی رضی اللہ عنہ

بنو سعد بن لیث کے قبیلہ سے ہیں' بنو عدی بن کعب کے حلیف تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے' خلافت فاروق رضی اللہ عنہ میں وفات پائی' انتہائی ضعیف تھے۔ رضی اللہ تعالی عنہ

(۵۳) سیدنا عمرو بن الحارث بن زہیر القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

عمرو بن (یا عمر) حارث بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر۔

ان کا نسب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فہر نمبرا کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں' مکہ میں اسلام لائے اور حبشہ کو ہجرت دوم میں ہجرت فرمائی۔ عقبہ نے ان کو اہل بدر میں شمار کیا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۵۴) سیدنا عمرو بن سراقہ القرشی العدوی رضی اللہ عنہ

یہ عبداللہ بن سراقہ کے بھائی ہیں' جن کا نسب نامہ لکھا جا چکا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مرہ نمبر۷ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ بدر' احد اور دیگر جملہ مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر رہے۔ امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔

مزید حالات از مرتب: عمرو نام' والد کا نام سراقہ تھا' ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے: عمرو بن سراقہ بن معتمر بن انس بن اداہ بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی قرشی عدوی۔

یہ ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جو اسلام کے ابتدائی دور میں مشرف باسلام ہوئے۔ یہ مہاجرین میں سے ہیں' ہجرت مدینہ کی۔ رفاعہ بن عبدالمنذر کے ہاں مہمان ہوئے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں آپ کے ہمرکاب رہے۔ بدر' احد اور

خندق میں شرف جہاد حاصل کیا۔ یہ بڑے غزوات کے ساتھ ساتھ چھوٹے سرایا میں بھی شامل ہوتے رہے۔

عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک سریہ میں عمرو بن سراقہ رضی اللہ عنہ ہمارے ساتھ تھے' راستہ میں فاقہ کی نوبت آگئی۔ عمرو چھریرے بدن کے نازک اندام اور لمبے آدمی تھے۔ اس لیے ان کی حالت زیادہ نازک ہو گئی' پیٹ پر پتھر باندھ کر چلنے کے قابل ہوئے۔

ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں انہوں نے وفات پائی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۵۵) سیدنا عمرو بن ابی عمرو بن شداد القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

ابو شداد کنیت رکھتے تھے' بنو ضبہ میں سے اور اولاد حارث بن فہر میں سے ہیں۔ ۳۲ سالہ تھے جب غزوہ بدر میں شامل ہوئے' ۳۶ سالہ تھے جب گیتی ناپائیدار سے انتقال فرمایا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۵۶) سیدنا عمرو بن ابی سرح بن ربیعہ القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

عمرو بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن عتبہ بن حارث بن فہر۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فہر نمبر ۸ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ابو سعید کنیت ہے' یہ اور ان کے بھائی وہب بن ابی سرح مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ دونوں بھائی بدری ہیں' اُحد وخندق ودیگر مشاہد میں بھی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

سنہ ۳۰ھ کو مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۵۷) سیدنا عثمان بن مظعون القرشی الجمحی رضی اللہ عنہ

عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح بن عمرو بن مصیص۔

ابو السائب کنیت کرتے تھے' ان کی اہلیہ صخیلہ بنت العنبس کا نسب بھی جمح میں جا کر

شامل ہو جاتا ہے' سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ۱۳ آدمیوں کے داخل اسلام ہوئے۔
ہجرت حبشہ و مدینہ کا شرف حاصل کیا' بدر میں حاضر ہوئے' بدر کے بعد ان کا انتقال داخلہ مدینہ سے ۲۲ ماہ بعد ہوا' مہاجرین میں سے پہلے شخص ہیں جو مدینہ میں فوت ہوئے اور پہلے شخص ہیں جو جنت البقیع میں مدفون ہوئے' غسل و کفن کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ان کی پیشانی کو چوم لیا تھا' ایک عورت نے یہ دیکھا تو کہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو جنت مبارک ہو' نبی اکرم ﷺ نے ادھر تیز نگاہوں سے دیکھا اور پوچھا تجھے اس کا پتہ کیونکر ہوا' اس حدیث میں یہ تعلیم دی گئی کہ کسی شخص کو جنتی کہنے کا منصب صرف اللہ اور رسول کو ہے' دوسرا شخص قرآن یا قیاس سے ایسا حکم نہیں لگا سکتا۔
سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فضلا (صحابہ) میں سے تھے' انہوں نے ایام جاہلیت میں ہی شراب کو چھوڑ دیا تھا۔ کسی نے ان سے وجہ پوچھی' کہا میں کیوں ایسا کام کروں کہ اپنی عقل کھو بیٹھوں اور ادنیٰ ادنیٰ درجہ کے شخص کو ہنسنے کا موقعہ دوں' بیٹی بہن کی تمیز سے بھی جاتا رہوں۔
انہوں نے ازراہ زہد خصی بننے کا ارادہ کر لیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا۔ فرمایا روزے زیادہ رکھا کرو۔ ان کی موت پر ان کی بیوی کے یہ اشعار ہیں :

یاعین جودی بدمع غیر ممنون	علی زریه عثمان ابن مظعون
علی امری کان فی رضوان خالقه	طوبی له من فقیدالشخص مدفون
طاب البقیع له سکنی وغرقده	واشرقت ارضه من بعد تفتین
واورث القلب حزنًا لا انقطاع له	حتی الحمات وما ترقی له شیونی

نبی اکرم ﷺ نے ان کی قبر پر شناخت کے لیے ایک پتھر کھڑا کروا دیا تھا۔ جب ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو ان کو بھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے دفنایا تھا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۵۸) سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

ان کے والد یاسر رضی اللہ عنہ کا نسب عنس بن مالک سے جا ملتا ہے' یہ عرنی قحطانی مذحجی الاصل ہیں' یاسر کا ایک بھائی گم ہو گیا تھا' اس کی تلاش میں یاسر اور حارث اور مالک

تینوں بھائی مکہ پہنچے' حارث اور مالک تو یمن کو واپس چلے گئے اور یاسر مکہ میں ٹھہر گئے اور ابوحذیفہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم کے حلیف بن گئے' ابوحذیفہ نے ان کا نکاح اپنی لونڈی سمیہ بنت خیاط سے کر دیا' جب عمار پیدا ہوئے تو سمیہ کو آزاد کر دیا گیا' اس مناسب سے آپ کو مخزومی بھی کہتے ہیں۔

یاسر اور سمیہ اور عمار تینوں اسلام میں ابتداء ایام ہی میں داخل ہو گئے تھے۔ سمیہ وعامر نے اسلام کے لیے سخت ترین تکلیف کو برداشت کیا۔ خاتون سمیہ پہلی خاتون ہیں جو اسلام کے لیے قتل کی گئیں۔

سیدنا عمار بن یاسر مہاجرین اولین میں سے ہیں' ذوالہجرتین اور نماز گزار قبلتین ہیں۔ جنگ بدر میں حاضر تھے اور ان کو سخت امتحان دینا پڑا تھا۔ جنگ یمامہ میں بھی خصوصیت کے ساتھ انہوں نے تکالیف شاقہ کو برداشت کیا تھا۔ اسی جنگ میں ان کا ایک کان اڑ گیا تھا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جنگ یمامہ میں سیدنا عمار رضی اللہ عنہ زخم خوردہ ایک پتھر پر پڑے ہوئے تھے' خون جاری تھا اور وہ بآواز بلند کہہ رہے تھے مسلمانو! کدھر جا رہے ہو' کیا جنت سے بھاگتے ہو' ادھر آؤ میں عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہ) ہوں۔

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عمر میں نبی اکرم ﷺ کا ہم سن ہوں۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ قدموں تک (کانوں تک) ایمان سے بھرپور رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ کے مصداق عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔ امیرالمؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ عمار رضی اللہ عنہ آئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! مَرْحَباً بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ۔

عبدالرحمٰن بن ابزی کہتے ہیں کہ جنگ صفین میں امیرالمؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیعت الرضوان والے ۸۰۰ بزرگ آدمی تھے' جن میں سے ۶۳ شہید ہوئے تھے' عمار رضی اللہ عنہ بھی شہداء میں تھے۔

امیرالمؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو گورنر کوفہ بنایا تھا اور اپنے فرمان میں لکھا تھا کہ عمار رضی اللہ عنہ کو حاکم اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو وزیر و معلم بنا کر بھیجتا ہوں' ان کی

اطاعت واقتدا کرو۔

نبی اکرم ﷺ نے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا : تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ "تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔"

صفین میں داد شجاعت دے رہے تھے کہ انھوں نے پانی مانگا' ان کے سامنے دودھ پیش کیا گیا' دودھ پی کر کہا اَلْيَوْمَ اَلْقَى الْاَحِبَّة۔ "آج پیارے دوستوں سے ملاقات ہوگی" کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تیری آخری خوراک دودھ ہو گی۔ ایک اور عورت دودھ لے آئی' وہ بھی پیا اور فرمایا! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْجَنَّةُ تَحْتَ الْاَسِنَّةِ "جنت تو نیزوں کے نیچے ہے۔"

ایک حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : ہر ایک نبی کو وزراء' رفقاء و نجباء سات سات ملتے رہے' مجھے چودہ ملے ہیں۔ سیدنا حمزہ' سیدنا جعفر' سیدنا ابوبکر' سیدنا عمر' سیدنا علی' سیدنا حسن و حسین' سیدنا عبداللہ بن مسعود' سیدنا عمار' سیدنا ابوذر' سیدنا حذیفہ' سیدنا مقداد' سیدنا بلال رضی اللہ عنہم۔

جنگ صفین بماہ ربیع الآخر ۳۷ھ کو ہوا' عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی عمر بوقت شہادت قریب نوے سال تھی۔ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ہم سن ہیں کہ ان کی عمر ۸۹ سال شمار آتی ہے۔

مرویات حدیث ۶۲' متفق علیہ ۲' صرف بخاری میں ۳ اور مسلم میں صرف ایک ہے' رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

(۵۹) سیدنا عمیر بن ابی وقاص القرشی الزہری رضی اللہ عنہ

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (احد العشرۃ المبشرۃ) کے بھائی ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے ان کو چھوٹا سمجھا اور واپس کر دینے کا ارادہ فرمایا۔ یہ رونے لگ گئے' نبی اکرم ﷺ نے اجازت جہاد عطا فرمائی۔ لڑے اور شہید ہو گئے' اس وقت عمر مبارک ۱۶ سال کی تھی۔

مزید حالات از مرتب: ان کا نسب نامہ یہ ہے : عمیر بن ابی وقاص بن وہیب بن سفیان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی القرشی۔

ان کی والدہ کا نام حمنہ بنت سفیان ہے۔ ان کے بھائی سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فاتح ایران ہیں۔ ان کے بڑے بھائی سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ابتداء ہی میں مسلمان ہو گئے تو انہوں نے بھی عہد طفولیت میں اسلام کو قبول کر لیا۔ جب ہجرت مدینہ کی تو ان کی عمر صرف چودہ سال تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی دل بستگی کے لیے سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی سیدنا عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ سے اسلامی اخوت کا رشتہ قائم فرمایا' یہ دونوں تقریباً ہم عمر تھے۔
'رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶۰) سیدنا عمیر بن عوف مولیٰ سہیل بن عمر العامری رضی اللہ عنہ

مکہ میں پیدا ہوئے' سہیل بن عمرو کے مولیٰ آزاد کردہ غلام تھے۔ بدر' احد' خندق اور دیگر مشاہد نبوی ﷺ میں حاضر تھے' خلافت فاروقی میں وفات پائی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶۱) سیدنا عقبہ بن وہب رضی اللہ عنہ

ابن وہب بھی مشہور ہیں اور ابن ابی وہب بھی' ان کا سلسلہ نسب اسد بن خزیمہ سے جا ملتا ہے۔ بدر میں خود بھی حاضر تھے اور ان کے بھائی شجاع بن وہب بھی حاضر تھے۔ یہ دونوں بنو عبد شمس کے حلیف تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶۲) سیدنا عوف بن اثاثہ قرشی المطلبی رضی اللہ عنہ

عوف بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف بن قصی۔
مسطح کے عرف سے زیادہ مشہور ہیں' ان کی والدہ سلمیٰ بنت ابو رہم بھی مطلبی ہیں' ان کی نانی ریطہ بنت صخر بن عامر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔ بدر میں حاضر تھے' سنہ ۳۴ھ میں بعمر ۵۶ سال انتقال کیا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶۳) سیدنا عیاض بن زہیر بن ابو شداد القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

ابو سعید کنیت' مہاجرین حبشہ میں سے ہیں' ان کا نسب یہ ہے : عیاض بن زہیر بن ابو شداد بن ربیعہ بن ہلال بن وہب بن ضبہ بن حارث بن فہر۔

یہ عیاض بن غنم کے چچا ہیں اور ابن غنم کے کارنامے فتوحات شام میں بہت مشہور ہیں۔ عیاض بن زہیر کا انتقال سنہ ۳۰ھ کو شام میں ہوا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۶۴) سیدنا قدامہ بن مظعون القرشی الجمحی رضی اللہ عنہ

قدامہ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔

ابو عمرو کنیت کرتے تھے' مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ اپنے برادران عثمان و عبداللہ کی معیت میں ہجرت کی تھی۔ ام المؤمنین سیدہ حفصہ بن عمر رضی اللہ عنہا کے ماموں بھی یہی ہیں' ان کی والدہ بھی بنو جمح سے تھی۔

بدر اور جملہ مشاہد میں برابر حاضر رہے۔

ان کی بہن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے گھر میں اور سیدہ صفیہ بن الخطاب ان کے گھر میں تھی۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو حاکم بحرین بنا دیا تھا' پھر وہاں سے معزول کر کے عثمان بن ابو العاص کو ان کا جانشین بنایا تھا۔ وجہ معزول یہ بیان کی جاتی ہے کہ جارود سید قبیلہ عبدالقیس نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے آکر عرض کیا کہ قدامہ نے شراب پی ہے اور میں نے اس کی اطلاع کا آپ تک پہنچانا فرض شرعی سمجھا ہے۔ سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا کوئی آدمی دوسرا گواہ؟ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آکر یہ شہادت دی کہ میں نے اسے پیتے نہیں دیکھا' میں نے اسے نشہ میں دیکھا اور وہ قے کر رہا تھا۔ فرمایا تم تو گہرے لفظوں میں شہادت دیتے ہو۔

بعد ازاں قدامہ رضی اللہ عنہ کو حاضری کا حکم دیا گیا۔ قدامہ آگئے تو جارود نے کہا اس پر حد جاری کی جائے۔ سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا تم مدعی ہو یا گواہ ہو؟ جارود نے کہا گواہ ہوں۔ پھر کہا کہ اس پر حد جاری کی جائے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا تم مدعی معلوم ہوتے ہو اور گواہ ایک رہ جاتا ہے۔ جارود نے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں' سیدنا عمر

فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ زبان بند کرو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔ جارود بولا بخدا یہ تو ٹھیک نہیں کہ آپ کا ابن العم شراب پئے اور شامت ہماری آئے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر آپ کو ہماری شہادت میں شک ہے تو دختر ولید یعنی اہلیہ قدامہ سے دریافت کر لیجئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہند بن الولید کے پاس معتبر شخص کو بھیجا اور قسم دے کر دریافت کیا' اس نے شوہر کے خلاف شہادت دے دی۔

اب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قدامہ سے کہا کہ تم پر حد جاری کی جائے گی۔ قدامہ رضی اللہ عنہ بولے اچھا اگر یہی بات ہے جیسا کہا جاتا ہے کہ میں نے شراب پی تب بھی مجھ پر حد نہیں لگائی جاسکتی۔ سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیوں؟ قدامہ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

﴿ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ﴾

سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے اس کے معنی میں غلطی کھائی ہے۔ اگر تو تقویٰ اختیار کرتا تو حرام شے سے پرہیز کرتا۔

بعد ازاں عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شوریٰ کا اجلاس بلایا اور دریافت کیا کہ قدامہ پر حد جاری کرنے میں ان کی رائے کیا ہے؟ سب نے کہا کہ جب تک وہ بیمار ہے اس پر حد نہ لگنی چاہیے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ چند روز خاموش رہے' پھر عمر رضی اللہ عنہ نے شوریٰ میں پوچھا اور لوگوں نے کہا کہ ابھی اسے درد کی شکایت ہے حد نہ چاہیے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ کوڑے کھاتا ہوا اللہ سے جا ملے تو مجھے زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے' اس سے کہ میں اللہ کے سامنے حاضر ہوں اور اس کی جواب دہی میری گردن پر ہو۔ اچھا کوڑہ لاؤ پورا پورا۔ بعد ازاں قدامہ کو حد لگائی گئی' قدامہ نے اس روز سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بولنا چھوڑ دیا۔ بعد ازاں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حج کو گئے تو قدامہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خواب سے اٹھے تو کہا کہ قدامہ کو لاؤ' مجھے اس خواب میں کہا گیا ہے کہ قدامہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لو۔ قدامہ رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور بات چیت کی گئی اور بالآخر صلح صفائی ہو گئی۔

قدامہ رضی اللہ عنہ سنہ ۳۶ھ کو بعمر ۶۸ سال فوت ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶۵) سیدنا کثیر بن عمرو السلمی رضی اللہ عنہ

یہ حلفاء بنو اسد میں سے ہیں' ابن اسحاق کہتے ہیں کہ بدر میں کثیر بن عمرو اور ان کے دونوں بھائی مالک بن عمرو اور ثقیب بن عمرو بھی شریک ہوئے تھے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ کثیر نام صرف ایک ہی روایت میں آیا ہے اور ممکن ہے کہ کثیر ہی کا لقب ثقب ہو' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶۶) سیدنا کناز بن حصین ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ

ان کا نسب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مضر میں شامل ہو جاتا ہے۔ کناز اور ان کے فرزند مرثد دونوں بدری ہیں اور ابو مرثد امیر حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف ہیں اور کبار صحابہ میں سے ہیں۔

مرثد یوم الرجیع کو شہید ہوئے اور ان کے والد ابو مرثد نے سنہ ۱۲ھ کو خلافت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میں بعمر ۶۶ سال انتقال کیا' مواخات میں یہ عبادہ بن صامت کے بھائی تھے' ان کے پوتے انیس بن مرثد بھی صحابی ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶۷) سیدنا مالک بن امیہ بن عمرو السلمی رضی اللہ عنہ

یہ بنو اسد بن خزیمہ کے حلیف ہیں' بدر میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶۸) سیدنا مالک بن ابو خولی الجعفی رضی اللہ عنہ

مالک بن ابو خولی بن عمر بن خثیمہ بن حارث معاویہ بن عوف بن سعد بن جعف (من حج) یہ بنو عدی بن کعب کے حلیف ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے' ان کے بھائی خولی بن ابو خولی بھی بدری ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶۹) سیدنا مالک بن عمرو السلمی رضی اللہ عنہ

یہ بنو عبد شمس کے حلیف ہیں' بدر میں حاضر تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے' ان کے بھائی ثقف بن عمرو اور مدلج بن عمرو بن بدری ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۷۰) سیدنا مالک بن عمیلہ بن السباق رضی اللہ عنہ

یہ بنو عبد الدار میں سے ہیں۔ امام موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بدریوں میں شمار کیا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۷۱) سیدنا محرز بن نضلہ الاسدی رضی اللہ عنہ

محرز بن نضلہ بن عبد اللہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد۔
یہ بنو اسد بن خزیمہ میں سے ہیں' بنو عبد شمس کے حلیف تھے' بنو عبد الاشہل ان کو اپنا حلیف بتایا کرتے تھے۔ بدر' اُحد اور خندق میں حاضر تھے' غزوہ ذی قرہ سنہ ۶ھ میں انہوں نے بڑے کارنامے دکھلائے اور مسعدہ بن حکمہ کے ہاتھ سے شربت شہادت نوش فرمایا' اس وقت ان کی عمر ۳۷ سال کی تھی۔ ان کا لقب اخرم ہے۔

مزید حالات از مرتب: سیدنا محرز سفید رنگ کے حسین' خوبصورت اور بہادر نوجوان تھے۔ یہ مومنین سابقین میں سے ہیں۔ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے۔ انصار کے قبیلہ عبد الاشہل نے ان کو اپنا حلیف بنا لیا۔ ان کی سیدنا عمار بن حزم رضی اللہ عنہ سے اسلامی اخوت قائم ہوئی۔

غزوہ بدر' اُحد اور خندق میں نہایت شجاعت اور بہادری سے لڑے۔

خواب : شہادت سے چند دن پہلے انہوں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان کے دروازے ان کے لیے کھول دیئے گئے ہیں اور وہ عالم بالا کی سیر کرتے ہوئے ساتویں آسمان اور سدرۃ المنتہٰی تک پہنچ گئے ہیں پھر ان سے کہا گیا یہ تمہارا مسکن ہے۔

دوسرے دن انہوں نے یہ خواب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ انہوں نے اس خواب کی تعبیر یہ فرمائی کہ تمہیں شہادت کی مبارک ہو۔ چنانچہ چند دن بعد غزوہ ذی

قرد کی شہادت نے ان کو سدرۃ المنتھٰی کے دائمی سکن میں پہنچا دیا۔

شہادت : ان کی شہادت کا واقعہ اس طرح ہے کہ بنو فزارہ نے مدینہ کی چراگاہ میں نبی اکرم ﷺ کے اونٹوں پر چھاپہ مارا اور گلہ بان کو قتل کر کے اونٹوں کو اپنے ساتھ لے چلے۔ سیدنا سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ موقع واردات کے قریب موجود تھے' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے غلام سیدنا رباح رضی اللہ عنہ کو گھوڑے پر سوار کر کے اطلاع کے لیے مدینہ بھیجا اور خود پہاڑ پر چڑھ کر دیر تک تما تیروں اور پتھروں سے ان غارت گروں کا مقابلہ کرتے رہے۔ اسی اثناء میں درختوں کے جھنڈ سے نبی اکرم ﷺ کے سوار نکلتے ہوئے نظر آئے۔ سب سے آگے سیدنا محرز بن نضلہ اسدی رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے پیچھے سیدنا ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ اور سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ تھے۔ سیدنا سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے سیدنا محرز بن نضلہ الاسدی رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی لگام پکڑ کر کہا آگے نہ بڑھو' مجھے ڈر ہے کہ تم گھیرے جاؤ گے تو سیدنا محرز رضی اللہ عنہ بولے سلمہ! اگر تم اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو تو میری شہادت میں حائل نہ ہو۔ سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ نے باگ چھوڑ دی اور وہ گھوڑا دوڑاتے ہوئے عبدالرحمٰن فزاری کے سامنے جا کھڑے ہوئے اور ایک ایسا وار کیا کہ عبدالرحمٰن کا گھوڑا کٹ کر ڈھیر ہو گیا لیکن اس کا نیزہ بھی خالی نہ گیا' سیدنا محرز رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ وہ اچھل کر سیدنا محرز رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ پیچھے موجود تھے' انہوں نے اس کو واصل جہنم کر کے ان کا انتقام لیا۔

شہادت کے وقت سیدنا محرز بن نضلہ رضی اللہ عنہ کی عمر تقریباً ۳۷ سال یا ۳۸ سال تھی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۷۲) سیدنا مدلاج بن عمرو السلمی رضی اللہ عنہ

مدلاج (یا مدلج) بنو عبد شمس کے حلیف ہیں' بدر میں معہ برادران خود مالک بن عمرو و ثقیف بن عمرو حاضر تھے۔ بدر کے علاوہ مدلاج دیگر مشاہد میں بھی ہمرکاب نبوی حاضر تھے' سنہ ۵۰ھ میں انتقال ہوا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۷۳) سیدنا مرثد بن ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ

مرثد بن ابو مرثد (کناز) بن حصین ان کا نسب غیلان بن مصر تک جا ملتا ہے۔
مرثد مواخات میں اوس بن صامت کے بھائی تھے' بدر اور احد میں حاضر تھے۔ واقعہ رجیع سنہ ۳ھ میں شہید ہوئے۔ اس واقعہ کی بھی ابتدا یوں ہوئی کہ قضل اور قارہ اور لحیان کے اشخاص نے رسول اللہ ﷺ سے التماس کی کہ ہمارے قبائل کی تعلیم اور تبلیغ کے لیے چند اہل علم کو مقرر فرمایا جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے چند صحابہ کو جس میں مرثد رضی اللہ عنہ اور عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ اور خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ اور خالد بن بکیر رضی اللہ عنہ اور زید بن دشنہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہ شامل تھے مامور فرما دیا۔ مرثد رضی اللہ عنہ یا بقول بعض عاصم رضی اللہ عنہ ان کے سردار تھے۔ جب یہ صحابہ اور یہ غدار لوگ ہذیل کے علاقہ میں پہنچ گئے تو انہوں نے ہذیل سے جمعیت حاصل کر کے صحابہ پر حملہ کر دیا۔ مرثد وعاصم وخالد رضی اللہ عنہم تو مقابلہ کرتے کرتے شہید ہو گئے اور خبیب وزید وعبداللہ رضی اللہ عنہم اسیر ہوئے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ راہ میں سے بھاگ گئے اور بالآخر کفار کے پتھراؤ سے شہید ہوئے اور خبیب اور زید رضی اللہ عنہما پھانسی پر لٹکائے گئے۔

سیدنا مرثد بڑے بہادر پہلوان تھے' ان کی عادت تھی کہ مکہ مکرمہ میں چھپ چھپا کر آتے اور ان مسلمان اسیروں میں سے جن کو کفار نے صرف جرم اسلام میں قید کیا ہوا تھا ایک قیدی کو جیل سے نکال کر لے جاتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ یہ مکہ میں اسی غرض سے آئے' ان کو راستہ میں عناق مل گئی۔ یہ ایک بدچلن عورت تھی اور قبل از اسلام اس کے تعلقات مرثد رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت گہرے رہے تھے۔ ان کو دیکھ کر پہچان گئی' بولی مرثد رضی اللہ عنہ ہو' انہوں نے کہا ہاں! بولی خوب میرے ساتھ چلو' وہیں رات کو آرام کرنا۔ مرثد رضی اللہ عنہ نے کہا عناق تو کس خیال میں ہے' میں مسلمان ہوں اور اسلام میں زنا حرام ہے۔ یہ سنتے ہی عورت کے تیور بدل گئے' گلی چلانے لوگو آؤ تمہارا مجرم موجود ہے جو قیدیوں کو نکال لے جایا کرتا ہے۔ یہ سن کر آٹھ آدمی ان کے پیچھے بھاگے' یہ ایک غار میں جا چھپے۔ دشمن بھی وہاں تک پہنچ گیا' مگر وہ ان کو نہ دیکھ سکے۔ وہ واپس چلے گئے تو یہ کچھ عرصہ سستا کر پھر مکہ چلے گئے اور بھاری بھرکم قیدی کو جیل سے اپنے کندھے پر اٹھا کر نکال لائے اور بخیریت تمام مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

(۷۳) سیدنا مرثد بن ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ

مرثد بن ابو مرثد (کناز) بن حصین ان کا نسب غیلان بن معصر تک جا ملتا ہے۔
مرثد مواخات میں اوس بن صامت کے بھائی تھے' بدر اور احد میں حاضر تھے۔ واقعہ رجیع سنہ ۳ھ میں شہید ہوئے۔ اس واقعہ کی بھی ابتدا یوں ہوئی کہ عضل اور قارہ اور لحیان کے اشخاص نے رسول اللہ ﷺ سے التماس کی کہ ہمارے قبائل کی تعلیم اور تبلیغ کے لیے چند اہل علم کو مقرر فرمایا جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے چند صحابہ کو جس میں مرثد رضی اللہ عنہ اور عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ اور خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ اور خالد بن بکیر رضی اللہ عنہ اور زید بن وثنہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہ شامل تھے مامور فرمادیا۔ مرثد رضی اللہ عنہ یا بقول بعض عاصم رضی اللہ عنہ ان کے سردار تھے۔ جب یہ صحابہ اور یہ غدار لوگ ہذیل کے علاقہ میں پہنچ گئے تو انہوں نے ہذیل سے جمعیت حاصل کر کے صحابہ پر حملہ کر دیا۔ مرثد وعاصم وخالد رضی اللہ عنہم تو مقابلہ کرتے کرتے شہید ہو گئے اور خبیب وزید وعبداللہ رضی اللہ عنہم اسیر ہوئے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ راہ میں سے بھاگ گئے اور بالآخر کفار کے پتھراؤ سے شہید ہوئے اور خبیب اور زید رضی اللہ عنہما پھانسی پر لٹکائے گئے۔

سیدنا مرثد بڑے بہادر پہلوان تھے' ان کی عادت تھی کہ مکہ مکرمہ میں چھپ چھپا کر آتے اور ان مسلمان اسیروں میں سے جن کو کفار نے صرف جرم اسلام میں قید کیا ہوا تھا ایک قیدی کو جیل سے نکال کر لے جاتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ یہ مکہ میں اسی غرض سے آئے' ان کو راستہ میں عناق مل گئی۔ یہ ایک بدچلن عورت تھی اور قبل از اسلام اس کے تعلقات مرثد رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت گہرے رہے تھے۔ ان کو دیکھ کر پہچان گئی' بولی مرثد رضی اللہ عنہ ہو' انہوں نے کہا ہاں! بولی خوب میرے ساتھ چلو' وہیں رات کو آرام کرنا۔ مرثد رضی اللہ عنہ نے کہا عناق تو کس خیال میں ہے' میں مسلمان ہوں اور اسلام میں زنا حرام ہے۔ یہ سنتے ہی عورت کے تیور بدل گئے' گئی چلانے لوگو آؤ تمہارا ملزم موجود ہے جو قیدیوں کو نکال لے جایا کرتا ہے۔ یہ سن کر آٹھ آدمی ان کے پیچھے بھاگے' یہ ایک غار میں جا چھپے۔ دشمن بھی وہاں تک پہنچ گیا' مگر وہ ان کو نہ دیکھ سکے۔ وہ واپس چلے گئے تو یہ کچھ عرصہ سستا کر پھر مکہ چلے گئے اور بھاری بھرکم قیدی کو جیل سے اپنے کندھے پر اٹھا کر نکال لائے اور بخیریت تمام مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

ان کا بیان ہے کہ میں نے مدینہ منورہ پہنچ کر نبی اکرم ﷺ سے التماس کی کہ میں عناق سے نکاح کر لوں' اس وقت تو نبی اکرم ﷺ نے جواب نہ دیا مگر بعد میں آیت اتری: اَلزَّانِی لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوْ مُشْرِکَۃً. نبی اکرم ﷺ نے ان کو بلا کر یہ آیت بھی سنائی اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تم ان سے نکاح نہ کرنا۔

اس قصہ میں ان لوگوں کے لیے سخت عبرت ہے جو غیر عورتوں کی محبت کا یقین کر لیا کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ غیر عورت کی چاہت اور لگاوٹ اسی وقت تک رہتی ہے جب تک اسے یہ گمان رہتا ہے کہ وہ اس مرد سے عیش کر سکے گی۔ جہاں عورت کو یہ پتہ لگ جائے کہ اب وہ اس کام سے دور رہے گا' اس وقت عورت کی ساری محبت فوراً ہی غصہ' انتقام اور کینہ کشی سے مبدل ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کے قصہ میں بھی یہی بات سکھلائی ہے۔ کہاں تو امراۃ العزیز کی وہ شیفتگی' وہ عشق اور کہاں سیدنا یوسف علیہ السلام کو پاک باز معلوم کرنے کے بعد یہ نفرت کہ شوہر کو کہہ کر ان کو جیل بھجوا دیا اور پھر کبھی بات بھی نہ پوچھی فقط' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۷۴) سیدنا مسعود بن الربیع القاری رضی اللہ عنہ

ان کے والد کا نام ربیع اور ربیعہ بیان کیا گیا ہے۔ ان کو قاری اس لیے کہتے ہیں کہ بنو قارہ میں سے تھے' یہ قبیلہ خزیمہ بن مدرکہ کی شاخ ہے۔ یہ اس وقت اسلام لائے کہ ابھی نبی اکرم ﷺ نے دارالارقم میں خفیہ تعلیم کا آغاز نہ فرمایا تھا۔ مواخات میں یہ عبید بن تیہان کے بھائی ہیں۔

سنہ ۳۰ھ کو بعمر زائد از ساٹھ سال انتقال فرمایا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۷۵) سیدنا مصعب بن عمیر القرشی العبدری رضی اللہ عنہ

مصعب بن عمیر بن ہاشم بن مناف بن عبدالدار بن قصی۔

نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نسب میں قصی میں شامل ہو جاتے ہیں۔

نوجوانان مکہ میں سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ جوانی و رعنائی' خوش پوشی و ناز پروردگی میں مشہور تھے۔ والدین کے لاڈلے تھے' ماں کو ہمیشہ یہ خیال رہتا کہ مکہ بھر میں انہی کا لباس سب

سے قیمتی ہو اور ان کا ہی عطر سب سے زیادہ خوشبودار ہو۔
نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے :
مَا رَأَيْتُ بِمَكَّةَ اَحْسَنُ لُمَّةً وَلاَ اَرَقُ حُلَّةً وَلاَ اَنعَمُ نِعْمَةً مِنْ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ۔

ان کا اسلام دار ارقم میں ہوا' والدین کے خوف سے اظہار اسلام نہ کرتے تھے' آخر ایک روز عثمان بن طلحہ نے ان کو نماز پڑھتے دیکھ لیا اور انہوں نے قوم کو ان کا مسلمان ہونا بتا دیا۔ ماں باپ اور قوم سب بگڑ گئے' ان کو قید کر دیا۔ ان کو موقع ملا تو زنداں سے نکلے اور حبشہ کے مہاجرین اولی میں شامل ہو گئے اور کچھ عرصہ بعد پھر مکہ مکرمہ میں واپس آ گئے۔

عقبہ ثانیہ کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ان کو مدینہ جا کر تعلیم قرآن اور تدریس دین کے لیے مامور فرمایا۔ سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما انہی کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے۔ بنو عبدالاشہل کا سارا قبیلہ انہی کے ہاتھ پر اسلام لایا' مدینہ منورہ میں گھر گھر اسلام پہنچ گیا اور ہر طرف سے قرآن کریم کی آواز آنے لگی۔
جنگ بدر میں اسلام کا نشان اعظم انہی کے ہاتھ میں تھا' جنگ اُحد کے نشان بردار بھی یہی تھے' ان کی شہادت کے بعد یہ نشان سیدنا علی ؓ نے سنبھالا تھا۔
ابو عبداللہ ان کی کنیت تھی اور مدینہ منورہ میں القاری المقری کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے۔ بزرگ ترین صحابہ اور فاضل ترین صحابہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔
شہادت غزوہ اُحد میں ہوئی' اس وقت ان کی عمر پورے چالیس سال تھی یا کچھ زیادہ' تکفین کے وقت ان پر ایک تنگ سیاہ سفید دھاریوں والی چادر ڈالی گئی' وہ اتنی چھوٹی تھی کہ سر چھپاتے تھے تو پاؤں ننگے رہ جاتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سر پر کپڑا اور قدموں پر گھاس ڈال دو' یہ ان بزرگوں میں سے ہیں جن کی شان میں رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ نازل ہوئی' ان کے زہد و ورع کو صحابہ ہمیشہ یاد کرتے تھے' رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

(۷۶) سیدنا معتب بن حمراء الخزاعی السلولی رضی اللہ عنہ

معتب بن عوف بن عمر بن عامر بن فضل بن عفیف بن کلیب بن حبشیہ بن سلول

بن کعب بن عمرو۔ بنو مخزوم کے حلیف ہیں' ابو عوف کنیت تھی' یہ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔

مواخات میں یہ ثعلبہ بن حاطب انصاری کے بھائی تھے' بدر میں حاضر ہوئے۔ بوقت انتقال ۷۸ سال کی عمر تھی' طبری نے سنہ وفات سنہ۵۷ھ بتایا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۷۷) سیدنا معمر بن ابی سرح بن ابی ربیعہ القرشی رضی اللہ عنہ

معمر بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر القرشی الفہری۔ بدر میں حاضر تھے' سنہ ۳۰ھ میں وفات پائی۔ بعض نے ان کا نام بجائے معمر کے عمر لکھا ہے۔

مزید حالات از مرتب: سیدنا معمر بن ابی سرح رضی اللہ عنہ کا ننھیالی شجرہ یہ ہے: زینب بنت ربیعہ بن ہلال بن خباب بن مجیر بن عبد بن عیص بن عامر بن لوئی۔

سیدنا معمر بن ابی سرح رضی اللہ عنہ ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے ابتداء اسلام میں لبیک کہا اور مشرف باسلام ہوئے۔ انہوں نے ہجرت فرمائی' دوسری ہجرت حبشہ میں یہ بھی شامل تھے۔ وہاں سے مدینہ ہجرت کی اور کلثوم بن ہدم کے مہمان ہوئے۔

بدر' احد اور خندق تمام اہم غزوات میں شرکت فرمائی۔ سیدنا معمر بن ابی سرح رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ سیدنا معمر بن ابی سرح رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں۔ پہلی کے بطن سے عبداللہ تھے اور دوسری کے بطن سے عمیر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۷۸) سیدنا مہجع بن صالح المہاجر رضی اللہ عنہ

مہجع بن صالح یمن کے باشندے ہیں' یا بقول ابن ہشام قوم عک سے ہیں۔ پکڑے گئے اور غلام بنا کر فروخت کر دیے گئے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو خریدا اور راہ الٰہی میں آزاد کر دیا تھا۔ جنگ بدر میں مسلمانوں میں سب سے پہلے شہید یہی ہیں۔ تیر کی زد سے شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۷۹) سیدنا واقد بن عبداللہ تمیمی الیربوعی رضی اللہ عنہ

یہ خطاب بن نفیل کے حلیف تھے۔ قدیم الاسلام ہیں' اس وقت اسلام لائے جبکہ نبی اکرم ﷺ نے دار ارقم میں تعلیم و تبلیغ شروع نہ فرمائی تھی۔

سلسلہ مواخات میں بشر بن براء بن معرور انصاری ان کے بھائی تھے۔ واقد اس سریہ میں شامل تھے جو امیر المؤمنین عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں بھیجا گیا تھا۔

عمرو بن الحضری کے قاتل بھی یہی ہیں' قریش نے قتل حضرمی پہ اس لیے احتجاج کیا تھا کہ اس روز یکم رجب تھی اور رجب کا احترام مسلمان کرتے ہیں۔ اسی واقعہ کی نسبت یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ (الآیہ) کا نزول ہوا تھا۔

حضرمی پہلا شخص تھا جو مشرکین میں سے قتل کیا گیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے اس کی دیت ادا کی تھی۔ اس بارہ میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا شعر ہے :

سَقَيْنَا مِنَ ابْنِ الْحَضْرَمِيِّ رِمَاحَنَا　　بِنَخْلَةٍ لَمَّا أَوْقَدَ الْحَرْبَ وَاقِدٌ

واقد رضی اللہ عنہ بدر' اُحد اور دیگر جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب مصطفوی رہے۔ خلافت فاروقی میں وفات پائی' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۸۰) سیدنا وہب بن محصن الاسدی رضی اللہ عنہ

یہ بنو خزیمہ میں سے ہیں' عکاشہ بن محصن کے بڑے بھائی ہیں۔ بنو عبد شمس کے حلیف تھے۔ اپنی کنیت ابو سنان الاسدی سے معروف ہیں۔ بالاتفاق مسلم ہے کہ بیعت الرضوان میں سب سے پیشتر ابتدا انہوں نے کی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کس بات کی بیعت کرتے ہو؟ عرض کیا جس بات کی بیعت رسول اللہ ﷺ کو مطلوب ہے۔ ۴۰ سال کی عمر تھی جب انہوں نے دنیائے ناپائیدار کو ترک فرمایا' اس وقت محاصرہ بنی قریظہ جاری تھا' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۸۱) سیدنا وہب بن ابی سرح القرشی الفہری رضی اللہ عنہ

وہب بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن الفہر قریش۔ بدر میں معہ برادر خود عمرو بن ابی سرح حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۸۲) سیدنا وہب بن سعد بن ابی سرح القرشی رضی اللہ عنہ

وہب بن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔

یہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے بھائی ہیں۔ حدیبیہ' بدر' احد' خندق اور خیبر میں موجود تھے' جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔ مواخات میں یہ اور سوید بن عمرو بھائی بھائی تھے۔ دونوں ہی موتہ کے دن شہید ہوئے۔

مزید حالات از مرتب: سیدنا وہب رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کا زمانہ متعین نہیں ہو سکا' تاہم یہ مکہ مکرمہ میں ہی مسلمان ہوئے۔ اسلام کے بعد ہجرت مدینہ کا شرف حاصل کیا۔ یہ مدینہ میں کلثوم بن ہدم کے پاس اُترے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوید بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی اسلامی اخوت قائم فرمائی۔ مدینہ آنے کے بعد بدر اور خندق وغیرہ تمام معرکوں میں شریک رہے۔ حدیبیہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

سنہ ۸ھ میں غزوہ موتہ میں شرکت کی اور لڑتے ہوئے اللہ کی راہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ان کے اسلامی بھائی سیدنا سوید بن عمرو رضی اللہ عنہ جنہوں نے زندگی میں رفاقت کی تھی موت میں بھی ساتھ دیا' چنانچہ سیدنا سوید رضی اللہ عنہ بھی اسی جنگ میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۸۳) سیدنا ہلال بن ابی خولی رضی اللہ عنہ

ہلال بن ابی خولی (عمرو) بن زہیر بن خثیمہ الجعفی۔ یہ خطاب بن نفیل کے حلیف ہیں' بدر میں حاضر تھے۔ ان کے دو بھائی خولی اور عبیداللہ بھی بدری ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۸۴) سیدنا یزید بن رقیس رضی اللہ عنہ

بن رباب بن یعمر۔ یہ قبیلہ بنو اسد بن خزیمہ سے ہیں' بدر میں حاضر تھے۔ بعض نے ان کا نام ارید بن رقیش لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۸۵) سیدنا ابو حذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ

ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی العبشمی۔
ان کا نام مھشم یا ھشیم یا ہاشم بیان کیا گیا ہے۔ لمبا قد' خوبرو' احول الغل تھے'
الغل اسے کہتے ہیں جس کے دانت کی جڑ میں دوسرا دانت نکلا ہوا ہو۔
فضلاء صحابہ میں سے ہیں۔ ابھی نبی اکرم ﷺ دار ارقم میں داخل نہ ہوئے تھے کہ
یہ اسلام لا چکے تھے۔ اول ہجرت حبشہ کی' پھر مکہ میں آئے' پھر مکہ سے ہجرت مدینہ کی۔
ان کی بیوی سھلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہما نے ہجرت حبشہ میں ساتھ دیا تھا۔
بدر' احد' خندق اور حدیبیہ غرض جملہ مشاہد میں ہمرکاب نبوی رہے۔ جنگ یمامہ میں
بعمر ۵۳ سال شہادت پائی۔

<u>مزید حالات از مرتب:</u> اسم نام' ابو حذیفہ کنیت تھی۔ سیدنا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد
عتبہ قریش کے رؤسا میں سے تھے اور اسلام کے بدترین دشمن تھے۔ اسلام کی مخالفت میں
اپنی پوری طاقت صرف کر دی لیکن اللہ کی شان خود عتبہ کا بیٹا ابو حذیفہ اسم رضی اللہ عنہ مسلمان
ہو گیا۔ سیدنا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ سھلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا بھی مسلمان
تھیں۔ سفر ہجرت میں شریک سفر تھیں۔ سیدنا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ عہد نبوی کے تمام اہم اور
مشہور معرکوں میں بڑی بہادری اور جوش سے لڑے۔

<u>عبرت انگیز منظر</u> : جنگ بدر میں ایک طرف سیدنا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے' دوسری
کفار کی طرف سے ان کے والد عتبہ تھے۔ اسلام کی محبت بیٹے کو باپ کے مقابلے میں
لے آئی۔ سیدنا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کو للکارا جس پر ان کی بہن ہند بنت عتبہ
نے ان کو ملامت بھی کی اور ملامت پر مشتمل اشعار کہے۔

معرکہ بدر میں عتبہ بن ربیعہ اور اکثر رؤسائے قریش تہ تیغ ہوئے اور ایک
کنوئیں میں ان کی لاشوں کو ڈال دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرداً فرداً نام لے کر فرمایا
اے عتبہ! اے شیبہ! اے امیہ بن خلف! اے ابو جہل! کیا تم نے وعدہ الٰہی کو حق پایا'
مجھ سے تو جو اللہ نے وعدہ فرمایا تو وہ سچ ثابت ہوا۔
ابن اسحاق کی ایک روایت میں ہے کہ سیدنا ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کا چہرہ نہایت اداس

تھا' نبی اکرم ﷺ نے غمگین دیکھ کر پوچھا کہ ابو حذیفہ شاید تم کو اپنے باپ کے قتل کا افسوس ہے؟ عرض کیا اللہ کی قسم! نہیں مجھے اس کے مارے جانے کا صدمہ نہیں' لیکن میرا خیال تھا کہ وہ ایک صاحب عقل پختہ رائے والا ہے شاید مسلمان ہو جائے لیکن جب نبی اکرم ﷺ نے حالت کفر پر اس کے مرنے کا یقین دلایا تو مجھے اپنی غلط توقع پر افسوس ہوا۔

شہادت : نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد عہد صدیقی میں مسیلمہ کذاب کے ساتھ جب جنگ ہوئی تو اس میں شریک ہوئے اور داد شجاعت دیتے ہوئے ۵۴ برس کی عمر میں جام شہادت نوش فرمایا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۸۶) سیدنا ابو سبرہ قرشی العامری رضی اللہ عنہ

ابو سبرہ بن ابو رہم بن عبدالعزیٰ بن ابو قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔

ہجرت حبشہ و ہجرت مدینہ سے مشرف ہوئے۔ یہ ام کلثوم بنت سہیل بن عمرو کے شوہر ہیں۔ ان کی والدہ برہ بنت عبدالمطلب نبی اکرم ﷺ کی پھوپھی ہیں۔ بدر' اُحد اور جملہ مشاہد میں نبی اکرم ﷺ کے ہمرکاب رہے۔

خلافت عثمان میں انہوں نے انتقال کیا' مواخات میں مسلمہ بن سلامت بن انس انصاری ان کے بھائی تھے۔

<u>مزید حالات از مرتب:</u> ان کی کنیت ابو سبرہ اتنی مشہور ہے کہ اصل نام کا علم نہ ہو سکا' بس اپنی کنیت ابو سبرہ سے ہی معروف ہیں۔ ابو سبرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ سابقین مومنین میں سے ہیں۔ حبشہ کی دونوں ہجرتوں کا ان کو شرف حاصل ہے۔ دوسری ہجرت میں ان کی بیوی کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ساتھ تھیں۔ مدینہ میں منذر بن محمد کے یہاں اُترے۔ سلمہ بن سلام رضی اللہ عنہ ان کے اسلامی بھائی ہیں۔ ان سے نبی اکرم ﷺ نے مواخات کرا دی تھی۔ مدینہ آنے کے بعد بدر' اُحد اور خندق وغیرہ جس قدر غزوات ہوئے سب میں شرکت کی۔ تاحیات نبوی ﷺ مدینہ میں قیام رہا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد مکہ چلے آئے۔ بدری صحابہ میں یہ واحد صحابی ہیں جنھوں نے مدینہ کا

قیام ترک کر کے مکہ میں سکونت اختیار کی۔

مکہ ہی میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں وفات پائی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۸۷) سیدنا ابو کبشہ رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ فارسی النسل ہیں' مکہ میں پیدا ہوئے' غلام تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خرید ا اور آزاد کر دیا' ان کا نام سلیم تھا۔

بدری ہیں' جملہ دیگر مشاہد میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ حاضر رہا کرتے تھے۔ سنہ ۱۳ھ میں وفات پائی۔

مزید حالات از مرتب: سلیم نام اور ابو کبشہ کنیت ہے۔ وطن اور نسب کے بارہ میں اختلاف ہے۔ بعض فارسی' بعض دوسی اور بعض کی بتاتے ہیں۔ ابو کبشہ رضی اللہ عنہ غلام تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔

ان کے قبول اسلام کے زمانہ کا تعین واضح طور پر نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم شرف غلامی سے اندازہ ہوتا ہے کہ دعوت اسلام کے ابتدائی دور میں مشرف باسلام ہوئے۔

مکہ میں امیر و صاحب حیثیت مسلمانوں کی عزت و آبرو محفوظ نہ تھی' یہ تو غلام تھے ان کا پشت پناہ کوئی نہ تھا۔ اذن ہجرت کے بعد مدینہ چلے آئے اور کلثوم بن ہدم ـــــ کے یہاں مقیم ہوئے۔ بدری ہونے کا شرف حاصل کیا' اُحد اور دوسرے غزوات میں بھی شریک ہوئے۔

۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ھ جس دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے' انہوں نے وفات پائی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۸۸) سیدنا ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ

بنولیث بن بکر بن عبد مناۃ میں سے ہیں۔ حارث نام ہے' قدیم الاسلام ہیں۔ بدر میں حاضر تھے اور یوم الفتح کو بنولیث و حمزہ و سعد بن بکر کا نشان ان کے ہاتھ میں تھا۔ ۷۵ سال کی عمر میں سنہ ۶۸ھ کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

ooo

الانصار

(۱) سیدنا ابی بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ حسان بن ثابت کے بھائی یا برادر زادہ ہیں۔ ابوالشیخ کنیت ہے' بدر میں شامل ہوئے اور بیرِ معونہ کے غزوہ میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲) سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ

ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار (وہو تیم اللات) بن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج الاکبر' الانصاری المعاوی۔

بنو معاویہ بنو جدیلہ کے پتہ سے معروف ہیں۔ فلت جدیلہ معاویہ کی اہلیہ تھی۔ تیم لات کو نجار اس لیے کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک چہرہ پر تیشہ مار کر ان کا گوشت چھیل دیا تھا۔

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ عقبہ کی ہجرت ثانیہ سے مشرف ہوئے تھے اور پھر بدر و دیگر مشاہد میں بھی حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سب سے بڑا قاری فرمایا ہے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں تجھے اپنا قرآن سناؤں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرا نام بھی اللہ تعالیٰ نے لیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ یہ سن کر وہ رونے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بینہ پڑھ کر سنائی۔

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا : لِیَھْنِكَ الْعِلْمُ "تجھے علم مبارک ہو۔" یہ کاتب وحی بھی تھے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پیشتر خدمت کتابت وحی انہی کے سپرد تھی۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تراویح کی جماعت قائم فرمائی تو انہی کو امام تراویح مقرر فرمایا تھا۔ یہ بیس یوم تک تراویح پڑھایا کرتے اور عشرہ آخر میں نہ پڑھاتے۔

ان کا انتقال سنہ ۱۹ھ یا ۲۰ھ کو خلافت فاروقی میں ہوا۔ بعض نے خلافت عثمانی میں بھی انتقال کا ہونا بھی تحریر کیا ہے۔

کتب حدیث میں ان سے ۱۹۴ مرویات پائی جاتی ہیں جن میں سے متفق علیہ ۳' بخاری میں صرف ۳ اور مسلم میں صرف ۷ ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۳) سیدنا اسعد بن یزید بن فاکہ رضی اللہ عنہ

بن یزید بن خلد بن زریق بن عبد حارث الانصاری الزرقی۔
موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام اہل بدر میں تحریر کیا ہے مگر کتاب ابن اسحاق میں ان کا نام درج نہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۴) سیدنا اسید بن حضیر بن سماک رضی اللہ عنہ

بن سیک بن رافع بن امراء القیس بن زید بن عبدالاشہل انصاری الاشہلی۔
ان کی مشہور کنیت ابو یحییٰ ہے' اسلام میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے بھی پیشتر داخل ہوئے اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ایمان لائے۔ بیعت عقبہ ثانیہ سے مشرف ہوئے۔ بدر' اُحد اور جملہ مشاہد میں برابر حاضر رہے (صرف ابن اسحاق نے ان کا نام بدر میں درج نہیں کیا)۔

اُحد میں سات زخم ان کے جسم پر تھے' یہ ان لوگوں میں سے تھے جو اُحد میں ثابت القدم رہے۔ یہ عاقل کامل' صاحب فہم ورائے مسلمہ تھے۔ مواخات میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ قرآن مجید نہایت ہی خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے۔ روایت صحیحہ میں ہے کہ ملائکہ ان کی قرات کی سماعت کے لیے اُترے۔

سنہ ۲۱ھ میں ان کا انتقال ہوا' امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو انہوں نے اپنا وصی بنایا تھا۔ سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی وفات کے بعد معلوم کیا کہ چار ہزار دینار کا قرض چھوڑ گئے ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کا نخلستان چار سال کے لیے چار ہزار میں فروخت کر دیا اور اس طرح سارا قرض چکا دیا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۵) سیدنا اسبرہ بن عمرو الانصاری النجاری رضی اللہ عنہ

بنو عدی بن النجار میں سے ہیں' ابو سلیط کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے والد عمرو بن ابو خارجہ کنیت سے معروف ہیں۔

بدر اور مشاہد مابعد میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ساتھ حاضر رہے۔ ان کی والدہ برہ ہیں جو کعب بن عجرۃ العلوی کی بہن ہیں۔

ابو سلیط رضی اللہ عنہ کے فرزند عبداللہ نے ان سے روایت کی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶) سیدنا انس بن مالک بن نضر رضی اللہ عنہ

بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج بن حارثہ الانصاری الخزرجی النجاری۔

ان کی کنیت ابو حمزہ ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو یہ دس سال کے تھے' ان کی والدہ ام سلیم بنت ملحان الانصاریہ رضی اللہ عنہا نے ان کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرے گا۔ چنانچہ دس سال تک برابر خدمت نبوی میں شب و روز حاضر رہے' سفر و حضر میں کبھی علیحدہ نہیں ہوئے۔

نبی اکرم ﷺ نے ان کو دعا دی تھی :

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْہُ مَالاً وَّوَلَدًا وَّبَارِکْ لَہٗ۔

"الٰہی اسے مال و اولاد دے اور برکت عطا فرما۔"

کہتے ہیں کہ ان کی پشت سے ۷۸ فرزند اور دو دختران حفصہ وام عمرو پیدا ہوئیں۔

آخر عمر میں بصرہ میں جا آباد ہوئے اور وہیں سنہ ۹۲ھ یا سنہ ۹۳ھ کو وفات پائی' اس حساب سے ان کی عمر ۱۰۲ یا ۱۰۳ سال کی ہوتی ہے۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ انس تم بدر میں شامل تھے؟ انہوں نے کہا تیری ماں مرے' میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت چھوڑ کر کہاں جا سکتا تھا۔

دواوین حدیث میں ان سے ۲۲۸۶ مرویات موجود ہیں۔ ازاں جملہ ۱۶۸ متفق علیہ' ۸۳ بخاری میں اور ۷۱ مسلم میں موجود ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۷) سیدنا انس بن معاذ بن انس بن قیس رضی اللہ عنہ

بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار الانصاری۔
سب کا اتفاق ہے کہ بدر میں حاضر تھے اور واقعہ بیر معونہ میں شہید ہوئے۔
واقدی اس بیان میں منفرد ہیں کہ وہ انس بن معاذ رضی اللہ عنہ بدر' اُحد وخندق اور جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی تھے اور خلافت عثمانی میں وفات پائی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ۔

(۸) سیدنا انیس بن قتادہ رضی اللہ عنہ

بن ربیعہ بن خالد بن حارث بن عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس الانصاری۔
بدر میں حاضر ہوئے اور اُحد میں شہادت پائی۔ خنساء بنت خدام الاسدیہ کے شوہر یہی ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ۔

(۹) سیدنا انسہ رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو مسروح کنیت' بمقام سراۃ پیدا ہوئے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز مجلس ہوتے اس وقت دربانی کی خدمت سرانجام دیا کرتے تھے۔ بدر اور اُحد میں حاضر تھے' خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں انتقال ہوا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ۔

(۱۰) سیدنا اوس بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ

اوس بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار۔
حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی بھائی ہیں۔ عقبہ وبدر میں شریک ہوئے اور اُحد میں شہادت پائی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ۔

(۱۱) سیدنا اوس بن خولی بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

بن حارث بن عبید بن مالک بن سالم الحبلی الانصاری الخزرجی۔

بدر' اُحد' خندق اور جملہ مشاہد نبوی میں برابر حاضر رہے۔ مواخات میں یہ شجاع بن وہب الاسدی کے بھائی ہیں۔ انصار میں سے غسل نبوی میں شریک ہونے کی فضیلت انہی کو حاصل ہوئی۔ یہ اس طرح ہوا کہ انصار بوقت غسل جمع ہو گئے' اندر سے دروازہ بند تھا۔ انہوں نے شور کرنا شروع کر دیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ننھیال میں سے ہیں' ہم کو ضرور شریک کرو۔ کہا گیا کہ تم اپنے میں سے ایک کو منتخب کر لو۔ چنانچہ اوس بن خولی رضی اللہ عنہ پر انصار نے اتفاق کر لیا اور یہی بزرگ تدفین وغیرہ میں برابر شریک رہے۔ ان کا انتقال مدینہ میں خلافت عثمانی میں ہوا۔

مزید حالات از مرتب: سیدنا اوس رضی اللہ عنہ صاحب کمال آدمی تھے۔ بہترین شہسوار اور بہترین کاتب تھے۔ تیرنا بھی خوب جانتے تھے۔ ہجرت کے بعد انہوں نے اسلام کی آواز پر لبیک کہی اور مسلمان ہوئے۔ ابن ابی الحقیق یہودی کے قتل کے لیے جو سریہ گیا تھا بعض کے خیال کے مطابق اس میں شامل تھے۔ عمرۃ القضاۃ میں نبی اکرم ﷺ کے ہمرکاب تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے غسل میں شریک تھے' پانی اٹھا اٹھا کر پہنچاتے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ کی تدفین کا مرحلہ آیا تو اہل بیت لحد میں اُترے' سیدنا اویس بن خولی رضی اللہ عنہ بھی لحد میں اُترے۔ یوں نبی اکرم ﷺ کے غسل اور تدفین میں شامل ہونے کا ان کو شرف حاصل ہوا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں داعی حق کو لبیک کہا' ان کی وفات سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے محاصرہ سے قبل ہوئی۔

سیدنا اوس رضی اللہ عنہ کی ابو یعلٰی کنیت تھی اور قبیلہ خزرج سے ان کا تعلق تھا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۲) سیدنا اوس بن صامت الانصاری رضی اللہ عنہ

اوس بن صامت بن احرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن سالم بن عوف بن الخزرج۔

بدر' اُحد اور جملہ مشاہد میں بمعیت رسول اللہ ﷺ حاضر ہوتے رہے۔ امیر

المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔

یہ وہی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور پھر قبل از کفارہ ہمبستری کر لی تھی اور نبی اکرم ﷺ نے ان کو حکم دیا تھا کہ ساٹھ مساکین کو ۱۵ صاع جو تقسیم کریں۔ یہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں اور مندرجہ ذیل شعر انہی کا ہے :

انا ابن مزیقیا عمرو وجدی　　　ابوہ عامرٌ ماء السّمآءَ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۱۳) سیدنا ایاس بن ودقہ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

بنو سالم بن عوف بن خزرج سے ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہادت پائی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۴) سیدنا بشر بن براء بن معرور الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

بنو سلمہ میں سے ہیں' بیعت عقبہ کا شرف حاصل کیا۔ بدر' احد اور خندق میں شجاعانہ خدمات انجام دیں۔ بمقام خیبر یہ نبی اکرم ﷺ کے دسترخوان پر تھے جب یہودیہ کا مسموم گوشت پیش ہوا' انہوں نے اس میں سے لقمہ کھا لیا اور زہر سے شہید ہو گئے۔ ان کا بیان ہے کہ لقمہ کا مزہ مجھے بھی خراب معلوم ہوا تھا' مگر نبی اکرم ﷺ کے سامنے لقمہ اگلنا ادب کے خلاف سمجھا' ان کو رسول اللہ ﷺ نے بنو ساعدہ کا سردار مقرر فرمایا تھا۔

ان کے والد بزرگوار براء بن معرور نقبائے مدینہ میں سے ہیں' عقبہ اولیٰ کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ یہ پہلے بزرگوار ہیں جنہوں نے کعبہ کو سمت نماز ٹھہرایا تھا اور پہلے بزرگوار ہیں جنہوں نے قبلہ رخ لحد میں آرام کیا تھا۔ ان کا انتقال قدوم نبوی ﷺ سے پیشتر مدینہ منورہ میں ہو گیا تھا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۵) سیدنا بشیر بن سعد بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

بن خلاس بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج الانصاری۔

ابونعمان کنیت تھی۔ عقبہ' بدر میں حاضر تھے۔ سماک بن سعد رضی اللہ عنہ ان کے بھائی ہیں' وہ بھی بدری ہیں۔ بشیر اُحد اور جملہ مشاہد میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ساتھ حاضر رہے تھے۔

یوم سقیفہ کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر انصار میں سے سب سے پہلی بیعت کرنے والے یہی بزرگ ہیں۔ جنگ عین التمر میں زیر سیادت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سرگرم پیکار تھے کہ جاں بجہان آفریں سپرد فرمائی۔ یہ واقعہ خلافت صدیقیہ کا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۶) سیدنا ثابت بن اخرم رضی اللہ عنہ

بن ثعلبہ بن عدی بن العجلان البلوی ثم الانصاری۔

انصار کے حلیف ہیں' بدر اور جملہ مشاہد میں داد شجاعت دینے والے ہیں۔ جنگ موتہ میں جب سردار سوم عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو چکے تھے تو نشان قیادت ان کے سپرد کر دیا' انہوں نے یہ نشان خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ کہہ کر پیش کر دیا کہ آپ مجھ سے بڑھ کر ماہر جنگ ہیں۔

ان کا انتقال سنہ ۱۱ھ میں ہوا' طلیحہ بن خالد اسدی نے ایام ردۃ میں ان کو قتل کیا' بعد ازاں طلیحہ بھی داخل اسلام ہو گئے تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۷) سیدنا ثابت بن جذع (ثعلبہ) رضی اللہ عنہ

بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ الانصاری۔

عقبہ میں حاضر ہوئے' بدر اور جملہ مشاہد میں جوہر مردانگی دکھلائے۔ غزوہ طائف میں شہادت کا شرف حاصل کیا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۸) سیدنا ثابت بن خالد بن نعمان بن خنساء الانصاری رضی اللہ عنہ

بنو مالک بن النجار میں سے ہیں۔ بدر' اُحد میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ بعض نے ان کا شمار شہدائے بیئر معونہ میں کیا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۹) سیدنا ثابت بن عامر بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۰) سیدنا ثابت بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے اور صفین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی جانب موجود تھے' اسی جگہ شہادت یاب ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۱) سیدنا ثابت بن عمرو بن زید بن عدی رضی اللہ عنہ

بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار الانصاری رضی اللہ عنہ۔
بدر میں حاضر ہوئے اور اُحد میں شہید ہوئے۔ موسیٰ بن عقبہ ابومعشر اور واقدی وابن سعد کا متفقہ بیان یہی ہے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر بدریین میں اور موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر شہدائے اُحد میں نہیں کیا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۲) سیدنا ثابت بن ہزال بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ عمرو بن عوف سے ہیں' بدر اور جملہ مشاہد میں حاضر رہے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۳) سیدنا ثعلبہ بن حاطب بن عمرو رضی اللہ عنہ

بن عبید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف الانصاری۔
بدر و اُحد میں حاضر تھے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کثرت مال کے متعلق دعا کرنے کی بابت التماس کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
قَلِیْلٌ تُوَدِّی شُکْرَہٗ یَا ثَعْلَبَۃُ خَیْرٌ مِّنْ کَثِیْرٍ لَّا تُطِیْقُہٗ۔
"اے ثعلبہ وہ تھوڑا مال جس کا شکرانہ ادا کیا جا سکے اس زیادہ مال سے بہتر ہے

جسے سنبھال نہ سکو' جس کا شکر ادا نہ کر سکو۔"
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۲۴) سیدنا ثعلبہ بن عمرو بن عامرہ رضی اللہ عنہ

بن عبید بن محصن بن عمرو بن عتیک بن مبذول (سدن) بن مالک بن نجار الانصاری۔
بدر' اُحد' خندق اور دیگر جملہ غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ حاضر رہے تھے۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے حضور میں آکر بیان کیا کہ اس نے فلاں لوگوں کا اونٹ سرقہ کیا ہے' اس پر وہ لوگ بھی طلب ہوئے۔ اثبات جرم کے بعد مجرم کا ہاتھ کاٹا گیا' ہاتھ کٹ جانے کے بعد مجرم بولا : الحمد للہ طھرنی منک "اللہ کا شکر ہے جس نے جسم کا یہ ناپاک حصہ مجھ سے علیحدہ کر دیا۔"
ان کے سال وفات میں اختلاف ہے' غالباً حبر ابو عبیدہ کے جنگ میں بعہد خلافت فاروقی شہادت یاب ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۵) سیدنا ثعلبہ بن غنمہ بن عدی رضی اللہ عنہ

بن ہانی بن عمرو بن غنم بن کعب بن سلمۃ الانصاری رضی اللہ عنہ
یہ بھی ان ستر بزرگ انصار میں سے ہیں جنہوں نے عقبہ پر آخری بیعت رسول کریم ﷺ کے دست اقدس پر کی تھی۔
یہ ان بزرگوں میں سے ہیں جنہوں نے بنو سلمہ کے بتوں کو توڑا پھوڑا تھا۔ معاذ بن جبل اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہما اس سنت ابراہیمی میں ان کے شریک کار تھے۔
یوم خندق کو شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۶) سیدنا جابر بن عبداللہ بن رباب رضی اللہ عنہ

بن نعمان بن سنان عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمۃ الانصاری السلمی۔
یہ انصار میں پہلے بزرگوار ہیں جنہوں نے عقبہ اولیٰ سے بھی ایک سال پیشتر اسلام قبول کر لیا تھا' صحابی ابن صحابی ہیں۔ بدر' اُحد' خندق اور جملہ مشاہد مصطفوی میں بالالتزام

حاضر ہوتے رہے۔

دواوین احادیث میں ان سے ۱۵۴۰ مرویات موجود ہیں' ازاں جملہ متفق علیہ ۹۰' صحیح بخاری میں ۲۶' صحیح مسلم میں ۱۳۶ ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۷) سیدنا جابر بن عتیک الانصاری المعاوی الاوسی رضی اللہ عنہ

یہ قبیلہ بنو معاویہ بن مالک سے ہیں۔ بدر میں اور جملہ مشاہد مابعد میں حاضر ہونے کی عزت حاصل کی ہے' عام الفتح کو بنو معاویہ کا نشان انہی کے ہاتھ میں تھا۔

حارث بن عتیک رضی اللہ عنہ ان کے بھائی ہیں' سنہ ۶۱ھ کو بعمرا ے سال انتقال کیا' ابو عبداللہ کنیت تھی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۸) سیدنا حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ

یہ نجاری وانصاری ہیں' جنگ بدر ہی میں شہید ہوئے۔ یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں' بوقت شہادت نوجوان ہی تھے۔ لشکر کا پہرہ دے رہے تھے' پانی پینے لگے کہ دشمن کا تیر حلق پر آ لگا گر گئے۔ ان کی والدہ نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں حارثہ کی منزلت میرے دل میں کیا تھی۔ اگر وہ جنت میں گیا ہے تو میں صبر کروں گی اور اگر نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ لیں گے کہ میں کیا کچھ کرتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت صرف ایک تو نہیں جنات بہت ہیں اور حارثہ جنت الفردوس میں ہے۔

بدر کے دن انصار میں یہ سب سے پہلے شہید ہوئے تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۹) سیدنا خبیب بن عدی الانصاری رضی اللہ عنہ

قبیلہ بنو حجمجی سے تھے' بدر میں حاضر تھے اور سنہ ۳ھ کو سریہ رجیع میں کفار نے دھوکہ دے کر ان کو اور زید بن دشنہ رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر لیا۔

جنگ بدر میں سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے حارث بن عامر کو قتل کیا تھا' اس لیے اسیری کے بعد عقبہ بن حارث نے ان کو خرید لیا اور مقتول باپ کا انتقام لینے کے لیے ارادہ کیا کہ ان

کو قتل کیا جائے۔ جنگ بدر میں جن خاندانوں کے لوگ قتل ہوئے تھے وہ سب سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کے قتل کو ایک بڑا کارنامہ سمجھتے تھے۔

پہلے ان کو چند روز تک قید رکھا گیا۔ عقبہ کی عورت پر ان کی اعلیٰ سیرت کا ایسا اثر ہوا کہ وہ بلیام قید ان کو آرام سے رکھا کرتی تھیں۔ اسی کا بیان ہے کہ خبیب کا سا نیک قیدی میرے دیکھنے میں نہیں آیا۔ اس کے پاس انگوروں کے خوشے ہم دیکھا کرتے تھے حالانکہ مکہ میں ان دنوں انگور کا نام ونشان بھی نہ تھا۔

قتل کے دن کفار ان کو حرم مکہ سے باہر لے گئے اور میدان تنعیم میں لے جا کر بماہ صفر سنہ ۴ھ پہلے ان کو قتل کیا اور پھر صلیب پر لٹکا دیا' ان کا لاشا برابر لٹکتا رہا۔ نبی اکرم ﷺ نے عمرو بن امیہ الضمری کو مامور فرمایا کہ لاش اتار لائیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے لکڑی پر چڑھ کر لاش کو نیچے گرایا' جب خود نیچے اترا تو لاش موجود نہ تھی۔ سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ وہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے قتل سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی اور نبی اکرم ﷺ نے آئندہ کے لیے اسے سنت ٹھہرایا۔

جو اشعار انہوں نے پھانسی کے نیچے جا کر فی البدیہہ تصنیف کیے تھے وہ کتاب رحمتہ للعالمین میں درج ہیں۔ ان اشعار سے ان کی شیر دلی اور قوت ایمانیہ اور استقلال طبع کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے' اشعار بالا میں سے دو شعر نہایت مشہور ہیں :

وَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِی
وَذٰلِکَ فِی ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاءَ یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شَلْوٍ مُمَزَّعٖ

"جب مسلمان ہو کر قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے قتل کی پرواہ نہیں' اللہ کی راہ میں گرنا خواہ کسی کروٹ پر ہو ذات الٰہی کی یہ قدرت میں ہے کہ میرے جسم کے ایک ایک ٹکڑے کو برکت عطا فرمائے۔" رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۳۰) سیدنا خلاد بن رافع رضی اللہ عنہ

رفاعہ بن رافع کے بھائی ہیں' بدر میں شامل ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۳۱) سیدنا ربیع بن ایاس رضی اللہ عنہ

بن عمرو بن غنم بن امیہ بن لوذان الانصاری۔ خود معہ اپنے بھائی بدر میں حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۳۲) سیدنا رفاعہ بن حارث بن رفاعہ رضی اللہ عنہ

بنو عفراء سے ہیں' ابن اسحاق نے ان کو شمار بدریین میں کیا ہے' واقدی کو انکار ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۳۳) سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ

رفاعہ بن رافع بن مالک بن العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی۔

ابو معاذ کنیت' ابی بن سلول کے نواسہ ہیں۔ جنگ بدر معہ اپنے ہر دو برادران خلاد ومالک کے شریک ہوئے۔

اُحد اور دیگر جملہ مشاہد میں بھی ہمرکاب نبوی رہے۔ واقعہ جمل وصفین میں سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی جانب تھے۔ امارت معاویہ کے ابتدائی ایام میں وفات پائی۔ یہ ۲۴ احادیث کے راوی ہیں' جن میں سے صحیح بخاری میں سے ۳ ہیں۔

مزید حالات از مرتب: ان کی والدہ کا نام ام مالک بنت ابی بن سلول تھا عبداللہ بن ابی رأس المنافقین کی ہمشیرہ تھی۔ سیدنا رفاعہ رضی اللہ عنہ کے پدر بزرگوار سیدنا رافع رضی اللہ عنہ قبیلہ خزرج کے سب سے پہلے مسلمان تھے۔ بیعت عقبہ سے دو سال پیشتر ۵' ۶ آدمیوں کے ساتھ مکہ جاکر نبی اکرم ﷺ سے بیعت کی۔ ماں بھی مسلمان ہوگئی۔ عقبہ ثانیہ میں اپنے باپ کے ساتھ مکہ جاکر نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی اور مشرف باسلام ہوئے۔ تمام غزوات میں شرکت کی' بدر کی شمولیت صحیح بخاری سے ثابت ہے۔ غزوہ اُحد' خندق میں بھی شمولیت کی۔ بیعت الرضوان اور تمام اہل واقعات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شرکت کی۔ سنہ ۴۱ھ یا سنہ ۴۲ھ میں وفات پائی۔ یہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کا ابتدائی زمانہ تھا۔

دو لڑکے معاذ اور عبید چھوڑے۔

سیدنا رفاعہ بڑٹٹر سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔ صحیحین میں بھی چند احادیث ہیں جن میں تین احادیث میں امام بخاری منفرد ہیں۔ سیدنا رفاعہ بڑٹٹر نے نبی اکرم ﷺ کے علاوہ سیدنا ابوبکر اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث سنی تھی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۳۴) سیدنا ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر الانصاری رضی اللہ عنہ

ابن شہاب وابن ہشام وخلیفہ نے ان کا نام بشیر لکھا ہے' مگر امام احمد وابن معین وابن اسحاق سے ثابت ہے کہ ان کا نام رفاعہ تھا۔ یہ انصاری اوسی ہیں' سلسلہ نسب یہ ہے :

رفاعہ بن عبدالمنذر بن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن مالک بن الاوس۔

عقبہ میں حاضر تھے اور بارہ نقیبوں میں ایک تھے۔ جنگ بدر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے تھے' راستہ ہی میں رسول اللہ ﷺ نے ان کو مدینہ کا نگران مقرر فرما کر واپس کر دیا تھا اور غنیمت میں حصہ عطا فرمایا تھا۔ غزوہ سویق میں بھی ان کو نگرانی مدینہ کا عہدہ دیا تھا۔ اُحد اور جملہ مشاہد ماجد میں بھی مستلزم رکاب نبوی رہے۔ غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے' پھر ان کو اپنے اس ترک سعادت کا خیال پیدا ہوا تو خود کو مضبوط زنجیر کے ساتھ ستون مسجد سے بندھوایا۔ ان کے بیٹے نماز اور ضروریات بشری کے وقت ان کو کھول دیتے اور پھر باندھ دیتے' سات دن بھوکے پیاسے اسی طرح کاٹے۔ اسی عرصہ میں شنوائی کم ہو گئی' بینائی کو بھی صدمہ پہنچا۔ ایک روز بوجہ ضعف غش کھا کر گر پڑے' آخر اللہ تعالٰی نے ان کی توبہ قبول کر لی اور نبی اکرم ﷺ نے ان کو رہائی بخشی۔ یہ روایت اس روایت سے زیادہ معتبر اور زیادہ صحیح ہے جس میں بنو قریظہ کے اشارہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

قبولیت توبہ کے شکرانہ میں کل مال اور مکان صدقہ کرنا چاہا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ثلث مال کافی ہے۔

غزوہ فتح مکہ میں قبیلہ بنو عمرو بن عوف کا نشان ان کے ہاتھ میں تھا۔ امیر المؤمنین سیدنا علی بڑٹٹر کے ایام خلافت میں انتقال کیا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۳۵)سیدنا رفاعہ بن عمرو بن زید الخزرجی الانصاری رضی اللہ عنہ

بیعت عقبہ میں داخل اور بدر میں شامل تھے' غزوہ اُحد میں شہید ہوئے۔ ان کی کنیت ابوالولید ہے' مگر یہ ابن ابی الولید کے نام سے اس لیے معروف ہیں کہ ان کے دادا زید بن عمرو کی کنیت بھی ابوالولید تھی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۳۶)سیدنا رفاعہ بن عمرو الجہنی رضی اللہ عنہ

ابو معشر کہتے ہیں کہ بدر و اُحد میں حاضر تھے۔ ابن اسحاق اور واقدی نے ان کے نام کی صحیح ودیعہ بن عمرو کی ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۳۷)سیدنا زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی العجلانی رضی اللہ عنہ

یہ قبیلہ بلی میں بھی رہے اس لیے بلوی بھی کہتے ہیں' پھر بنو عمرو بن عوف کے حلیف بن گئے تھے اس لیے انصاری ہیں' ثابت بن اکرم ان کے چچا ہیں۔
موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بدریین میں شمار کیا ہے۔ جنگ اُحد میں بھی حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۳۸)سیدنا زید بن دثنہ الانصاری البیاضی رضی اللہ عنہ

زید بن دثنہ بن معاویہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ۔
بدر و اُحد میں شریک ہوئے اور یوم الرجیع میں خبیب بن عدی کے ساتھ کفار کی قید میں اسیر ہوئے۔ صفوان بن امیہ نے ان کو مکہ میں خریدا اور قتل کر دیا۔ یہ واقعہ سنہ ۳ھ کا ہے۔

مزید حالات از مرتب: سیدنا زید رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ خزرج کے خاندان بیاضہ سے ہے۔ بدر اور اُحد میں شریک ہوئے۔ غزوہ اُحد کے بعد قبیلہ عضل اور قارہ کے کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ چند صحابہ جو قرآن کی تعلیم دے سکیں ہمارے ساتھ بھیج دیں۔ ان کی درخواست پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا

خبیب' سیدنا زید رضی اللہ عنہما اور کچھ دیگر صحابہ کو روانہ فرمایا۔ راستہ میں بیر معونہ پر معرکہ پیش آیا۔ اس معرکہ میں سیدنا خبیب اور سیدنا زید رضی اللہ عنہما مشرکین کے ہاتھوں میں اسیر ہو گئے۔ وہ لوگ ان بزرگوں کے ہاتھ باندھ کر مکہ لائے اور صفوان بن امیہ کے ہاتھ فروخت کیا۔ صفوان بہت خوش تھا کہ اپنے باپ کے عوض ان کو قتل کروں گا۔

رائے کے بعد تنعیم مقتل قرار پایا' قتل گاہ پہنچے تو عجیب آزمائش کا وقت تھا۔ ابو سفیان نے پوچھا زید تمہیں اللہ کی قسم! سچ سچ بتانا کہ اگر تمہاری بجائے محمد (ﷺ) ہوں اور ہم ان کی گردن مار دیں اور تم کو آزاد کر دیں تو تم اس بات کو پسند کرتے ہو؟ سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ! مجھے تو یہ بھی منظور نہیں کہ محمد ﷺ کو کانٹا چبھے اور میں اپنے گھر بیٹھا رہوں۔ ابو سفیان اس فقرہ کو سن کر حیران رہ گیا اور بے ساختہ اس کی زبان سے نکلا کہ محمد (ﷺ) کے اصحاب جس قدر ان سے محبت کرتے ہیں' دنیا میں کسی کے دوست ایسی محبت نہیں کرتے۔

اس کے بعد اسلام کے اس اسیر کو شہید کر دیا گیا۔ یہ افسوسناک واقعہ سنہ ۳ھ میں پیش آیا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۳۹) سیدنا زید بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ

زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید بن مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار الانصاری' النجاری۔

ان کی کنیت ابوطلحہ ہے اور زیادہ کنیت ہی سے مشہور تھے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا انہی کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز انہوں نے یہ آیت پڑھی : اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا "جہاد کرو خواہ سامان ہو یا نہ ہو۔" پڑھ کر کہا کہ یا اللہ! اس کا مطلب تو معلوم نہیں البتہ جوانی وپیری تو جہاد ہی میں پوری کی ہے' پھر اپنی اولاد سے کہا کہ میں جہاد کو جاؤں گا' سامان درست کرو۔ اولاد نے کہا بابا جی نبی اکرم ﷺ کے عہد میں نیز عہد صدیقی میں نیز عہد فاروقی میں جہاد کر چکے ہو اب آرام کرو۔ بولے نہیں' آخر بحری فوج میں داخل ہوئے اور جہاز ہی پر جان دی۔ ان کی لاش کو سات یوم جہاز پر بانتظار جزیرہ

رکھا گیا' لاش میں ذرا تغیر نہ آیا تھا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے بعد چالیس سال تک متواتر روزے رکھے۔ مدائنی نے سن وفات سنہ ۵۱ھ تحریر کیا ہے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۴۰) سیدنا زید بن عاصم المازنی الانصاری رضی اللہ عنہ

بیعت عقبہ میں شامل تھے' بدر میں حاضر۔ غزوہ اُحد میں خود اور ان کی زوجہ ام عمارہ رضی اللہ عنہا اور ان کے ہر دو فرزند حبیب وعبداللہ رضی اللہ عنہما نبرد آزما ہوئے۔ ان کی کنیت بطنِ غالب ابو حسن لکھی ہوئی ہے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ۔

(۴۱) سیدنا زید بن المزین الانصاری البیاضی رضی اللہ عنہ

بدر واُحد میں حاضر تھے' یوم الرجیع کو خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کفار کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔ صفوان بن امیہ نے ان کو خریدا اور قتل کیا تھا۔ واقدی نے ان کا نام بجائے زید کے یزید لکھا ہے۔

مواخات مہاجرین وانصار میں مسطح بن اثاثہ ان کے بھائی بنائے گئے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۴۲) سیدنا زید بن ودیعہ الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو عوف بن خزرج میں سے ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کا صرف بدر میں شامل ہونا تحریر کیا ہے' مگر دیگر مورخین نے ان کو بدر واُحد کے حاضرین میں درج کیا ہے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۴۳) سیدنا زیاد بن لبید بن ثعلبہ انصاری البیاضی رضی اللہ عنہ

یہ بنو بیاضہ بن عامر بن زریق سے ہیں' ابو عبداللہ کنیت۔ یہ اسلام کے بعد مکہ مکرمہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آ رہے تھے' پھر جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کی تو انہوں

نے بھی ہجرت کی' لہٰذا ان کو مہاجرین انصاری کہا جاتا ہے۔ عقبہ' اُحد' بدر' خندق اور دیگر جملہ مشاہد میں ہمرکاب نبوی رہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ان کو حاکم حضرموت مقرر فرمایا تھا۔ آغاز حکومت معاویہ میں انتقال فرمایا۔

مزید حالات از مرتب: سیدنا زیاد رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد جب اہل یمن مرتد ہو گئے اور زکوٰۃ بند کر دی تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بارہ میں سیدنا زیاد رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ انہوں نے شاہان کندہ پر شبخون مار کر فتح حاصل کر لی۔ اشعث بن قیس کا محاصرہ کر کے شکست دی اور اس کو دارالخلافت روانہ کیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے مرتدین کی جنگ میں بڑی جانبازی دکھائی۔ (تہذیب التہذیب)

خلافت صدیقی اور خلافت فاروقی تک حضرموت کے عامل رہے۔ اس کے بعد انہوں نے کوفہ سکونت اختیار کر لی۔ بعض کا خیال ہے کہ شام میں قیام کیا۔

سنہ ۴۱ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ یہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کا پہلا سال تھا۔ سیدنا زیاد فقہائے صحابہ میں سے تھے۔ صحیح ترمذی میں ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اب علم اٹھنے کا وقت آپہنچا ہے۔ زیاد نے عرض کی یہ کیسے ہو سکتا ہے' اب تو علم لوگوں کے رگ وپے میں سرایت کر چکا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے زیاد تیری ماں تجھ کو روئے' میں تجھ کو نہایت سمجھدار شخص خیال کرتا تھا۔ کیا دیکھتے نہیں کہ یہود ونصاریٰ تورات وانجیل پڑھتے ہیں لیکن ان سے کچھ نفع نہیں اٹھاتے۔ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو سنا تو فرمایا سچ ہے سب سے پہلے خشوع اٹھ رہا ہے۔ سیدنا زیاد رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے چند احادیث روایت کی ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۴۴) سیدنا سالم بن عمیر الانصاری رضی اللہ عنہ

سالم بن عمیر بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرالقیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف الانصاری۔

بدر' اُحد' خندق اور دیگر جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی رہے۔ سلطنت معاویہ

کے عہد میں وفات پائی' یہ ان بزرگوں میں سے ہیں جو کثرت گریہ کے لیے مشہور تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۴۵) سیدنا سبیع بن قیس بن عیشہ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

بدر میں شامل تھے' ان کے بھائی عباد بن قیس بھی بدری ہیں۔ اُحد میں بھی شامل ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۴۶) سیدنا سراقہ بن عمرو بن عطیۃ الانصاری رضی اللہ عنہ

سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن بذول بن عمرو بن غنم بن مالک بن النجار الانصاری۔

بدر' اُحد' خندق' حدیبیہ' خیبر اور عمرۃ القضاء میں ہمرکاب نبوی رہے۔ یوم موتہ کو شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۴۷) سیدنا سفیان بن بشر بن حارث الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

ان کے والد کو چند مورخین نے بشر (باء شین کے ساتھ) اور چند مورخین نے نون وسین کے ساتھ نسر لکھا ہے۔ بدر و اُحد میں خدمت نبوی میں حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۴۸) سیدنا سراقہ بن کعب الانصاری رضی اللہ عنہ

سراقہ بن کعب بن عمرو بن عبدالعزیٰ بن غزیہ بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن النجار۔

بدر' اُحد اور دیگر مشاہد میں حاضر ہوئے اور سلطنت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں وفات پائی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۴۹) سیدنا سعد بن خولی الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ حاطب بن ابی بلتعہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ کوئی ان کو مذحجی' کوئی کلبی' کوئی فارسی النسل بیان کرتا ہے۔ بدر میں شامل تھے اور یہیں شہید ہوئے' بعض نے ان کی شہادت غزوہ اُحد کی بیان کی ہے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۵۰) سیدنا سعد بن خثیمہ الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

بنو عوف بن عمر میں سے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے بدر پر چلنے کے لیے کہا تو ان کے والد نے کہا کہ میں جاؤں گا اور تم گھر پر ٹھہرو۔ سعد رضی اللہ عنہ بولے باوا جان یہ بہشت کا معاملہ ہے اس لیے مجھے ہی جانے دیجئے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس جنگ میں مجھے شہادت ضرور نصیب ہو جائے گی۔ آخر قرعہ اندازی ہوئی' قرعہ میں بھی ان کا نام نکل آیا۔ خوشی خوشی گئے اور شہادت پا کر خوشی خوشی جنت کو سدھارے۔ یہ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ ابو خثیمہ یا ابوعبداللہ کنیت کرتے تھے۔ ان کے والد سال آئندہ جنگ اُحد میں فائز بہ شہادت ہوئے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۵۱) سیدنا سعد بن ربیع الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرء القیس بن مالک الاعز بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث۔

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ نبی اکرم ﷺ کے دو ازدہ (بارہ) نقیبوں میں سے ہیں۔ ایام جاہلیت میں بھی کاتب تھے۔ عقبہ کی بیعت اولیٰ وثانیہ میں حاضر اور بدر میں شامل تھے' اُحد میں شہید ہوئے۔ غزوہ اُحد کا ذکر ہے کہ جنگ کے خاتمہ پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سعد کی خبر کون لائے گا۔ میں نے دیکھا کہ نیزہ برداروں کا ایک گروہ اسے گھیرے ہوئے ہے۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ خبر لانے کو اٹھے' دیکھا کہ شہیدوں کے ڈھیر میں پڑے ہیں' ابھی سانس چلتی ہے اور آنکھ چمکتی ہے۔ مجھے دیکھ کر کہا کیا دیکھتے ہو؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہاری خبر کو بھیجا ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے میرا سلام عرض کر دینا کہ مجھے نیزہ کے بارہ زخم آئے ہیں مگر میں نے بھی اپنے حملہ آور کو جانے

نہیں دیا۔ قوم کو بھی میرا سلام کہہ دینا اور کہنا اللہ اللہ وہ عہد نہ بھول جائیں جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے شب عقبہ میں کیا تھا۔ وہ یہ سمجھ لیں کہ اگر تم میں سے ایک شخص کی زندگی میں بھی رسول اللہ ﷺ کو ذرا سی آنچ لگی تو تم اللہ کے سامنے کچھ جواب نہ دے سکو گے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا! اللہ تعالیٰ سعد رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے' زندگی اور موت اللہ اور رسول کی خیرخواہی میں پوری کر گیا۔

یہ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ وہی ہیں جن کی اولاد کو سب سے پہلے ترکہ عصبہ شرعی ملا۔ ان کی دو دختران کو ۲/۳ حصہ ملا تھا' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۵۲) سیدنا سعد بن زید زرقی الانصاری رضی اللہ عنہ

سعد بن زید بن فاکہ بن خلدہ بن عامر بن زریق۔ بدر میں حاضر ہوئے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۵۳) سیدنا سعد بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ

سعد بن سہل بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار۔ بدر میں حاضر ہوئے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۵۴) سیدنا سعد بن عبید الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف۔

ابو زید ان کی کنیت ہے۔ بدر میں حاضر ہوئے اور سنہ ۱۵ھ کو بعمر ۶۴ سال جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ یہ سعد انصاری کے نام سے معروف ہیں اور ان بزرگوں میں سے ہیں جنہوں نے عہد نبوی میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ ان کے فرزند عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے شام کا والی بھی بنا دیا تھا' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۵۵) سیدنا سعد مولیٰ عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ

غزوہ بدر میں اپنے مولیٰ عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۵۶) سیدنا سعد بن عثمان بن خلدہ الانصاری الزرقی رضی اللہ عنہ

سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن زریق الانصاری رضی اللہ عنہ
ابو عبادہ کنیت ہے' بدر میں حاضر ہوئے۔ یہ ان تین اشخاص میں سے ہیں جو جنگ اُحد میں بھاگ کھڑے ہوئے تھے' دوسرا ان کا بھائی عقبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی معافی کو قرآن میں نازل فرمایا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۵۷) سیدنا سعد بن معاذ الانصاری سید الاوس رضی اللہ عنہ

سعد بن معاذ بن نعمان بن امراء القیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن نبیت (عمرو) بن مالک بن اوس۔

عقبہ اول وثانیہ کے درمیان (سنہ ۱۱ نبوت) کو مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے۔ بدر' اُحد اور خندق میں حاضر ہوئے۔ جنگ خندق میں ایک تیر ان کے گھٹنے کی آنکھ پر لگا تھا۔ رگ کٹ گئی" جب خون بند کرتے تو ورم ہو جاتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیمہ مسجد نبوی میں لگوا دیا تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تیمارداری فرمایا کرتے۔ جنگ خندق کے بعد بنو قریظہ کا غزوہ شروع ہو گیا' انہوں نے دعا مانگی کہ الٰہی جب تک میں بنی قریظہ کا فیصلہ نہ دیکھ لوں اس وقت تک مجھے موت نہ آئے' خون بند ہو گیا حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی نہ نکلا۔

اسی اثناء میں بنو قریظہ نے ان کو اپنا حکم تسلیم کر لیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو حکم مان لیا۔

قبل از اسلام اوس اور بنو قریظہ کا اتحاد تھا اور ان یہودیوں کا یہ خیال تھا کہ اس خاندانی اتحاد کی بنیاد پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہماری ہی اعانت کریں گے۔

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ یہ کیا کہ جنگ آوروں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی زن

و بچہ کو اسیر کر کے ان کی قیمت سے مسلمانوں کی حالت درست بنائی جائے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ سن کر فرمایا : اَصَبْتَ حُکْمَ اللّٰہِ فِیْھِمْ تم نے اس حکم کے مطابق کہا جو اللہ تعالیٰ کا ان کے حق میں تھا۔

اس فیصلہ کے بعد پھر زخم سے خون جاری ہو گیا اور اسی عارضہ میں جنگ خندق سے ایک ماہ بعد فائز بہ شہادت ہوئے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سعد کے لیے عرش الرحمٰن بھی جھوم گیا۔ فرمایا کہ ان کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتے ایسے شامل ہوئے جو کبھی زمین پر نہ اترے تھے۔

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بڑے کڑیل جوان تھے مگر جنازہ میں ذرا بوجھ نہ تھا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنازہ کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں۔

ایک مرتبہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تو معمولی شخص ہوں لیکن تین باتیں مجھے ضرور حاصل ہیں :

(۱) جب نبی اکرم ﷺ کچھ فرماتے تو مجھے یقین ہو جاتا کہ ٹھیک منجانب اللہ فرما رہے ہیں۔

(۲) نماز میں اول سے آخر تک مجھے کوئی وسوسہ پیدا نہیں ہوتا۔

(۳) جب کسی جنازہ کے ساتھ جاتا ہوں تو موت اور مرنے والے کے سوا کوئی خیال میرے دل میں واپسی تک پیدا نہیں ہوتا۔

سیدنا سعد بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ خصلتیں انبیاء کی سی ہیں۔ ان کی والدہ کبشہ بنت رافع رضی اللہ عنہا بھی صحابیہ ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۵۸) سیدنا سعید بن سہیل الانصاری الاشہلی رضی اللہ عنہ

سعید بن سہیل بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار۔

ابن اسحاق اور ابو معشر نے ان کو بدر و اُحد میں حاضر ہونے والا بتلایا ہے۔ ابو محشران کی کنیت ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۵۹) سیدنا سفیان بن بشر رضی اللہ عنہ

انصاری ہیں، بدر میں حاضر ہوئے، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶۰) سیدنا سلمہ بن اسلم الانصاری الحارثی رضی اللہ عنہ

سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عدی بن مالک بن اوس۔

بدر و اُحد اور دیگر جملہ مشاہد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے۔ سنہ ۱۴ھ کو جسر ابو عبیدہ والی جنگ میں شہید ہوئے۔ عمر بوقت شہادت بعض نے ۳۸، بعض نے ۶۳ سال درج کی ہے۔ جنگ بدر میں سائب بن عبید اور نعمان بن عمرو کو انہی نے اسیر کیا تھا، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶۱) سیدنا سلمہ بن ثابت بن وقش الانصاری الاشہلی رضی اللہ عنہ

سلمہ بنت ثابت بن وقش بن رغبہ بن عبد الاشہل الانصاری الاشہلی۔

بدر میں حاضر ہوئے اور اُحد میں شہادت پائی۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد ثابت اور چچا رفاء بھی غزوہ اُحد میں شہید ہوئے تھے۔ ان کے بھائی عمرو بن ثابت بھی شہید اُحد ہیں، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶۲) سیدنا سلمہ بن حاطب انصاری رضی اللہ عنہ

سلمہ بن حاطب بن عتیک بن امیہ بن زید۔

بدر و اُحد میں حاضر ہوئے، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶۳) سیدنا سلمہ بن سلامت بن وقش رضی اللہ عنہ

بن زغب بن زعوارء بن عبد الاشہل الانصاری الاشہلی۔
ان کی والدہ سلمہ بنت سلمہ بھی انصاریہ حارثیہ ہیں' ابوعوف کنیت ہے' عقبہ اولیٰ وثانیہ میں حاضر تھے۔ بدر اور مشاہد مابعد میں ہمرکاب مصطفوی رہے۔
سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کو حاکم یمامہ بھی مقرر کر دیا تھا۔ ستر سال کی عمر میں سنہ ۴۵ھ کو مدینہ منورہ میں انتقال کیا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶۴) سیدنا سلیط بن قیس الانصاری رضی اللہ عنہ

سلیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔
بدر میں حاضر ہوئے اور مابعد کے جملہ مشاہد میں بھی حاضر تھے' جسر ابی عبید کے دن شہید ہوئے۔ ان کے فرزند عبداللہ بن سلیط نے ان سے روایت کی ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶۵) سیدنا سلیم بن حارث الانصاری رضی اللہ عنہ

سلیم بن حارث بن ثعلبہ بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار۔
بدر میں حاضر ہوئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ضحاک اور نعمان فرزندان عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار ان (سلیم بن حارث) کے ماں جائے بھائی ہیں اور وہ بھی بدر میں حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۶۶) سیدنا سلیم بن قیس بن فہد الانصاری رضی اللہ عنہ

سلیم بن قیس بن فہد (خالد) بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار۔
بدر' احد' خندق اور جملہ مشاہد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ خلافت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ میں وفات پائی' ان کی ہمشیرہ خولہ بنت قیس سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔ ان کے والد کا شمار بھی صحابہ میں ہوتا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(٦٧) سیدنا سلیم بن عمرو الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

سلیم بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن کعب بن سلمہ۔
عقبہ میں اور بدر میں حاضر تھے' یوم اُحد کو شہید ہوئے۔ ان کا آزاد کردہ غلام عنترہ بھی اسی روز شہید ہوا' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(٦٨) سیدنا سلیم بن ملحان الانصاری رضی اللہ عنہ

سلیم بن ملحان (مالک) بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن عبد بن غنم بن عدی بن النجار۔
بدر اور اُحد میں یہ بھی اور ان کے بھائی حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے اور دونوں بھائی بئرمعونہ کے واقعہ میں شہید بھی ہوئے۔ ان کی نسل نہیں چلی' ام سلیم بنت ملحان ان کی ہمشیرہ ہیں' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(٦٩) سیدنا سماک بن خرشتہ الانصاری رضی اللہ عنہ

سماک بن خرشتہ بن لوذان بن عبدود بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب خزرج الاکبر۔
ان کی کنیت ابودجانہ ہے اور اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ ان کا شمار چیدہ اور برگزیدہ بہادروں میں ہوتا ہے۔ مغازی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہا کرتے تھے۔ بدر میں حاضر تھے' جنگ یمامہ میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(٧٠) سیدنا سماک بن سعد الانصاری رضی اللہ عنہ

سماک بن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج۔
بدر' اُحد میں حاضر تھے۔ ان کے بھائی بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۷۱) سیدنا سنان بن ابی سنان رضی اللہ عنہ

سنان بن ابی سنان (وہب) بن محصن بن حرثان بن قیس بن مرو بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔

بدر میں یہ اور ان کے بھائی اور ان کے والد اور ان کے چچا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ حاضر تھے۔ یہ تمام بزرگ جملہ مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ حاضر رہے۔
بیعت رضوان سب سے پہلے سنان نے کی یا بقول واعظ ان کے والد ابوسنان رضی اللہ عنہ سے ابتداء ہوئی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۷۲) سیدنا سنان بن صیفی رضی اللہ عنہ

بن صخر بن خنساء الانصاری رضی اللہ عنہ
یہ بنو سلمہ میں سے ہیں' عقبی بھی ہیں اور بدری بھی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۷۳) سیدنا سہل بن حنیف الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

سہل بن حنیف بن وہب بن عکیم بن ثعلبہ بن مجدعہ بن حارث بن عمر بن خناس۔
ابو سعید کنیت ہے' بعض نے کنیت میں اختلاف بھی کیا ہے۔ بدر اور جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب رہے۔ یہ ان بزرگوں میں سے ہیں جو اُحد کے دن پہاڑ کی طرح جم کر رہے۔
سیدنا سہل رضی اللہ عنہ دشمن پر برابر تیر برساتے رہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ سہل کو تیر دیے جاؤ یہ سہل ہے۔
خلافت مرتضوی میں یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے رفقاء میں سے تھے۔ بصرہ کو جاتے ہوئے سیدنا علی رضی اللہ عنہ انہی کو والی مدینہ بنا کر گئے تھے اور انہی کو حاکم فارس بھی کیا تھا مگر اہل فارس نے ان کو نکال دیا تب زیاد کو جناب امیر نے حاکم فارس بنایا۔
سہل بن حنیف کا کوفہ میں سنہ ۳۸ھ کو انتقال ہوا' ان کے فرزند اور ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔
ان کے جنازہ کی نماز سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور ۶ تکبیرات سے پڑھائی' یہ امتیاز

اہل بدر کی نماز جنازہ میں قائم رکھا جاتا تھا۔

ان سے چالیس احادیث مروی ہیں' ازاں جملہ متفق علیہ ۴' صحیح مسلم میں ۲' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۂ۔

(۷۴) سیدنا سہل بن عتیک الانصاری رضی اللہ عنہ

سہل بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن عامر (مبذول) بن مالک بن نجار۔

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی' ان کی نسل آگے نہیں چلی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۂ۔

(۷۵) سیدنا سہل بن قیس الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

سہل بن قیس بن ابی کعب بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ الانصاری۔

بدر میں حاضر ہوئے اور غزوہ اُحد میں جام شہادت نوش فرمایا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۂ۔

(۷۶) سیدنا سہیل بن عمرو بن ابی عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

بدر میں شامل ہوئے' واقعہ صفین سنہ ۳۷ھ کو شہید ہوئے۔ لشکر مرتضوی میں سے تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۂ۔

(۷۷) سیدنا سہیل بن رافع الانصاری رضی اللہ عنہ

سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار۔

بدر' اُحد' خندق اور جملہ مشاہد میں ہمرکاب نبوی رہے۔

جس زمین پر مسجد نبوی تعمیر ہوئی ہے اسی جگہ ان کے کھلیان کی زمین تھی جس پر کھجوروں کو خشک کیا کرتے تھے۔ اسے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر شامل مسجد نبوی کر دیا تھا۔

خلافت فاروقی میں وفات پائی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۂ۔

(۷۸) سیدنا سواد بن غزیۃ الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو عدی بن النجار میں سے ہیں۔ بدر' اُحد' خندق اور جملہ مشاہد میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ساتھ حاضر تھے۔

انہی کو نبی اکرم ﷺ نے امیر خیبر بنایا تھا' یہی وہ بزرگ ہیں جن کی کمر میں نبی اکرم ﷺ نے چھڑی چبھو دی تھی اور انہوں نے بدلہ لینے کو کہا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے اسے بدلہ لینے کی اجازت فرما دی تھی۔ اس طرح یہ بزرگوار نبی اکرم ﷺ کے عدل بے عدیل کے شاہد صادق ٹھہرے تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۷۹) سیدنا سواد بن یزید الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

سواد بن یزید (یا ابن رزق' یا ابن رزین' یا ابن رزیق) بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔

بدر اور اُحد میں حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۸۰) سیدنا ضحاک بن حارثہ الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

ضحاک بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔
بیعت عقبہ سے مشرف ہوئے اور غزوہ بدر میں شامل' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۸۱) سیدنا ضحک بن عبد عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار۔
بدر و اُحد میں حاضر تھے' بدر میں اپنے بھائی نعمان بن عبد عمرو کی معیت میں تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۸۲) سیدنا حمزہ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ [illegible] شامل ہوئے اور اُحد میں

شہادت پا کر جنت میں داخل ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۸۳) سیدنا طفیل بن مالک الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

طفیل بن مالک بن نعمان بن خناء بن بنو سلمہ میں سے ہیں' عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ اُحد میں مردانہ وار لڑے تھے اور ۱۳ زخم ان کے جسم پر آئے تھے۔ غزوہ خندق میں بھی شامل ہوئے اور اسی روز راہی عالم بقا ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۸۴) سیدنا عاصم بن بکیر الانصاری رضی اللہ عنہ

بنو عوف بن خزرج کے حلیف تھے' موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام اہل بدر میں تحریر کیا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۸۵) سیدنا عاصم بن ثابت الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

عاصم بن ثابت بن ابو الافلح قیس بن عصمت بن نعمان بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔

ابو سلیمان کنیت ہے' غزوہ بدر میں حاضر تھے۔ یہی واقعہ رجیع کے سردار تھے' عاصم بن عمر فاروق کے نانا بھی یہی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے اس مختصر وفد کو قوم ہذیل کی تعلیم وہدایت کے لیے بھیجا تھا۔ خود قوم کے سردار ان کو مدینہ سے اپنے ساتھ لے گئے۔ جب یہ لوگ مکہ اور عسفان کے درمیان پہنچ گئے تو بنو لحیان کے ایک سو اشخاص نے ان کے دس آدمیوں کو گھیر لیا۔ یہ سب ایک پہاڑی کے ٹیلہ پر پہنچ گئے' دشمنوں نے کہا کہ تم سب نیچے اتر آؤ' عہد ومیثاق یہ ہے کہ تم کو قتل نہ کیا جائے گا۔

عاصم بولے کہ میں تو کافر کی پناہ لینا پسند نہیں کرتا۔ الٰہی ہماری خبر اپنے رسول کو پہنچا دے۔ سات صحابہ کو جن میں عاصم بن ثابت بھی تھے' دشمن نے تیروں سے شہید کر دیا۔ زید بن دثنہ' خبیب بن عدی رضی اللہ عنہما اور ایک اور صاحب رہ گئے جن کو پکڑ لیا' ان

کا حال سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں ہے۔

عاصم نے بدر میں کفار کا ایک سردار قتل کیا تھا' دشمن نے چاہا کہ سر کاٹ لے۔ جب لاش کے قریب گئے تو شہد کی مکھیوں نے لاش کے پاس ان کو جانے نہ دیا۔ واپس آگئے' کہا رات کو آئیں گے جب مکھیاں آرام کریں گی۔ رات کو بارش آئی' پانی کی رو میں لاش بہہ گئی اور کفار کو نہ ملی۔

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اشعار ہیں :

لَعَمْرِیْ لَقَدْ شَانَتْ هُذَیْلُ بْنُ مُدْرِكٍ   اَحَادِیْثَ كَانَتْ فِیْ خُبَیْبٍ وَّعَاصِمِ
اَحَادِیْثَ لَحْیَانَ صَلُّوْا بِقُبْحِهَا   وَلَحْیَانُ اَكَابُوْنَ شَرًّا لُجَرَائِمِ

رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

(۸۶) سیدنا عاصم بن قیس بن ثابت رضی اللہ عنہ

بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف الانصاری۔
بدر میں حاضر تھے اور اُحد میں بھی شریک تھے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۸۷) سیدنا عامر بن اُمیہ رضی اللہ عنہ

بن زید بن حصاس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔
یہ ہشام بن عامر کے والد ہیں' بدر میں حاضر ہوئے اور اُحد میں شہید ہوئے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ان کے فرزند ہشام ایک روز حاضر ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ عامر خوب انسان تھا' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۸۸) سیدنا عامر بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ

یہ عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ واقعہ بدر کے بعد انہوں نے ہی عقبہ بن ابی معیط ملعون کی گردن تلوار سے اڑا دی تھی' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۸۹) سیدنا عامر بن سلمہ بن عامر البلوی رضی اللہ عنہ

انصار کے حلیف ہیں' موسیٰ بن عقبہ نے ان کو اہل بدر میں شمار کیا ہے۔ بعض نے ان کو عمرو بن سلمہ بھی لکھا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۹۰) سیدنا عامر بن عبد عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

ان کے نام میں اختلاف ہے اور کنیت کے تلفظ میں بھی اختلاف ہے' ان کا نام کسی نے ثابت اور کسی نے مالک بتایا ہے' مگر صحیح عامر ہے۔
کنیت ابو حبہ (بالباء) ہے۔ بعض نے بالنون (ابوحنہ) بتائی ہے' ان کی والدہ ہندہ بنت اوس بن عدی ہیں اور یہ سعد بن خیثمہ کے مات بھائی ہیں۔ سب کا اتفاق ہے کہ یہ بدر میں شامل تھے۔ ابن اسحاق نے ان کو شہید اُحد لکھا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۹۱) سیدنا عامر بن مخلد بن الحارث الانصاری رضی اللہ عنہ

عامر بن مخلد بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔
بدر میں شجاعت دکھلائی اور اُحد میں شہادت پائی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۹۲) سیدنا عائذ بن ماعص الانصاری رضی اللہ عنہ

عائذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق۔
یہ اور ان کے بھائی معاذ بن ماعص رضی اللہ عنہ بدر میں حاضر تھے۔ مواخات میں ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سویط بن حرملہ کا بھائی بنایا تھا۔ بیئر معونہ یا بقول بعض یوم یمامہ میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۹۳) سیدنا عبداللہ بن ثعلبہ البلوی الانصاری

بن خزمہ بن اصرم- یہ بنو عوف بن خزرج کے حلیف تھے' بدر میں حاضر ہوئے۔
ان کے بھائی بحاث بن ثعلبہ بھی بدری ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۹۴) سیدنا عبداللہ بن جبیر بن النعمان الانصاری رضی اللہ عنہ

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی- غزوہ اُحد میں تیر اندازوں کے سردار یہی تھے' مقابلہ کرتے ہوئے اپنے مقام متعینہ پر شہید ہوئے- خوات بن جبیر ان کے حقیقی بھائی ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۹۵) سیدنا عبداللہ بن انجد رضی اللہ عنہ

یہ بنو سلمہ میں سے ہیں- بدر و اُحد میں حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۹۶) سیدنا عبداللہ بن الحمیر الاشجعی رضی اللہ عنہ

یہ بنو خنساء بن سنان کے حلیف ہیں اور اس لیے انصاری شمار ہوتے ہیں- بدر میں حاضر تھے' ان کے بھائی خارجہ بھی بدری ہیں- یہ اُحد میں بھی حاضر ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۹۷) سیدنا عبداللہ بن ربیع بن قیس الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۹۸) سیدنا عبداللہ بن رواحہ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امرء القیس بن عمرو بن امرء القیس الاکبر۔
بارہ نقبائے محمدی میں سے ہیں- بدر' اُحد' خندق' حدیبیہ' عمرۃ القضاء میں حاضر تھے۔

فتح مکہ سے پیشتر فردوس نشیں ہو چکے تھے۔

ان کا شمار شعراء نبویہ میں ہے۔ حسان بن ثابت' کعب بن مالک اور عبداللہ بن رواحہ ﷺ ان شعرائے برگزیدہ میں سے ہیں جن کو آیت اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ نے شعرائے عام سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

ان کو فی البدیہہ کہنے میں مہارت تھی۔ ایک روز نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اِسی وقت کوئی شعر بنا کر سناؤ۔ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فوراً کھڑے ہو کر عرض کر دیا :

اِنِّیْ تَفَرَّسْتُ فِیْكَ الْخَیْرَ اَعْرِفُهٗ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّمَا خَانَنِی الْبَصَرُ

اَنْتَ النَّبِیُّ وَمَنْ یَّحْرِمْ شَفَاعَتَهٗ یَوْمَ الْحِسَابِ لَقَدْ اَزْرٰی بِهِ الْقَدَرُ

فَثَبَّتَ اللّٰهُ مَا اٰتَاكَ مِنْ حَسَنٍ تَثْبِیْتَ مُوْسٰی وَنَصْرًا كَالَّذِیْ نَصَرُوْا

جنگ موتہ کو جب فوج روانہ ہونے لگی تو اس وقت سالار فوج زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے' سرور کائنات نے فرمایا! اگر زید شہید ہو جائے تو جعفر طیار کمان گری کرے گا' وہ بھی شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہ سردار بنے گا۔

روانگی کے وقت الوداع کہنے والوں نے ابن رواحہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ تم کو بخیر وعافیت واپس لائے۔ انہوں نے ان کے جواب میں یہ اشعار انشاء کیے :

لٰكِنَّنِیْ اَسْاَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَةً وَضَرْبَةً ذَاتَ فَرْغٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا

وَطَعْنَةً بِیَدِیْ حَرَّانَ مُجْهِزَةً بِحَرْبَةٍ تَنْفُذُ الْاَحْشَآءَ وَالْكَبِدَا

حَتّٰی یَقُوْلُوْا اِذَا مَرُّوْا عَلٰی جَدَثِیْ یَا اَرْشَدَ اللّٰهُ مِنْ غَازٍ وَّقَدْ رَشَدَا

جب میدان جنگ میں زید اور جعفر رضی اللہ عنہما شہید ہو چکے اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ سردار فوج بن گئے اور شہادت کے لیے نفس کو تیار کرنے لگے تو یہ اشعار فرمائے :

یَا نَفْسُ اِنْ لَّمْ تُقْتَلِیْ تَمُوْتِیْ هٰذَا حِمَامُ الْمَوْتِ قَدْ صَلِیْتِ

وَمَا تَمَنَّیْتِ فَقَدْ اُعْطِیْتِ اِنْ تَفْعَلِیْ فِعْلَهُمَا هُدِیْتِ

اس کے بعد حملہ کر دیا' حملہ سے واپس آئے تو ان کے چچیرے بھائی نے یخنی لا کر پیش کی' کہا یہ تھوڑی سی پی لو' ذرا تکان اترے گی اور طاقت آئے گی' دو گھونٹ پیئے تھے کہ فوج میں سے شور کی آواز آئی' یخنی کا برتن ہاتھ سے پھینک دیا اور بولے افسوس میں ابھی تک دنیا ہی میں ہوں' پھر یہ شعر پڑھے :

اَقْسَمْتُ بِاللّٰهِ لَتَنْزِلَنَّهْ طَائِعَةً اَوْ لَتُكْرِهَنَّهْ
مَالِيْ اَرَاكِ تَكْرِهِيْنَ الْجَنَّةْ وَقَبْلَ ذَا مَا كُنْتِ مُطْمَئِنَّةْ

پھر حملہ کیا اور جنت کو سدھار گئے' ان کی شہادت جمادی الاول سنہ ۸ھ کو بمقام موتہ ہوئی' رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

(۹۹) سیدنا عبداللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبداللہ الانصاری الحارثی رضی اللہ عنہ

یہ بنو الحارث بن الخزرج میں سے ہیں' عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی رہے۔ ان کو صاحب الاذان بھی کہتے ہیں کیونکہ ان ہی کو خواب میں اذان سکھائی گئی تھی' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم سے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے یاد کر لی تھی۔ یہ واقعہ بناء مسجد نبوی کے بعد سنہ اھ کا ہے۔

فتح مکہ کے دن بنو الحارث بن خزرج کا رایت (جھنڈا) انہی کے ہاتھ میں تھا۔ سنہ ۳۲ھ کو بعمر ۶۴ سال مدینہ میں وفات پائی۔

انہوں نے تین احادیث کی روایت کی ہے' ازاں جملہ ایک متفق علیہ ہے' رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

(۱۰۰) سیدنا عبداللہ بن سعد بن خشیمہ بن الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

ان کے والد سعد اور دادا خشیمہ بھی صحابی ہیں۔ ان کے والد غزوہ بدر میں اور دادا غزوہ اُحد میں شہید ہوئے تھے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بدر میں شامل ہونے کی بابت اختلاف ہے۔

ابن المبارک نے جو روایت مغیرہ بن حکیم سے کی ہے' اس میں یہ ہے کہ عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ وہ اُحد میں شامل ہوئے اور عقبہ میں بھی اپنے والد کے ساتھ تھے۔

فاکہانی نے مغیرہ بن حکیم سے روایت کرتے ہوئے بتلایا کہ وہ بدر اور عقبہ میں حاضر ہوئے۔ محدثین کے نزدیک ابن المبارک احفظ واضبط ہیں۔ یہ تین احادیث کے راوی ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۰۱)سیدنا عبداللہ بن سلمتہ العجلانی البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

ان کے والد کا نام سلمہ بفتح سین وکسرلام ہے۔ بلی کے بنو عجلان سب کے سب بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے' اس لیے یہ بلوی وانصاری ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے' اُحد میں بھی شریک ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۰۲)سیدنا عبداللہ بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ

ابن اسحاق وابن عتبہ نے ان کو بدری بتلایا ہے اور بنو عبد الاشہل کا حلیف تحریر کیا ہے۔ ابن ہشام نے ان کو بنو زعورا کا بھائی اور بعض نے ان کو غشانی الاصل بھی لکھا ہے' غزوہ خندق میں شہید ہوئے تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۰۳)سیدنا عبداللہ بن سہل الانصاری رضی اللہ عنہ

بیان کیا گیا ہے کہ یہ بدر میں شامل تھے' یہ صاحب علم وفہم تھے۔ عبداللہ مقتول خیبر بھی ان ہی کا بھائی تھا۔

حویصہ ومحیصہ ان کے چچا ہیں' جب ان کی موجودگی میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کرنے میں ابتداء کی تھی تو انہی کو نبی اکرم ﷺ نے کبّر کبّر فرمایا تھا۔

ایک سفر میں ان کو شراب مشکیزوں میں بھری ہوئی ملی' انہوں نے مشکیزوں کو اپنے نیزوں سے چھید دیا' انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہم کو شراب پینے سے بھی روکا ہے اور گھروں میں داخل کرنے سے بھی منع فرمایا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۰۴) سیدنا عبداللہ بن طارق بن عمرو بن مالک البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

قوم بلی سے ہیں اور انصار کے قبیلہ بنو ظفر کے حلیف ہیں۔ یہ اس گروہ میں سے ہیں جن کو نبی اکرم ﷺ نے تعلیم القرآن اور تفقہ دین کے لیے عضل اور قارہ کے ساتھ روانہ کیا تھا۔

رجیع پر (جو ہذیل کے ایک جوہڑ کا نام ہے) حنفیوں نے اظہار عذر کیا۔ مرثد، خالد اور عاصم رضی اللہ عنہم نے تلواریں کھینچ لیں اور مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

عبداللہ اور زید بن دثنہ اور خبیب بن عدی رضی اللہ عنہم کو انہوں نے گرفتار کر لیا۔

عبداللہ بن طارق نے کسی طرح رسی میں سے خود کو چھڑا لیا، مگر کفار نے ان کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا۔

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اشعار میں ان کا نام نظم کیا ہے، یہ واقعہ آخر سنہ ۳ھ کا ہے، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۰۵) سیدنا عبداللہ بن عامر البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

قوم بلی سے ہیں اور انصار کے قبیلہ بنو سعد کے حلیف بدر میں شامل تھے، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۰۶) سیدنا عبداللہ بن عبد مناف الانصاری رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن مناف بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔
ابو یحییٰ ان کی کنیت تھی۔ بدر و اُحد میں جوہر شجاعت دکھلائے، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۰۷) سیدنا عبداللہ بن عبس الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو عدی بن کعب بن الخزرج میں سے ہیں۔ بدر میں حاضر تھے اور جملہ دیگر مشاہد میں بھی نبرد آزما رہے' ان کے والد کا نام بعض نے عبیس بھی لکھا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۰۸) سیدنا عبداللہ بن عبیس الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو الحارث بن خزرج کے حلیف تھے' اس لیے انصاری کہلائے' ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ غزوہ بدر میں شامل تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۰۹) سیدنا عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

یہ بنو عوف بن خزرج میں سے ہیں' ان کا قبیلہ مدینہ بھر میں مشہور تھا۔ انہی کو ابن الحبلی بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کا سالم بن غنم اپنی بڑی توند کی وجہ سے حبلی مشہور تھا۔

سلول عبداللہ منافق کی دادی کا نام ہے' ابی اپنی ماں کی نسبت سے مشہور ہے۔

سیدنا عبداللہ کے باپ عبداللہ کو اہل یثرب اپنا بادشاہ بنانے لگے تھے' اس کے لیے تاج تیار کرنے کی تجویزیں ہو رہی تھیں کہ سرور عالم رونق افروز مدینہ ہو گئے تھے۔ خزرجی مسلمان ہو گئے' ابن ابی کا اقتدار خاک میں مل گیا' رشک وحسد نے اسے راس المنافقین بنا دیا۔

غزوہ تبوک میں ایک انصاری اور مہاجر کے جھگڑے میں ابن ابی نے کہا تھا لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ (المنافقون) یعنی مدینہ پہنچ کر بلند پایہ لوگ ذلیل لوگوں کو نکال دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر ہوئی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر کہا اگر اجازت ہو تو اس منافق کا سر اڑا دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی جب سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ اس گستاخی کی سزا میں اس کے باپ کو قتل کا حکم ہونے والا ہے۔ یہ نہایت مخلص تھے' نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو اپنے نالائق باپ کا سر

کاٹ کر حاضر کر دوں۔ فرمایا نہیں تم اپنے باپ سے حسن سلوک رکھو۔

الغرض ابن ابی راس المنافقین کے گھر میں سیدنا عبداللہ صدق واخلاص کا نمونہ تھے۔ ایمان اور محبت رسول اللہ ﷺ کے مدارج میں ترقی یافتہ تھے۔ ان کا شمار خیار صحابہ اور فضلائے صحابہ میں ہوتا ہے۔ بدر' اُحد اور دیگر جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی رہے۔ سنہ ۱۲ھ کو جنگ یمامہ میں شربت شہادت سے شیریں کام ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۱۰) سیدنا عبداللہ بن عرفطہ الانصاری رضی اللہ عنہ

بن عدی بن امیہ بن حذارہ بن عوف بن نجار بن خزرج۔

یہ مہاجر بھی ہیں' سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت حبشہ کی تھی اور بنو الحارث بن خزرج کے حلیف بھی ہیں اس لیے انصاری ہیں۔ بدر میں حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۱۱) سیدنا عبداللہ بن عمرو بن حرام الانصاری رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ۔

ان کی کنیت ابو جابر ہے' جابر صحابی ہیں جن سے روایات حدیث بکثرت ہیں' انہی کے نامور فرزند ہیں۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی اور نقیب محمدی بھی' یوم اُحد کو شہید ہوئے تھے۔ ان کے ناک' کان کاٹے گئے تھے۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری پھوپھی وہاں پہنچ گئیں' وہ بھائی کی لاش کی بے حرمتی دیکھ کر رونے لگیں' میں بھی رونے لگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا روؤ یا نہ روؤ فرشتوں نے اپنے پروں سے اس کی لاش پر سایہ کر رکھا ہے۔

ایک روز نبی اکرم ﷺ نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تجھے بتا دوں کہ تیرے باپ کے ساتھ اللہ نے کیا انعام کیا' میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا اسے سامنے بلایا اور گفتگو فرمائی' اوروں سے پس پردہ ہی گفتگو کرتا ہے لیکن تیرے باپ سے بغیر پردہ کے گفتگو کی۔ حکم ہوا اے میرے بندے! جو تمنا ہو بیان کر۔ انہوں نے کہا کہ مجھے پھر دنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ میں بار دیگر شہادت حاصل کروں۔ حکم ہوا یہ تو قطعی ہے کہ مر کر کوئی شخص دنیا میں واپس

نہیں جائے گا۔ عرض کیا کہ ہمارا حال پسماندگان تک پہنچا دیا جائے۔ اس پر آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کا نزول ہوا۔
عمرو بن الجموح ان کے بہنوئی تھے' وہ بھی شہید اُحد ہیں۔ دونوں ایک ہی قبر میں آرام فرما ہیں' رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

(۱۱۲) سیدنا عبداللہ بن عمیر بن عدی الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن عمیر بن عدی بن امیہ بن حدارہ بن عوف بن حارث بن الخزرج۔
سب کا اتفاق ہے کہ یہ غزوہ بدر میں شامل تھے' مگر ابن عمارہ نے ان کا ذکر انصاب انصار میں نہیں کیا' رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

(۱۱۳) سیدنا عبداللہ بن قیس الانصاری رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن قیس بن خالد بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔
بدر میں حاضر تھے۔ ابن سعد کا قول ہے کہ وہ اُحد میں شہید ہوئے' مگر دیگر مورخ کہتے ہیں کہ جملہ مشاہد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوئے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں وفات پائی' رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

(۱۱۴) سیدنا عبداللہ بن قیس الانصاری رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔
ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے کہ عبداللہ اور ان کے بھائی معبد ہر دو غزوہ بدر میں حاضر تھے' مگر ابن عقبہ نے ان کا ذکر اہل بدر میں نہیں کیا' آگے چل کر سب متفق ہیں کہ یہ اُحد میں حاضر تھے' رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

(۱۱۵) سیدنا عبداللہ بن کعب الانصاری المازنی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار۔

بدر میں حاضر ہوئے اور غنائم بدر کے تحویل دار بھی یہی تھے' دیگر جملہ مشاہد نبوی میں بھی برابر حاضر ہوتے رہے اور خمس نبوی کے تحویل دار بھی یہی تھے۔

ابو یعلی مازنی ان کے بھائی ہیں' سنہ ۳۰ھ کو مدینہ میں وفات پائی۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۱۶) سیدنا عبداللہ بن نعمان بن بلذمہ الانصاری رضی اللہ عنہ

ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے چچا کے بیٹے ہیں۔ بدر اور اُحد میں حاضر ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۱۷) سیدنا عبدالرحمٰن بن جبر الانصاری رضی اللہ عنہ

عبدالرحمٰن بن جبر بن عمرو بن زید بن غنم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔

ابو عبس کنیت تھی اور یہی کنیت نام پر غالب آگئی تھی۔ غزوہ بدر میں ان کی عمر ۴۸ سال تھی۔ کعب بن اشرف یہودی کے قتل میں بھی یہ شامل تھے۔ سنہ ۳۴ھ کو بعمر ستر سال انتقال کیا۔

یہ ان اشخاص میں سے ہیں جو قبل از اسلام نوشت و خواند سے واقف تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۱۸) سیدنا عبدالرحمٰن بن عبداللہ البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ فرار بن بلی کی نسل اور بنو قضاعہ میں سے ہیں۔ بنوجحجبا کے حلیف تھے' ان کا نام عبدالعزیٰ تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبدالرحمٰن عدو الاوثان تجویز فرمایا۔ بدر میں حاضر تھے' جنگ یمامہ میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۱۹) سیدنا عبدالرحمٰن بن کعب المازنی الانصاری رضی اللہ عنہ

ابو یعلیٰ لقب کرتے تھے' بدر میں حاضر ہوئے اور سنہ ۲۴ھ کو انتقال فرمایا۔
یہ بھی ان بزرگوں میں ہیں جن کو غزوہ تبوک میں سواری نہ ملی تھی اور وہ جہاد میں شامل نہ ہونے کی حسرت میں گریہ وزاری کرتے تھے۔ ان کا مذکور اس آیت میں ہے :
﴿ تَوَلَّوْا وَاَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴾
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

(۱۲۰) سیدنا عبد ربہ بن حق الانصاری الساعدی رضی اللہ عنہ

بن اوس بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ۔
مورخین نے نام میں تھوڑا سا اختلاف کیا ہے' کسی نے عبدرب کسی نے عبداللہ لکھا ہے۔ بدر میں حاضر تھے' رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

(۱۲۱) سیدنا عباد بن بشر بن وقش الانصاری الاشہلی رضی اللہ عنہ

عباد بن بشر بن وقش بن زغبہ بن زعور ابن عبدالاشہل الانصاری الاشہلی۔
یہ قدیم الاسلام ہیں' مدینہ میں سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ رہتے تھے' فضلاء صحابہ میں سے ہیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ شب تاریک میں ان کا عصا روشن ہو جایا کرتا تھا۔
یہ ان بزرگوں میں سے ہیں جو کعب بن اشرف یہودی کے قتل میں شامل تھے۔ یہ یہودی ہمیشہ لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اور اسلام کے خلاف آمادہ جنگ واذیت کرتا رہتا تھا' اس واقعہ کے متعلق ان کے اپنے اشعار بھی ہیں :

صَرَخْتُ لَهٗ يَعْرِضْ لِصَوْتِي　　دَوَافِي طَالِعًا مِنْ رَاسِ جُدُرِ
فَعُدْتُ لَهٗ فَقَالَ مِنَ الْمُنَادِيْ　　فَقُلْتُ اَخُوْكَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرِ
وَهٰذَا دِرْعُنَا رَهْنًا فَخُذْهَا　　بِشَهْرَانِ وَفِي اَوْ نِصْفِ شَهْرِ
فَقَالَ مَعَاشِرٌ شَبِعُوْا وَجَاعُوْا　　وَمَا عَدَلُوْا الْغِنٰى مِنْ غَيْرِ فَقْرِ

فَاَقْبَلَ نَحْوَنَا يَهْوِيْ سَرِيْعًا — وَقَالَ لَنَا لَقَدْ جِئْتُمْ بِاَمْرٍ

وَفِيْ اَيْمَانِنَا بِيْضٌ جِدَادٌ — مُجَرَّدَةٌ بِهَا الْكُفَّارُ تَفْرِيْ

فَعَانَقَهُ ابْنُ مَسْلَمَةَ الْمُرَدِّيْ — بِهَا الْكُفَّارَ كَاللَّيْثِ الْهِزَبْرِ

وَشَدَّ بِسَيْفِهِ صَلْتًا عَلَيْهِ — فَقَطَّرَهُ اَبُوْ عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ

فَكَانَ اللّٰهُ سَادِسَنَا فَاُبْنَا — بِاَنْعَمِ نِعْمَةٍ وَاَعَزِّ نَصْرٍ

وَجَآءَ بِرَاْسِهِ نَفَرٌ كِرَامٌ — هُمُوْنَا هُوْكَ مِنْ صِدْقٍ وَّبِرٍّ

یوم الیمامہ کو مردانہ وار لڑتے ہوئے بعمر ۴۵ سال شہید ہوئے۔

مزید حالات از مرتب: سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ایمان لائے۔ غزوہ بدر، احد اور دیگر تمام غزوات میں نمایاں حصہ لیا۔

جنگ خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کا چند دوسرے انصار کے ساتھ ہر رات پہرہ دیتے تھے۔ حدیبیہ میں کفار نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سن کر خالد بن ولید کو ۲۰۰ سواروں کے ساتھ آگے بھیجا۔ اس موقع پر عباد بن بشر رضی اللہ عنہ ۲۰ سواروں کے ساتھ خالد کے سامنے گئے۔ غزوہ تبوک میں سنہ ۹ھ میں رات کو تمام لشکر کے گرد گشت لگاتے تھے۔ پہرہ دینے والوں کی ایک خاص تعداد تھی اور یہ ان پر افسر بنائے گئے تھے۔ سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہ میں رات پہرہ دینے کی خوبی بہت نمایاں ہے۔ رات بھر پہرہ دینا اور دن کو شریک جہاد ہونا یہ ایک لازوال سعادت ہے جو ہر ایک کو میسر نہیں ہوتی۔

ان کی شب بیداری صرف میدان جنگ تک محدود نہ تھی بلکہ عام حالات امن میں بھی رات کا زیادہ حصہ عبادت الٰہی میں گزارتے۔ ایک دفعہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد پڑھنے اٹھے تو سیدنا عباد رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا اللہ ان کی مغفرت کرے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ میں اور ابو یعلیٰ نے مسند میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ انصار میں تین آدمی سب سے بہتر تھے۔ سیدنا سعد بن معاذ، سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہ۔

جنگ یمامہ سنہ ۱۱ھ میں نہایت بہادری سے لڑے اور جام شہادت نوش فرمایا۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

(۱۲۲) سیدنا عباد بن الخشخاش بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

واقدی نے خشخاش کو بسین ہائے مہملہ بیان کیا ہے' قوم بلی (قضاعہ) سے تھے' انصار کے حلیف تھے' بدر میں حاضر ہوئے اور اُحد میں شہید ہوئے۔
مجذر بن زیاد ان کے چچازاد اور ماں جائے بھائی ہیں۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد اور عبادہ بن خشخاش ہر سہ ایک قبر میں سلائے گئے تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۲۳) سیدنا عباد بن عبید بن التیہان رضی اللہ عنہ

طبری نے ان کو حاضرین بدر میں تحریر کیا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۲۴) سیدنا عباد بن قیس رضی اللہ عنہ

بن عامر بن خلدہ بن عامر بن رزیق الانصاری الزرقی۔
عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ غزوہ اُحد میں بھی حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۲۵) سیدنا عباد بن قیس الانصاری رضی اللہ عنہ

عباد بن قیس بن عبد بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج۔
یہ اور ان کے بھائی سبیع بن قیس رضی اللہ عنہ بدر میں حاضر تھے۔ انہوں نے یوم موتہ کو شہادت پائی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۲۶) سیدنا عبادہ بن الصامت الانصاری السالمی رضی اللہ عنہ

عقبہ اولیٰ' ثانیہ اور ثالثہ میں حاضر تھے۔ بارہ نقبائے محمدی میں سے آپ ایک ہیں۔ مواخات میں یہ ابو مرثد الغنوی کے بھائی تھے۔ بدر اور جملہ مشاہد نبوی میں حاضر رہے۔ امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو شام کا قاضی اور معلم بنا کر بھیجا تھا۔ حمص میں قیام کیا کرتے تھے' پھر فلسطین گئے اور وہیں انتقال کیا۔ بعض نے مقام وفات رملہ و بیت المقدس بھی تحریر کیا ہے۔ سنہ ۳۴ھ کو بعمر ۷۲ سال انتقال فرمایا۔

مزید حالات از مرتب: عبادہ نام' ابو الولید کنیت' قبیلہ خزرج کے خاندان سالم سے تعلق ہے' والد کا نام قرۃ العین تھا۔

مکہ میں جب اسلام کی صدا بلند ہوئی تو سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ اس وقت نوجوان تھے۔ انصار کے وفد تین سال تک مدینہ سے مکہ آئے' یہ سب میں شامل تھے۔ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی زندگی ابتداء ہی سے ولولہ انگیز ہے۔ مکہ سے مسلمان ہو کر پلٹے تو والدہ کو دعوت اسلام دی' وہ مسلمان ہو گئیں۔ ان کے ایک دوست کعب بن عجرہ تھے اور وہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے۔ ان کے گھر ایک بڑا بت تھا' سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی کوشش تھی یہ مسلمان ہو جائیں۔ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ موقع پا کر اندر گئے اور ان کے بت کو توڑ ڈالا' کعب رضی اللہ عنہ کو ہدایت غیبی نصیب ہوئی اور وہ مسلمان ہو گئے۔ ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی مواخات قائم ہوئی۔

سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ بیعت الرضوان میں بھی شریک تھے۔ خلافت صدیقی میں بھی بعض لڑائیوں میں شامل رہے۔ خلافت فاروقی میں مصر کے فتح ہونے میں دیر ہوئی تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو مزید کمک کے لیے خط لکھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے چار ہزار فوج روانہ کی جس میں ایک ہزار فوج کے افسر سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا ان افسروں میں ہر ایک شخص ایک ہزار کے برابر ہے۔ جب یہ کمک مصر پہنچی تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے تمام فوج کو یکجا کر کے ایک پر اثر تقریر کی اور سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر کہا کہ اپنا نیزہ مجھ کو دو' خود سر سے امامہ اتارا اور سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کے نیزہ پر لگا کر سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کو [illegible] سالار کا علم [illegible] اور آج آپ [illegible] سالار ہیں۔ اللہ کی شان کہ پہلے ہی

حملہ میں شروع ہو گیا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے زمانہ میں فلسطین کا قاضی بنا کر بھیجا۔ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ فضلائے صحابہ میں سے تھے۔ قرات ان کا خاص فن تھا' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں پورا قرآن حفظ کر لیا تھا۔ اسلام کا پہلا مدرسہ قرات جو عہد نبوی میں اصحاب صفہ کے لیے قائم ہوا تھا' انہی کے زیر ریاست تھا۔ اہل صفہ جو کبار صحابہ تھے ان سے تعلیم پاتے تھے۔ یہاں قرآن کے ساتھ لکھنا بھی سکھایا جاتا تھا۔ حدیث کے بھی عالم تھے' ان کی روایات کی تعداد (۱۸۱) تک پہنچتی ہے۔

سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ تادم مرگ شام میں سکونت پذیر رہے۔ سنہ ۳۴ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ وفات کے وقت بیٹے کو نصیحت کی کہ بیٹا تقدیر پر ایمان رکھنا ورنہ ایمان کی خیریت نہیں ہے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۲۷) سیدنا عبادہ بن قیس الانصاری رضی اللہ عنہ

عبادہ بن قیس بن زید بن امیہ (الخزرجی)۔

بدر' احد' خندق' حدیبیہ اور خیبر میں حاضر تھے۔ جنگ موتہ میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۲۸) سیدنا عبید بن ابو عبید الانصاری رضی اللہ عنہ

ان کا تعلق قبیلہ بنو عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہے۔ بدر' احد' خندق میں برابر حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۲۹) سیدنا عبید بن اوس الانصاری الحضرمی رضی اللہ عنہ

عبید بن اوس بن مالک بن سواد بن کعب' ابو نعمان کنیت تھی' قبیلہ اوس میں سے تھے۔

جنگ بدر کے دن انہی نے عقیل بن ابی طالب اور عباس و نوفل کو اسیر کیا تھا اور ان تینوں کو معہ ایک قیدی کے ایک ہی رسی میں باندھ کر نبی اکرم ﷺ کے حضور میں پیش کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! لَقَدْ اَعَانَكَ عَلَيْهِمْ مَلَكٌ كَرِيْمٌ (ان کی گرفتاری کرانے میں

ایک بزرگ فرشتہ نے تیری معاونت کی ہے) اسی بات پر ان کو مُقرِنْ کا خطاب بھی حاصل ہوا۔

امام ابن اسحاق کہتے ہیں کہ عباس کو کعب بن عمرو نے گرفتار کیا تھا' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۳۰) سیدنا عبید بن تیہان الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ ابوالہیثم بن تیہان کے بھائی ہیں۔ بعض مورخین نے ان کو نفس انصار میں شمار کیا ہے اور بعض نے ان کو قبیلہ بلی کا بتلا کر حلیف انصار بتلایا ہے۔

یہ ان ستر میں سے ہیں جنہوں نے عقبہ میں بیعت نبوی کی تھی۔ غزوہ بدر میں بھی حاضر تھے اور غزوہ اُحد میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۳۱) سیدنا عبید بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ

عبید بن زید بن عامر بن عجلان بن عمر بن عامر بن رزیق۔

بدر اور اُحد میں ہر دو مقامات شرف میں حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۳۲) سیدنا عبس بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہ

عبس بن عامر بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ۔

بیعت عقبہ کی عزت حاصل کی' غزوہ بدر اور اُحد میں داد شجاعت دی' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۳۳) سیدنا عتبہ بن ربیعہ البہرانی الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بہرانی یا بہزی ہیں' انصار کے حلیف تھے' بدر میں حاضر ہوئے۔ بعض کو اس بارہ میں اختلاف بھی ہے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۳۴) سیدنا عقبہ بن عبداللہ بن صخر بن خنساء الانصاری رضی اللہ عنہ

عقبہ میں بھی بیعت سے مشرف ہوئے اور بدر میں بھی حاضر ہوئے' رضی اللہ عنہ۔

(۱۳۵) سیدنا عتبہ بن غزوان بن جابر المازنی رضی اللہ عنہ

ان کا نسب نبی اکرم ﷺ کی اٹھارہویں پشت میں مضر بن نزار میں شامل ہو جاتا ہے۔
یہ بنو نوفل بن عبد مناف بن قصی کے حلیف بھی ہیں۔ ان کی کنیت ابو غزوان اور ابو عبداللہ ہے۔ ان کا اسلام چھ صحابہ کے بعد تھا۔ انہوں نے اول ہجرت حبشہ کی تھی' پھر مکہ میں آ رہے' پھر مقداد بن عمرو کی رفاقت میں ہجرت فرمائی۔ اس وقت ان کی عمر ۴۰ سال تھی۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو تسخیر حیرہ پر مامور فرمایا تھا اور فرما دیا تھا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو اس علاقہ کا فاتح بنائے گا' میں نے علاء بن حضرمی اور عرفجہ بن خزیمہ (یا ہرثمہ) کو لکھ بھیجا ہے کہ وہ تیری ماتحتی میں کام کریں گے۔
اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی' فتح ابلہ اور فتح حیرہ انہی کے دست وبازو پر ہوئی۔ انہی نے بصرہ کو بسایا اور انہی کے حکم سے محجن بن ادرع نے بصرہ کی مسجد اعظم کی بنیاد رکھی۔
سنہ ۱۵ھ کو بعمر ۷۵ سال انہوں نے انتقال کیا' مدینہ یا ربذہ میں مدفون ہوئے۔ ان کا ایک خطبہ محدثین کے نزدیک محفوظ ہے جو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔
حمد وثناء کے بعد فرمایا :

فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ اٰذَنَتْ بِصَرْمٍ وَّوَلَّتْ حَذَّآءَ وَّاِنَّمَا بَقِيَ مِنْهَا صَبَابَةٌ كَصَبَابَةِ الْاِنَآءِ وَاَنْتُمْ مُنْقَلِبُوْنَ عَنْهَا اِلٰى دَارٍ لَّا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوْا مَا يَحْضُرُكُمْ الخ۔

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

(۱۳۶) سیدنا عتبان بن مالک الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

یہ بنو عوف بن خزرج میں سے ہیں' بدر میں شامل ہوئے۔ ان کی بینائی شروع ہی سے کمزور تھی' آخر میں بینائی بالکل بند ہو گئی۔ حکومت امیر معاویہ تک زندہ رہے تھے' رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

(۱۳۷) سیدنا عدی بن الزغباء الجہنی الانصاری رضی اللہ عنہ

عدی بن سنان (زغباء) بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ۔
قوم جہینہ سے ہیں' انصار بنو النجار کے حلیف تھے۔ بدر' اُحد' خندق اور دیگر جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب محمدی رہے۔
واقعہ بدر میں ان کو اور بسبس بن عمرو جہنی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان کی خبر لانے کو مامور فرمایا تھا۔ خلافت فاروقی میں انتقال فرمایا' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۳۸) سیدنا عصمت الانصاری رضی اللہ عنہ

بنو مالک بن نجاری کے حلیف ہیں اور قوم اشجع میں سے تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بدریین میں شمار کیا ہے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۳۹) سیدنا عصمتہ بن الحصین الانصاری رضی اللہ عنہ

عصمت بن الحصین بن وبرہ بن خالد بن العجلان۔
یہ قبیلہ بنو عوف بن خزرج سے ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی ھبیل بن وبرہ (نسبت بہ جد) بدر میں شامل ہوئے تھے۔
موسیٰ بن عقبہ' واقدی' ابن عمارہ کی یہی تحقیق ہے۔ عروہ بن زبیر کی ایک روایت بھی اسی کی موید ہے۔ البتہ ابن اسحاق وابو معشر نے ان کا ذکر اہل بدر میں نہیں کیا' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۴۰) سیدنا عصیمتہ الاسدی رضی اللہ عنہ

یہ بنو اسد بن خزیمہ میں سے ہیں' بنو مازن نجار کے حلیف تھے۔ بدر میں حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۴۱) سیدنا عصیمۃ الاشجعی رضی اللہ عنہ

یہ بنو سواد بن مالک بن غنم کے حلیف تھے۔ بدر' اُحد اور جملہ مشاہد مابعد میں حاضر ہوتے رہے۔ امارت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں انتقال فرمایا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۴۲) سیدنا عطیہ بن نویرہ رضی اللہ عنہ

بن عامر بن عطیہ بن عامر بن بیاضۃ الانصاری الزرقی البیاضی۔
بدر میں حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۱۴۳) سیدنا عقبہ بن عامر الانصاری الخزرجی السلمی رضی اللہ عنہ

بیعت عقبہ اولیٰ سے مشرف تھے۔ بدر و اُحد میں حاضر ہوئے' یوم اُحد کو خود آہنی پر سبز عمامہ سجا رکھا تھا اور دور سے نمایاں ہوتے تھے۔ خندق اور دیگر مشاہد نبوی میں بھی بالتزام حاضر رہے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

مزید حالات از مرتب: سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ عامر بن نابی بن زید حرام کے فرزند تھے اور خزرج کے خاندان بنی حرام بن کعب میں سے تھے۔ انصار کے ان چھ قدیم الاسلام بزرگوں میں سے ہیں۔ ۱۱ بعد بعثت میں مکہ جا کر بیعت کی اور مشرف باسلام ہوئے۔ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے ۱۳ بعد بعثت میں دوبارہ مکہ جا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ بڑے شجاع اور بہادر تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت مخلصین شیدائیوں میں سے تھے۔ سب سے پہلے غزوہ بدر میں اپنی شجاعت کے جوہر دکھائے۔ بدر' اُحد' احزاب اور دوسرے غزوات میں شامل رہے۔ ہر معرکے میں سربکف ہو کر لڑے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں فتنہ ارتداد کو فرو کرنے میں پرجوش حصہ لیا اور اسی سلسلہ میں مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کی جنگ میں داد شجاعت دیتے ہوئے شہادت پائی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۴۴) سیدنا عقبہ بن ربیعہ الانصاری رضی اللہ عنہ

بنوعوف بن خزرج کے حلیف ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کو اہل بدر میں سے بتلایا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۴۵) سیدنا عقبہ بن عثمان بن خلدہ رضی اللہ عنہ

بن مخلد بن عامر بن زریق الانصاری

بدر میں یہ اور ان کے دونوں بھائی ابوعبادہ وسعد بن عثمان رضی اللہ عنہما حاضر تھے۔ عقبہ' سعد اور عثمان بن عفان یوم اُحد کو دامان کوہ اعوص تک بھاگ گئے تھے' وہاں پہنچ کر پھر سنبھلے اور پھر جنگ میں آشامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی معافی قرآن مجید میں نازل فرمائی۔ یہ بھی اصحاب مصطفویہ کا خاص شرف ہے کہ ان کی زلات کی معافی کلام الٰہی میں فرمائی گئی۔ جیسا کہ ابونا آدم اور یونس علیہما السلام کے عفو کا اعلان فرمایا گیا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۴۶) سیدنا عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں' بنوحارث بن خزرج سے ہیں' ابو مسعود بدری کے عرف سے مشہور ہیں۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ انہوں نے بمقام بدر سکونت اختیار کرلی تھی اس لیے بدری کہلائے ورنہ غزوہ بدر میں شامل نہ تھے۔ ہاں بیعت عقبہ میں حاضر تھے اور اس روز سب سے چھوٹے یہی تھے۔

امام بخاری اور ایک جماعت کی تحقیقات یہ ہے کہ یہ غزوہ بدر میں بھی شامل تھے۔ اُحد اور مشاہد مابعد کی حاضری پر سب کا اتفاق ہے۔ جنگ صفین کو جاتے ہوئے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے انہی کو امیر کوفہ بنایا تھا۔ ان کا انتقال سنہ ۳۱ھ یا سنہ ۴۲ھ میں مدینہ یا کوفہ میں ہوا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۴۷) سیدنا عقبہ بن وہب بن کلدۃ الغطفانی رضی اللہ عنہ

بنو سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کے حلیف ہیں۔ بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ میں حاضر تھے' بدر و اُحد میں نمایاں کام کیے۔ یہ پہلے بزرگوار ہیں جو انصار میں سے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں مکہ ہی میں حاضر ہو گئے تھے' پھر جب نبی اکرم ﷺ نے ہجرت فرمائی تو انہوں نے بھی ہجرت کی اسی لیے آپ کو مہاجری انصاری کہا جاتا ہے۔

جنگ اُحد کے دوران نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک میں خود آہنی کے حلقے کھب گئے تھے۔ ان کے نکالنے میں یہ بھی ابوعبیدہ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامل تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۴۸) سیدنا علیفہ بن عدی بن عمرو الانصاری البیاضی رضی اللہ عنہ

علیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عمر بن مالک بن علی بن بیاضہ۔

اصحاب بدر میں سے ہیں' ان کے نام میں مورخین کو التباس ہوا ہے۔ ابن اسحاق نے ان کا نام خائے معجمہ (علیخہ) سے تحریر کیا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۴۹) سیدنا عمرو بن ایاس بن زید الیمنی الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ یمن کے باشندے اور انصار کے حلیف تھے' بدر اور اُحد میں حاضر تھے۔ ربیع بن ایاس اور ورقہ بن ایاس ان کے دو بھائی ہیں اور دونوں صحابی ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ۔

(۱۵۰) سیدنا عمرو بن ثعلبہ بن وہب الانصاری رضی اللہ عنہ

عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔

ابو حکیم یا ابو حکیمہ کنیت تھی اور کنیت ہی پر زیادہ مشہور تھے۔ بدر واُحد میں حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۵۱) سیدنا عمرو بن الجموح الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

عمرو بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ۔

ایام جاہلیت میں یہ انصار کے دیوتاؤں' بتوں کے پجاری تھے' عقبہ میں بیعت سے مشرف ہوئے۔ بدر میں حاضر تھے' اُحد میں فائز بہ شہادت ہوئے۔ یہ اعرج (لنگڑے) تھے' بیٹوں نے کہا کہ آپ گھر ٹھہریں کیونکہ آپ معذور ہیں۔ کہا مجھے امید ہے کہ میں بھی لنگڑاتا ہوا جنت میں پہنچوں گا۔ جب گھر سے چلے تو ان الفاظ میں دعا مانگی :

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الشَّهَادَةَ وَلَا تَرُدَّنِيْ اِلٰى اَهْلِيْ خَائِبًا۔

اُحد کے دن جب مسلمانوں کی صفیں ٹوٹ گئیں تو یہ اور ان کے فرزند خلاد دونوں آگے بڑھے اور مشرکوں پر جا پڑے اور اتنا لڑے کہ وہیں شہید ہو گئے۔

مزید حالات از مرتب: بنو سلمہ کے رئیس تھے۔ اس کے علاوہ مذہبی عزت بھی حاصل تھی۔ بت خانے کے متولی تھے۔ لکڑی کا ایک بت بنا کر گھر رکھ لیا تھا جس کا نام مناف تھا۔ بنو سلمہ کے چند نوجوانوں نے باہم مشورہ کیا کہ کسی صورت عمرو کو بھی مسلمان بنایا جائے۔ ان کا بیٹا جو کہ مسلمان ہو چکا تھا' اس نے بھی خاص کوشش کی۔ چنانچہ کچھ دنوں تک ان کا یہ مشغلہ رہا کہ رات کو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ وغیرہ کو ہمراہ لے کر مکان پر آتے اور گھر والوں کو سوتا پا کر بت کو اٹھا لاتے اور باہر کسی گڑھے میں پھینک دیتے' صبح کو اٹھ کر عمرو سخت برہم ہوتے اور اپنے بت کو اٹھا کر اندر لے جاتے۔ نہلاتے اور خوشبو مل کر پھر وہیں رکھ دیتے۔ آخر عاجز آ کر ایک دن بت کی گردن میں تلوار لٹکائی اور کہا کہ مجھے تو پتہ نہیں ورنہ ان لوگوں کی خوب خبر لیتا' اگر تو کچھ کر سکتا ہے تو کر' یہ تلوار تیرے پاس موجود ہے۔ اب لڑکوں نے رات کو آ کر بت کو اٹھایا' گردن سے تلوار الگ کی اور اس کو ایک مرے ہوئے کتے سے باندھ کر ایک کنویں میں لٹکا دیا۔ عمرو نے یہ کیفیت دیکھی تو بجائے اس کے کہ اپنے بت کی توہین پر غصہ ہوتے' راہ راست پر آ گئے اور مسلمان ہو گئے۔

سیدنا عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ جنگ اُحد میں شریک ہوئے اور شہید ہوئے۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کو ایک قبر میں دفن کیا گیا۔

ان کا رنگ گورا' گھونگریالے بال اور پیر میں لنگ تھا۔ بہت بڑے سخی تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسی وجہ سے ان کو بنو سلمہ کا سردار بنایا۔

رسول اللہ ﷺ میدان اُحد میں ان کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ شہید پڑے ہیں تو فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کی قسم پوری کرتا ہے۔ عمرو بھی انہی میں سے ہیں اور میں ان کو جنت میں اسی لنگڑے پاؤں کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ ان کے بیٹے خلاد رضی اللہ عنہ نے بھی باپ کے ساتھ میدان اُحد میں شہادت پائی۔ ان کی بیوی ہند بنت عمرو ہیں جو کہ مشہور صحابی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حقیقی پھوپھی ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ۔

(۱۵۲) سیدنا عمرو بن عتمہ بن عدی الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

عمرو بن عتمہ بن عدی بن نابی۔ بنو سلمہ میں سے ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی بیعت عقبہ سے مشرف ہوئے' بدر میں حاضر تھے۔

یہ ان رونے والوں میں سے ایک ہیں جن کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تھی : ﴿ وَلاَ عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوكَ لِتَحْمِلَهُمْ ﴾

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۱۵۳) سیدنا عمرو بن عوف الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو عامر بن لوی کے حلیف ہیں۔ مدینہ ہی میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ابن اسحاق کی تحقیق یہ ہے کہ یہ سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ بدر میں حاضر تھے' نسل گم ہو گئی۔ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے ان سے ایک حدیث یہ روایت کی ہے :

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَا الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ الْبَحْرَيْنِ۔

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۱۵۴) سیدنا عمرو بن غزیہ بن عمرو الانصاری المازنی رضی اللہ عنہ

عمرو بن غزیہ بن عمرو بن ثعلبہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار۔

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی' ان کے فرزند کلاں حارث رضی اللہ عنہ کو بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ حارث رضی اللہ عنہ کے دوسرے بھائی صحابی نہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۵۵) سیدنا عمرو بن قیس بن زید الانصاری النجاری رضی اللہ عنہ

جمہور کی رائے ہے کہ بدر میں حاضر تھے۔ سب متفق ہیں کہ اُحد میں یہ اور ان کے فرزند قیس رضی اللہ عنہ دونوں شہید ہوئے تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۵۶) سیدنا عمرو بن معاذ بن النعمان الانصاری الاشہلی رضی اللہ عنہ

مشہور صحابی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے برادر خورد ہیں۔ بدر میں حاضر تھے' اُحد میں بعمر ۳۲ سال شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۵۷) سیدنا عمارہ بن حزم الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

عمارہ بن حزم بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن النجار۔

یہ ان ستر بزرگواروں میں سے ہیں جنہوں نے شب عقبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ مواخات میں یہ محرز بن نضلہ کے بھائی تھے۔ بدر' اُحد' خندق اور جملہ مشاہد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ فتح میں بنو مالک بن النجار کا نشان انہی کے ہاتھ میں تھا۔

قتال اہل الردہ میں خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ گئے تھے' یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کے بھائی عمرو بن حزم اور معمر بن حزم بھی صحابی ہیں' معمر کی اولاد میں سے ابو طوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن امام مالک کے شیخ ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۵۸) سیدنا عمرو بن معبد رضی اللہ عنہ

عمرو بن معبد بن ازعر بن زید بن خلاف بن صبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس الانصاری الصبیعی۔

بدر میں حاضر ہوئے تھے۔ بعض نے ان کا نام عمیر بھی تحریر کیا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۵۹) سیدنا عمیر بن عامر بن مالک الانصاری المازنی رضی اللہ عنہ

ابوداؤد کنیت ہے۔ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۶۰) سیدنا عمر بن حارث بن ثعلبہ الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو حرام میں کعب سے ہیں۔ عقبی وبدری ہیں' احد میں حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۶۱) سیدنا عمیر بن حرام بن عمرو بن الجموع الانصاری رضی اللہ عنہ

واقدی وابن عمارہ کا بیان ہے کہ بدری ہیں مگر موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق وابو معشر نے ان کا نام اہل بدر میں تحریر نہیں کیا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۶۲) سیدنا عمیر بن الحمام بن الجموع الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

مواخات میں یہ عبیدہ بن الحارث مطلبی کے بھائی تھے۔ یہ انگور کھا رہے تھے' جب رسول اللہ ﷺ نے یہ خطبہ فرمایا :

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یُقَاتِلُھُمُ الْیَوْمَ رَجُلٌ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ۔

عمیر بولے خوب خوب' بس جنت میں جانے کی صرف اتنی ہی دیر ہے کہ کفار میں سے کوئی مجھ کو قتل کر دے' یہ کہہ کر انگور پھینک دیے اور یہ رجز پڑھتے ہوئے آگے بڑھے :

رَکْضًا اِلَی اللّٰہِ بِغَیْرِ زَادٍ   اِلَّا التُّقٰی وَعَمَلَ الْمَعَادِ
وَالصَّبْرَ فِی اللّٰہِ عَلَی الْجِھَادِ   وَکُلُّ زَادٍ عُرْضَۃَ النَّفَادِ
غَیْرَ التُّقٰی وَالْبِرِّ وَالرَّشَادِ

تلوار چلاتے ہوئے شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۶۳) سیدنا عمیر بن معبد بن ازعر الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو صبیعہ بن زید میں سے ہیں' بعض نے ان کا نام عمرو بھی لکھا ہے۔ بدر' اُحد' خندق اور جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی تھے۔ ان کا شمار ان ایک سو صابرین کے اندر ہوتا ہے جو یوم حنین میں صابر رہے تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۶۴) سیدنا عمیر الانصاری رضی اللہ عنہ

ان کے حالات اسی قدر درج ہیں کہ یہ سعید بن عمیر انصاری رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ بدر میں حاضر تھے' انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث نقل کیا ہے :

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ صَلٰوۃً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً۔

"جو کوئی میری امت میں سے مجھ پر بصدق دل ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجے گا۔"

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۱۶۵) سیدنا عمار بن زیاد بن سکن الانصاری رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر ہوئے اور شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۶۶) سیدنا عنترۃ السلمی ثم ذکوانی رضی اللہ عنہ

کسی نے ان کو انصار کا موالی اور کسی نے بنو سلمہ انصار کا حلیف تحریر کیا ہے۔ سب متفق ہیں کہ بدر میں حاضر تھے' جمہور کا اتفاق ہے کہ اُحد میں شہید ہوئے اور قول کے مطابق جنگ صفین میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۶۷) سیدنا عوف بن عفراء الانصاری رضی اللہ عنہ

عوف بن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔

بدر میں حاضر ہوئے' ان کے بھائی معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہما بھی بدری ہیں۔

عوف بن عفراء رضی اللہ عنہ کی بابت یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ان چھ میں سے تھے جنہوں نے عقبہ پر بیعت کی۔ بعد ازاں عقبہ کی دوسری اور تیسری بیعت میں بھی شامل تھے۔ عفراء ان کی والدہ کا نام ہے' والد کا نام حارث ہے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۶۸) سیدنا عویم بن ساعدہ بن عائش رضی اللہ عنہ

یہ بنو قضاعہ میں سے ہیں' بنوامیہ کے حلیف تھے۔ عقبہ کی بیعت میں یکے از ہفتاد (۷۰) میں سے تھے۔

بدر' اُحد اور خندق میں حاضر تھے۔ عہد نبوی میں انتقال کیا یا بقول بعض عہد فاروقی میں بعمر ۶۵' ۶۶ سال مدینہ میں وفات پائی' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۶۹) سیدنا عویمر بن اشقر بن عوف الانصاری رضی اللہ عنہ

ان کو بنو مازن میں سے بیان کیا گیا ہے' اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ بدر میں حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۷۰) سیدنا غنام رضی اللہ عنہ

ان کو رجلٌ من الصحابہ تلایا گیا ہے' اہل بدر میں شامل ہیں۔ ابن غنام رضی اللہ عنہ صحابی اور روایان حدیث میں سے ہیں' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۷۱) سیدنا فروہ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ

فروہ بن عمرو بن عبید بن عامر بن بیاضتہ الانصاری البیاضی رضی اللہ عنہ۔

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہا کرتے تھے۔ مواخات میں عبداللہ بن مخرمتہ العامری رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۷۲) سیدنا فاکہہ بن بشیر الانصاری الزرقی رضی اللہ عنہ

فاکہہ بن بشیر بن فاکہہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق۔
یہ بنو جشم بن الخزرج میں سے ہیں' بدر میں حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۷۳) سیدنا قتادہ بن نعمان بن زید الانصاری الظفری رضی اللہ عنہ

قتادہ بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن کعب (مسمی ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔

ابو عمرو کنیت تھی اور ابو عبداللہ بھی۔ عقبی بھی اور بدری بھی' جملہ مشاہد میں حاضر ہونے والے۔ جنگ اُحد میں ان کی آنکھ نکل پڑی تھی' لوگ قطع کرنے لگے' نبی اکرم ﷺ نے ان کے ڈیلے کو آنکھ میں رکھ دیا اور ہتھیلی سے دبا دیا اور زبان سے فرمایا : اَللّٰھُمَّ اکْسِھَا جَمَالاً "الٰہی اس کی آنکھ کو صاحب جمال بنا دے" یہ آنکھ عمر بھر کبھی نہ دکھی۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ بنو ظفر کا نشان انہی کے ہاتھ میں تھا۔

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ کا شمار فضلائے صحابہ میں ہوتا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سخت تاریکی تھی' بجلی چمک رہی تھی' ابر تھا' قتادہ رضی اللہ عنہ نماز عشاء کے لیے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو دیکھا تو فرمایا قتادہ ہے؟ یہ بولے ہاں! پھر بولے میں سمجھا کہ آج نماز میں حاضر ہونے والے کم ہوں گے میں ضرور چلوں۔ فرمایا' واپس جاؤ تو ل کر جانا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کو کھجور کی ایک شاخ دے دی جو تاریکی میں روشنی دیتی تھی' دس دس قدم آگے اور دس دس قدم پیچھے۔ ان کا انتقال سنہ ۲۳ھ بعمر ۶۵ سال ہوا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھی اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے جو ان کے ماں جائے بھائی تھے قبر میں اتارا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۷۴)سیدنا قطبہ بن عامر بن حدیدۃ الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

قطبہ بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ۔
بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ میں حاضر تھے۔ بدر' اُحد اور جملہ مشاہد میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ساتھ چلنے والے تھے۔ جنگ اُحد میں ۹ زخم ان کے جسم پر آئے تھے۔ ایک پتھر ان کے جسم پر آکر گرا' یہ بولے کہ جب تک پتھر نہیں بھاگے گا میں بھی نہ بھاگوں گا۔ فتح مکہ کے دن بنو سلمہ کا نشان انہی کے ہاتھ میں تھا۔ ابو زید کنیت تھی' امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں وفات پائی۔

مزید حالات از مرتب: سیدنا قطبہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں نہایت پامردی سے لڑے۔ فتح مکہ میں بنو سلمہ کی علمبرداری کا فخر حاصل کیا۔ سنت نبوی پر چلنے کی سخت کوشش کرتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں انصار احرام باندھ کر دروازوں سے گھر کے اندر نہ آتے تھے' قریش میں بھی یہی دستور تھا۔ ایک روز احرام کی حالت میں نبی اکرم ﷺ کسی باغ میں داخل ہوئے' صحابی رضی اللہ عنہم بھی ساتھ تھے۔ قطبہ رضی اللہ عنہ بھی دروازہ سے اندر چلے گئے۔ لوگوں نے کہا اللہ کے رسول یہ فاجر آدمی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم کو یہ فاجر کہتے ہیں۔ جب احرام باندھے تھے تو پھر اندر کیوں آئے۔ جواب دیا آپ کے ساتھ چلا آیا' دینی دینک جو آپ کا دین ہے وہی میرا ہے۔ قرآن مجید نے اس خیال کی تائید کی اور یہ آیت اُتری :

﴿ لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا ﴾

"یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں میں پیچھے سے آتے ہو۔"

اس آیت کے نزول کے بعد یہ رسم قدیم بالکل ختم ہو گئی لیکن جس شخص نے سب سے پہلے اس کو ترک کیا وہ سیدنا قطبہ رضی اللہ عنہ تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۷۵)سیدنا قیس بن السکن الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

قیس بن سکن بن زعورا بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔
ابو زید کنیت ہے اور کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں' ان کی نسل باقی نہیں رہی۔ بدر

میں حاضر تھے' سنہ ۱۵ھ کو جنگ جسر ابو عبید کے دن شہید ہوئے۔

یہ انصار کے ان چار بزرگوں میں سے ہیں جو عہد نبوی میں جامع القرآن تھے' یعنی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور چوتھے یہ خود۔

مہاجرین میں سے حافظ وجامع القرآن مجید ہیں۔ سیدنا عثمان بن عفان' سیدنا علی' سیدنا عبداللہ بن مسعود' سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص' سیدنا سالم مولی ابوحذیفہ' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ۔

(۱۷۶) سیدنا قیس بن عمرو بن سہل الانصاری المدنی رضی اللہ عنہ

قیس بن عمرو بن سہل بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار۔
بدر میں حاضر تھے' یہ بزرگوار یحییٰ وسعید وعبدربہ فقہاء مدینہ کے جد اعلیٰ ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۷۷) سیدنا قیس بن محصن بن خالد بن مخلد الانصاری الزرقی رضی اللہ عنہ

بدر واُحد میں شریک ہوئے تھے' ان کے والد کا نام بعض نے حسن بھی لکھا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۷۸) سیدنا قیس بن مخلد الانصاری المازنی رضی اللہ عنہ

قیس بن مخلد بن صخر بن حبیب بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن بن النجار۔
بدر میں شامل ہوئے اور اُحد میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۷۹) سیدنا قیس بن ابی صعصعہ الانصاری المازنی رضی اللہ عنہ

قیس بن ابی صعصعہ عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار۔

عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ بدر میں پیدل نوجوانوں کے سردار تھے۔ بعد ازاں اُحد میں بھی حاضر ہوئے۔ وقت وفات معلوم نہیں ہو سکا' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۸۰) سیدنا کعب بن جماز الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ قوم غسان میں سے ہیں' مگر بنو ساعدہ کے حلیف تھے اس لیے انصاری ہیں۔ کعب رضی اللہ عنہ بدری ہیں اور ان کے بھائی سعد رضی اللہ عنہ غزوہ اُحد میں تھے' جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔
دار قطنی نے ان کے والد کا نام حسّان تحریر کیا ہے' مگر ابن عبدالبر جماز ہی کو صحیح بتاتے ہیں' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۸۱) سیدنا کعب بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ

کعب بن زید بن قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار بن النجار۔
بدر میں حاضر ہوئے اور یوم الخندق کو شہید ہوئے۔ یہ بیرمعونہ کے بزرگوں میں سے ہیں' جہاں ان کے ساتھی سب کے سب مارے گئے اور صرف یہی جانبر ہو سکے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۸۲) سیدنا کعب بن عمرو بن عباد الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

بنو سلمہ میں سے ہیں' ابو الیسر کنیت ہے اور کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ عقبہ میں حاضر ہوئے' پھر بدر میں بعمر بست (۲۰) سال شامل ہوئے۔ یہ قد کے چھوٹے تھے' انہوں نے عباس بن عبدالمطلب کو جو بلند بالا اور قوی الجثہ شخص تھے' بدر میں اسیر کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَعَانَكَ عَلَيْهِ مَلَكٌ كَرِيْمٌ "بزرگ فرشتہ نے تجھے مدد دی۔" انہی نے مشرکین کا جھنڈا بھی جو ابن عمیر کے ہاتھ میں تھا چھین لیا تھا۔
صفین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے جانب تھے' مدینہ منورہ میں سنہ۵۵ھ کو انتقال فرمایا' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۸۳) سیدنا مالک بن تیہان رضی اللہ عنہ

بن مالک بن عبید بن عمرو بن عبد الاعلم البلوی الانصاری۔
ابو الہیثم کنیت ہے' عقبہ کے ہر سہ مواقع میں حاضر تھے اور بنو عبدالاشہل کا گمان ہے کہ سب سے پہلے بیعت عقبہ کو کرنے والے بھی یہی تھے۔ بعض نے ان کو قوم بلی بن صاف بن قضاعہ سے بتایا اور بنو عبدالاشہل کا حلیف تحریر کیا ہے۔
بعض کہتے ہیں کہ یہ خود انصاری الاوسی ہیں۔ بدر' احد اور دیگر جملہ مشاہد میں نبی اکرم ﷺ کے ہمرکاب رہے۔
عہد فاروقی رضی اللہ عنہ میں انتقال ہوا' بعض کا قول ہے کہ یہ صفین میں منجانب سیدنا علی مرتضیٰ تھے' وہیں شہید ہوئے لیکن صفین میں ان کے بھائی عبید رضی اللہ عنہ کا شہید ہونا محقق ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۸۴) سیدنا مالک بن دخشم الانصاری رضی اللہ عنہ

ابن اسحاق و موسیٰ کا بیان ہے کہ انہوں نے بیعت عقبہ بھی کی تھی' مگر واقدی وابو معشر کو اختلاف ہے۔
سب متفق ہیں کہ یہ بدر اور جملہ مشاہد میں حاضر رکاب مصطفوی رہے۔ ایک بار ان کا ذکر نبی اکرم ﷺ کے حضور میں آیا' ایک شخص نے جو ان کو نفاق آلود سمجھتا تھا ان کو گالی دی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ۔ "میرے صحابہ کو گالی نہ دو" رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۸۵) سیدنا مالک بن رافع بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ اور ان کے والد رافع اور ان کے بھائی خلاد اور رفاعہ چاروں بدری ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ۔

(۱۸۶) سیدنا مالک بن ربیعہ الانصاری الساعدی رضی اللہ عنہ

ان کی کنیت ابو اسید ہے اور کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ بدر' اُحد اور جملہ مشاہد نبوی میں حاضر ہوئے۔ آخر عمر میں بینائی بند ہو گئی تھی۔ سنہ ۵۰ھ میں مدینہ میں انتقال کیا۔ اہل بدر میں سے یہ آخری شخص ہیں' ان کی وفات کے بعد کوئی بدری زندہ نہ رہا تھا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۸۷) سیدنا مالک بن قدامہ الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

مالک بن قدامہ بن عرفجہ بن کعب بن لحاظ بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم بن امراء القیس ابن مالک بن طاؤس۔

بدر میں حاضر تھے' ان کے بھائی منذر بن قدامہ رضی اللہ عنہ بھی بدری ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۸۸) سیدنا مالک بن مسعود بن البدن الانصاری الساعدی رضی اللہ عنہ

مالک بن مسعود بن بدن بن عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن الجموع بن ساعدہ۔
سب کا اتفاق ہے کہ یہ بدر و اُحد میں شامل ہوئے۔ ابو اسید الساعدی ان کے چچازاد بھائی ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۸۹) سیدنا مالک بن نمیلہ مزنی الانصاری رضی اللہ عنہ

نمیلہ ان کے والدہ کا نام ہے' والد کا نام مالک بن ثابت ہے' قوم مزینہ سے ہیں۔ وہ انصار اوس کے حلیف تھے' بدر میں حاضر ہوئے اور غزوہ اُحد میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۹۰) سیدنا مبشر بن عبدالمنذر الانصاری رضی اللہ عنہ

مبشر بن عبدالمنذر بن زنیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔

بدر میں معہ برادر خود ابولبابہ بن عبدالمنذر حاضر ہوئے اور بدر ہی میں مبشر حاضر ہوئے۔ بعض نے ان کو شہید خیبر بتلایا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۱۹۱) سیدنا المجذر بن زیادہ البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

مجذر (عبداللہ) بن زیادہ بن عمر بن زمزمہ بن عمرو بن عمارہ۔

بدر میں حاضر تھے' یہ قوم بلی سے تھے۔ جاہلیت میں انہوں نے سوید بن صلت کو قتل کیا تھا۔ جنگ احد میں حارث بن سوید نے باوجود خود مسلمان ہو جانے کے پس پشت سے حملہ کر کے قتل کر دیا اور پھر مکہ میں مرتد ہو کر چلا گیا۔ فتح مکہ کے بعد پھر حارث مسلمان ہو کر آگیا' اس وقت قتل مجذر کا مقدمہ چلایا گیا اور قصاص لیا گیا۔

جنگ بدر میں مجذر ہی نے ابوالبختری عاص بن ہشام بن حارث کو قتل کیا تھا۔ ابوالبختری لشکر کفار میں تھا لیکن اس نے مسلمانوں کے خلاف کوئی حصہ نہ لیا تھا' بلکہ قریش نے جو عہدنامہ بنوہاشم وبنومطلب کے خلاف لکھ کر خانہ کعبہ سے آویزاں کر دیا تھا' ابوالبختری نے اس کے منسوخ کرانے میں سعی کی تھی۔ لہٰذا نبی اکرم ﷺ نے حکم دے دیا تھا کہ جس کسی کی مڈبھیڑ ابوالبختری سے ہو جائے وہ اسے قتل نہ کرے۔

ابوالبختری انہی کو مل گیا' مجذر نے کہا کہ ہم کو نبی اکرم ﷺ کا حکم یہ ہے کہ تجھے قتل نہ کیا جائے' ابوالبختری نے کہا کہ ایک شخص جبارہ بن ملیحہ بنولیث کا ہے' وہ میرا ہم عہد ہے اور میرے ساتھ ہے' تم اسے بھی چھوڑ دو۔ مجذر رضی اللہ عنہ بولا کہ اور کسی کے چھوڑنے کی اجازت نہیں' آخر لڑے اور ابوالبختری مارا گیا۔

مجذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ میں نے اسے اسیر ہو جانے کو کہا تھا مگر وہ اس پر رضامند نہ ہوا اور آخر مجھے لڑنا پڑا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۱۹۲) سیدنا محرز بن عامر بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ

محرز بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔
بدر میں حاضر ہوئے' ان کی وفات ٹھیک اس دن بوقت صبح ہوئی جس روز جنگ اُحد واقع ہوئی تھی۔ ان کی نسل نہیں چلی' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۹۳) سیدنا محمد بن مسلمہ الانصاری الحارثی رضی اللہ عنہ

محمد بن مسلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزاج بن عمرو بن مالک بن اوس۔
بنو عبدالاشہل کے حلیف ہیں' بدر اور جملہ مشاہد میں ملتزم رکاب نبوی رہے' تا زندگی مدینہ ہی میں آباد رہے۔ سنہ ۴۳ھ بعمر ۷۷ سال انتقال کیا۔
گندم گوں لمبا قدم' پر بدن تھے۔ کعب بن اشرف یہودی کے قتل میں شامل تھے۔ ان کا شمار فضلائے صحابہ میں ہوتا ہے' ان کو نبی اکرم ﷺ نے بارہا حاکم مدینہ مقرر فرمایا جبکہ نبی اکرم ﷺ غزوات کو باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔
یہ ان بزرگواروں میں سے ہیں جو مسلمانوں کو باہمی جنگ کے وقت سب سے الگ تھلگ رہے اور ابذہ میں جا ٹھہرے تھے۔ سعد بن ابی وقاص' عبداللہ بن عمر' محمد بن مسلمہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم وہ بزرگ ہیں جو جمل و صفین سے علیحدہ رہے۔ انہوں نے ان دنوں میں لکڑی کی تلوار ہاتھ میں لے لی تھی اور کہا جاتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہی نے ان کو ایسا کرنے کا حکم دیا تھا۔ دس بیٹوں اور چھ بیٹیوں کے والد ہیں' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۹۴) سیدنا مرارہ بن ربیعہ العمری الانصاری رضی اللہ عنہ

مرارہ بن ربیعہ قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں سے ہیں۔ بدر میں حاضر ہوئے۔ یہ ان تین صحابہ میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور قرآن مجید میں ان کی قبولیت توبہ کا فرمان اُترا' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۹۵) سیدنا مسعود بن اوس بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ

قبیلہ مالک بن النجار سے ہیں' غزوہ اُحد اور مشاہد مابعد میں حاضر ہوئے تھے۔ ابن اسحاق نے ان کا نام اہل بدر میں تحریر نہیں کیا۔ خلافت فاروقی میں انتقال کر گئے تھے۔ کلبی کا بیان ہے کہ جنگ صفین تک زندہ تھے اور منجانب سیدنا علی المرتضیٰ لڑے تھے۔ ان کا مذہب تھا کہ وتر واجب ہیں' عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اس کو واجب نہیں مانتے تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۹۶) سیدنا مسعود بن خلدہ بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے اور اُحد میں بھی' بیئر معونہ پر شہادت پائی۔ بعض نے ان کو شہید جنگ خیبر بتلایا ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۹۷) سیدنا مسعود بن ربیع القاری رضی اللہ عنہ

قوم قارہ سے تھے اس لیے قاری مشہور ہوئے۔ مواخات میں عبید بن تیہان کے بھائی تھے۔ سنہ ۳۰ھ کو بعمر زائد از شصت ۶۰ سال وفات پائی۔ ابو عمیر کنیت ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۹۸) سیدنا مسعود بن سعد رضی اللہ عنہ

مسعود بن سعد بن قیس بن خالد بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی۔
واقدی کا قول ہے کہ بدر و اُحد میں حاضر تھے اور بیئر معونہ پر شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۹۹) سیدنا مسعود بن عبد سود الانصاری رضی اللہ عنہ

قبیلہ اوس میں سے ہیں۔ صرف ابن اسحاق نے ان کو خزرجی بتلایا ہے۔ بدر میں حاضر تھے اور خیبر میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۰۰) سیدنا امام العلماء معاذ بن جبل الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس بن عائذ بن کعب بن عمرو بن اوی بن سعد بن علی بن اسد بن سارده بن یزید بن جشم بن الخزرج الانصاری۔

ابو عبدالرحمٰن کنیت ہے' دراز قد' خوبرو' سفید رنگ' دانت سفید و روشن' بزرگ چشم۔ انہوں نے بیعت عقبہ ستر صحابہ کی شمولیت میں کی تھی اور مواخات میں ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا گیا تھا۔

بعض نے بیان کیا کہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان کے دینی بھائی تھے۔ بدر اور جملہ غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ہمرکاب برابر حاضر رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے انتقال سے کچھ عرصہ پہلے ان کو یمن کے ایک حصہ کا حاکم بنا کر بھیج دیا تھا۔ رخصت کے وقت فرما دیا تھا کہ تم مجھے اب اس دنیا میں نہ ملو گے۔

نبی اکرم ﷺ نے ملک یمن کو پانچ قسموں میں تقسیم فرما دیا تھا:

(۱) صنعاء ----- یہاں کا حاکم خالد بن سعید رضی اللہ عنہ مقرر فرما دیا تھا۔
(۲) کندہ ----- یہاں کا حاکم مہاجر بن ابوامیہ رضی اللہ عنہ مقرر فرما دیا تھا۔
(۳) حضرموت ----- یہاں کا حاکم زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ مقرر فرما دیا تھا۔
(۴) زبید' زمعہ' عدن اور ساحل ----- یہاں کا حاکم ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مقرر فرما دیا تھا۔
(۵) جند ----- یہاں کا حاکم معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مقرر فرما دیا تھا۔

شرائع اسلام کی تعلیم اور قرآن مجید کی عام تدریس اور مقدمات عامہ کی نگرانی اور جملہ عمال یمن کے اموال کی فراہمی بھی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہی کے متعلق تھی۔ ان کی مدح میں ایک تو یہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: اَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ۔ "حرام حلال کے جاننے میں سب سے زیادہ عالم معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہے۔"

دوسری یہ حدیث : يَأْتِي مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمَامَ الْعُلَمَاءِ "قیامت کے دن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جملہ علماء کے پیش پیش چلتے ہوئے حاضر ہوں گے۔"

فروہ اشجعی کی روایت ہے کہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے باآواز بلند یہ الفاظ پڑھے : إِنَّ مَعَاذًا كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔ میں نے کہا کہ قرآن مجید میں تو اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ ہے' ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مکرر اِنَّ مَعَاذاً كَانَ اُمَّةً پڑھا' میں سمجھ گیا کہ یہ دانستہ پڑھ رہے ہیں' بعد ازاں ہم سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو جانتا ہے کہ امت اور قانت کے معنی کیا ہیں' میں نے کہا اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا امت وہ ہے جو خیر کا معلم ہو اور اس کی اقتداء کی جائے اور قانت کے معنی اللہ کی اطاعت کرنے والا ہے۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اسی صفت کے تھے کہ وہ معلم الخیر بھی تھے اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والے بھی تھے۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ امور خیر میں بہت خرچ کرنے والے تھے' حتیٰ کہ ان کے سر بہت قرضہ ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جائیداد کو اپنی نگرانی میں لے کر جملہ قرضداروں کا قرض چکا دیا' معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ نہ رہا۔

فتح مکہ کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن جا کر تجارت کرنے کے لیے بھیج دیا اور بیت المال سے امداداً روپیہ عنایت فرمایا۔ جب معاذ رضی اللہ عنہ بعد از انتقال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ معاذ رضی اللہ عنہ سے وہ روپیہ واپس لینا چاہیے' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو کچھ نہ لوں گا' وہ خود واپس کریں تو ان کی مرضی ہے کیونکہ یہ روپیہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا' پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے خود علیحدہ ملے اور ان کو واپسی رقم کے لیے کہا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ رقم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی میری حالت کو درست کرنے کے لیے دی تھی' اب میں کیوں واپس کروں۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ واپس آ گئے' پھر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملے' کہا میں تمہاری بات مان لینے کو تیار ہوں کیونکہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پانی کے گڑھے میں ہوں اور ڈوبنے لگا ہوں' تم نے مجھے وہاں سے نکالا۔ بعد ازاں معاذ رضی اللہ عنہ سیدنا

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور تمام ماجرا سنایا اور حلفیہ کہا کہ میں کوئی رقم چھپا کر نہ رکھوں گا۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم سے کچھ واپس نہ لوں گا بلکہ تمام رقم کو معاف کر دیتا ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ بہت خوب ہے' بعد ازاں معاذ رضی اللہ عنہ جہاد شام کو چلے گئے۔

ان کا انتقال طاعون عمواس میں سنہ ۱۸ھ کو ہوا' بوقت انتقال ان کی عمر ۳۳ یا ۳۸ سال تھی۔ دواوین احادیث میں ان سے ۱۵۷ مرویات ثابت ہیں۔ متفق علیہ ۲' صحیح بخاری ۳' صحیح مسلم میں ایک' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۰۱) سیدنا معاذ بن عفراء الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ قبیلہ بنومالک بن النجار سے ہیں۔ عفراء ان کی والدہ کا نام ہے جس کی طرف منسوب ہیں' ان کے والد حارث بن سواد بن مالک ہیں۔

یہ انصار میں سے ایمان لانے میں ان اولین میں سے ہیں جن پر کسی انصاری کو تقدم حاصل نہیں۔ جنگ بدر میں معاذ رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے اور ان کے دونوں بھائی عوف و معوذ رضی اللہ عنہما بھی' یہ دونوں تو بدر ہی میں شہید ہو گئے تھے مگر معاذ رضی اللہ عنہ دیر تک زندہ رہے۔

ابوجہل کی پنڈلی پر انہوں نے ہی تلوار ماری تھی۔ ابوجہل کے بیٹے نے ان کے شانہ پر تلوار ماری' ہڈی کٹ گئی مگر بازو لٹکتا رہا۔ یہ اسی طرح معروف جہاد رہے' جب اس مجروح ہاتھ کو انہوں نے مانع سعی جہاد سمجھا تو کٹے ہوئے ہاتھ کو پاؤں کے نیچے دبا کر اور جھٹکا دے کر علیحدہ کر دیا اور پھر بفراغت تمام دن بھر معروف جہاد رہے۔

ان کے سن وفات میں اختلاف ہے' بعض نے بتلایا ہے کہ یہ خلافت علی مرتضیٰ تک زندہ رہے تھے۔

مزید حالات از مرتب: سلسلہ نسب یہ ہے: معاذ بن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سوداد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج۔

والدہ کا نام عفراء بنت خویلد ہے۔ ہجرت کے بعد معمر بن حارث ان کے اسلامی بھائی بنائے گئے۔

بدر میں شریک ہوئے۔ جب شیبہ' عتبہ اور ولید نے مبارز طلبی کی تو سب سے پہلے یہی تینوں بھائی معاذ' معوذ اور عوف رضی اللہ عنہم میدان میں نکلے لیکن نبی اکرم ﷺ نے ان کو واپس بلالیا اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کو مقابلہ کے لیے بھیجا۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ابو جہل کے بارے انہوں نے پوچھا اور دونوں بھائی باز کی طرح جھپٹے اور ابو جہل کو قتل کر ڈالا پھر نبی اکرم ﷺ کو خوشخبری سنائی۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کس نے قتل کیا' دونوں نے جواب دیا ہم نے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تلواریں دکھاؤ' چنانچہ دونوں کی تلواروں میں خون کا اثر موجود تھا۔

حب رسول کا بہترین ثبوت بدر میں ابو جہل کا قتل ہے۔ اس میں انہوں نے جانبازی کی جو اعلیٰ مثال قائم کی وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے نہایت حیرت انگیز ہے۔

سیدنا معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حج کیا۔ اس کے علاوہ اور بھی حج کیے جن میں سے ایک کا ذکر سنن نسائی میں ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۰۲) سیدنا معاذ بن عمرو بن الجموع الانصاری السلمی رضی اللہ عنہ

ان کے والد عمرو بن الجموع اور معاذ رضی اللہ عنہ دونوں بدر میں شامل تھے۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بدر میں صف بندی ہوئی تو میں نے دیکھا کہ میرے چپ و راست انصار کے دو نوجوان لڑکے ہیں۔ میں نے دل میں کہا کہ میرے برابر اگر پورے جوان ہوتے تو خوب ہوتا۔ ان میں سے ایک بولا چچا تم ابو جہل کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں! تم کیا چاہتے ہو؟ کہا سنا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتا ہے' دیکھ پاؤں تو اسے قتل کر کے چھوڑوں گا۔ دوسرے لڑکے نے بھی مجھے بہ آہستگی یہی بات کہی۔ اتنے میں مجھے سامنے ابو جہل نظر پڑ گیا' میں نے دونوں سے کہا تمہارا مطلوب وہ ہے۔ دونوں شہباز کی طرح جھپٹ پڑے' معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بیان میں بھی بازو کٹ جانے اور جھپٹ کر گرا دینے کا واقعہ اسی طرح بیان ہوا ہے جس طرح معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ (اس سے پہلے والے واقعہ) کے بیان میں ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ان کی تلواروں کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ ہاں تم دونوں نے ابو جہل کو ضربات لگائی ہیں۔ معاذ بن عمرو رضی اللہ عنہ بدر ہی میں شہید ہو گئے تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۰۳) سیدنا معاذ بن ماعض الانصاری الزرقی رضی اللہ عنہ

معاذ بن ماعض بن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق۔
بدر واُحد میں حاضر تھے۔ یہ شہسوار تھے' نبی اکرم ﷺ نے ان کو بدر میں ابو عیاش زرقی کا گھوڑا دلا دیا تھا جبکہ ابو عیاش گھوڑے سے گر پڑے تھے۔
واقدی اس قول میں منفرد ہیں کہ بیرَ معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

(۲۰۴) سیدنا معبد بن عبادہ الانصاری السالمی رضی اللہ عنہ

معبد بن عبادہ بن قشیر۔ یہ قبیلہ بنو سالم بن عوف سے ہیں' ابو حمیصہ ان کی کنیت ہے اور کنیت ہی سے زیادہ مشہور بھی ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

(۲۰۵) سیدنا معبد بن قیس بن صخر الانصاری رضی اللہ عنہ

معبد بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔
بدر میں حاضر تھے' ان کے بھائی بھی بدری ہیں' دونوں بھائی اُحد میں بھی حاضر ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

(۲۰۶) سیدنا معبد بن وہب العبدی بن عبد القیس رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے اور دونوں ہاتھوں میں تلواریں لے کر چلا رہے تھے۔ ام المؤمنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی بہن بریرہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں تھیں' رضی اللہ عنہ۔

(۲۰۷) سیدنا معتب بن بشیر بن ملیل الانصاری رضی اللہ عنہ

معتب بن بشیر (قشیر) بن ملیل بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف۔ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی۔ اُحد میں بھی حاضر تھے' رضی اللہ عنہ۔

(۲۰۸) سیدنا معتب بن عبید بن ایاس البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

انصار بنو ظفر کے حلیف تھے' بدر میں حاضر تھے۔ بعض نے ان کا نام مغیث بتلایا ہے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۲۰۹) سیدنا معقل بن منذر بن سرح الانصاری رضی اللہ عنہ

معقل بن منذر بن سرح بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ عقبی بھی ہیں۔ اپنے بھائی زید بن منذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بدر میں بھی حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۲۱۰) سیدنا معمر بن حارث القرشی الجمعی رضی اللہ عنہ

معمر بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔
حاطب کے بھائی اور عثمان بن مظعون کے ہمشیر زادہ ہیں' والدہ کا نام قتیلہ تھا۔ مواخات میں معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ بدر و احد اور دیگر جملہ مشاہد میں شامل ہوئے اور خلافت فاروقی میں وفات پائی' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۲۱۱) سیدنا معن بن عدی بن جد بن عجلان بن ضبیعہ البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

انصار بنو عمرو کے حلیف تھے' عاصم بن عدی کے برادر حقیقی ہیں۔ مواخات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ان کا بھائی بنایا تھا۔ عقبہ میں بھی حاضر ہوئے اور بدر' احد' خندق اور دیگر جملہ مشاہد میں ہمرکاب محمدی تھے۔
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو لوگ کہنے لگے کاش ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مرگئے ہوتے۔ معن بن عدی رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو یہ پسند نہیں کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مرگیا ہوتا' اس لیے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

انتقال کے بعد بھی ویسے ہی کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ زندگی میں رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرتا رہا۔ مسیلمہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔

مزید حالات از مرتب: سیدنا معن رضی اللہ عنہ عقبہ ثانیہ میں مسلمان ہوئے۔ احد' خندق اور تمام دوسرے غزوات میں بھی نبی اکرم ﷺ کے ہمرکاب رہے۔ سقیفہ بنی ساعدہ کے واقعہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جن دو صالح شخصوں سے ملنے کا ذکر کیا' ان میں ایک سیدنا معن بن عدی رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ کو انصار کے ارادہ سے آگاہ کیا اور مشورہ دیا کہ آپ لوگ وہاں نہ جائیں بلکہ اپنی جگہ پر رہ کر فیصلہ کرلیں۔

جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سیدنا خالد رضی اللہ عنہ مرتدین کی مہم پر روانہ ہوئے تو یہ بھی ہمراہ تھے۔ وہاں سے دو سو سوار لے کر مرتدین سے نمٹنے کے لیے یمامہ آئے۔ مسیلمہ سے جنگ چھڑی تو اس میں جام شہادت نوش فرمایا۔ سیدنا معن بن عدی رضی اللہ عنہ نے پیچھے کوئی اولاد نہیں چھوڑی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۱۲) سیدنا معن بن یزید بن اخنس بن خباب السلمی رضی اللہ عنہ

معن اور یزید اور اخنس تینوں صحابی ہیں' بدر میں حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ۔

(۲۱۳) سیدنا معن بن عفراء الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں' ابوجہل پر حملہ کرنے میں بھائی کے ساتھ شامل تھے۔ بدر میں حاضر تھے' وہاں سے خلد بریں کو سدھارے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۱۴) سیدنا معوذ بن عفراء بن الجموح الانصاری رضی اللہ عنہ

معاذ بن عمرو کے بھائی ہیں' بھائی کے ساتھ ہی بدر میں شامل تھے۔ ابن اسحاق نے ان کا نام بدر میں ذکر نہیں کیا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۱۵) سیدنا ملیل بن و برہ بن خالد بن عجلان الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ قبیلہ بنو عوف بن خزرج سے ہیں۔ بدر' اُحد میں شامل تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۱۶) سیدنا منذر بن قدامہ الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

بنو غنم میں سے ہیں' بدر میں شامل ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۱۷) سیدنا منذر بن عرفجہ الاوسی الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو غنم میں سے ہیں' بدر میں حاضر ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۱۸) سیدنا منذر بن محمد بن عقبہ الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ قبیلہ مالک بن اوس میں سے ہیں۔ بدر اور اُحد میں حاضر ہوئے اور بیرِ معونہ پر شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۱۹) سیدنا نحاث بن ثعلبہ بن حزمہ البلوی رضی اللہ عنہ

نحاث بن ثعلبہ بن حزمہ بن اصرم بن حرم بن عمرو بن عمارہ۔ قوم بلی میں سے ہیں' انصار کے حلیف تھے۔ بعض نے ان کا نام یائے موحدہ سے لکھا ہے۔ بدر میں حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۲۰) سیدنا نصر بن حارث بن عبید بن رزاح بن کعب الانصاری الظفری رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے' ان کے والد حارث کو بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۲۱) سیدنا نعمان بن ابی خزمہ الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

بعض نے خزمہ بن نعمان لکھا ہے۔ بن امیہ بن برک (امرء القیس) بن ثعلبہ۔
بدر میں حاضر تھے۔ ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ اُحد میں بھی موجود تھے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

(۲۲۲) سیدنا نعمان بن سنان الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو سلمہ کے مولیٰ ہیں۔ بدر' اُحد میں میں حاضر ہوئے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۲۲۳) سیدنا نعمان بن عبد عمرو نجاری الانصاری رضی اللہ عنہ

نعمان بن عبد عمرو بن مسعود بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار۔
بدر میں اپنے بھائی ضحاک بن عبد عمرو کی معیت میں حاضر تھے۔ یوم اُحد کو شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۲۲۴) سیدنا نعمان بن اعقر بن الربیع البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ انصار بنو معاویہ بن مالک کے حلیف تھے۔ بدر' اُحد اور خندق وجملہ مشاہد میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۲۲۵) سیدنا نعمان بن عمرو بن رفاعہ الانصاری رضی اللہ عنہ

مالک بن النجار کے قبیلہ سے ہیں' ان کو نعیمان بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ان ہفتاد تن میں سے ہیں جو بیعت عقبہ سے مشرف ہوئے تھے۔ بدر میں حاضر ہوئے اور دیگر جملہ مشاہد میں بھی حاضر تھے۔ سلطنت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں وفات پائی' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۲۲۶) سیدنا نعمان بن قوقل (بن ثعلبہ) رضی اللہ عنہ

موسیٰ بن عقبہ نے ان کا شمار اہل بدر میں کیا ہے اور تحریر کیا ہے کہ اُحد میں بھی حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۲۲۷) سیدنا نعمان بن مالک بن ثعلبہ الانصاری رضی اللہ عنہ

نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن وعد بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن خزرج۔

ثعلبہ بن وعد کو قوقل بھی کہا کرتے تھے اور اُن کی اولاد کو دیوان فاروقی میں بنو قوقل کے نام سے تحریر کیا گیا ہے۔ بدر میں حاضر ہوئے اور اُحد میں شہید ہوئے۔

مؤرخ محمد بن عمارہ کا قول ہے کہ بدر میں حاضر ہونے والے نعمان الاعرج بن مالک تھے۔ یہ نعمان بن مالک رضی اللہ عنہ وہی ہیں جنھوں نے میدان اُحد کی طرف جاتے ہوئے کہا تھا یارسول اللہ! بخدا میں جنت میں ضرور داخل ہوں گا۔ فرمایا! کیوں کر؟ عرض کیا کہ کلمہ شہادت پر میرا ایمان ہے اور جنت میں سے فرار ہونا میں نہیں جانتا۔ فرمایا سچ کہتے ہو۔ چنانچہ میدان اُحد ہی میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۲۲۸) سیدنا نعیمان بن عمرو بن رفاعہ الانصاری رضی اللہ عنہ

نعیمان بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔

ان کا شمار کبراء صحابہ اور قدماء صحابہ میں ہوتا ہے۔ بدر میں حاضر تھے۔ ان کی ظرافت وخوش طبعی کی حکایات بہت ہی ہیں' ازاں جملہ ایک یہ ہے :

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تجارت کے لیے بصریٰ کو روانہ ہوئے۔ نعیمان بن عمرو رضی اللہ عنہ اور سویط بن حرملہ (دونوں بدری ہیں) بھی ان کے ہمراہ تھے۔ باورچی خانہ کا انتظام سویط کے سپرد تھا۔ نعیمان نے ان سے کہا کہ مجھے کھانا کھلا دو۔ سویط نے کہا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آلینے دو۔ نعیمان رضی اللہ عنہ بولے اچھا تمہاری خبر لوں گا۔ نعیمان رضی اللہ عنہ پاس کے گاؤں میں چلے [illegible] کہا کہ میرے پاس [illegible] زبان دراز ہے' خریدنا ہو تو خرید لو'

زیادہ خراب ہو جائے گا۔

آخر سودا دس اونٹنیوں پر پختہ ہو گیا۔ اونٹنیاں لے لیں اور ان لوگوں کو ساتھ لے کر کیمپ میں آئے اور سویط کی طرف اشارہ کر دیا کہ غلام وہ ہے۔ یہ لوگ آگے بڑھے اور انہوں نے سویط سے کہا کہ ہم نے تجھے خرید لیا ہے۔ وہ بولے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے' میں تو آزاد ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ ہمیں تیری بات پہلے ہی معلوم ہو چکی ہے۔ غرض سویط کو وہ باندھ کر لے گئے۔ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور انہوں نے ماجرا سنا تب انہوں نے سویط کو چھڑایا اور اونٹنیاں واپس کرائیں۔

ان کی عادت تھی کہ جب کوئی نیا پھل یا نئی چیز مدینہ میں آتی تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آتے اور عرض کرتے کہ یہ ہدیہ ہے۔ پھر جب قیمت کا ان پر مطالبہ ہوتا تو دوکاندار کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے لاتے کہ یارسول اللہ! اس کی قیمت دی جائے۔ نبی اکرم ﷺ ہنستے اور فرماتے وہ تو ہدیہ تھا۔ نعیمان عرض کرتے یارسول اللہ! میرے دل نے چاہا کہ اللہ کے نبی کے سوا اور کوئی نیا پھل نہ کھائے مگر قیمت میرے پاس موجود نہیں' رسول اللہ ﷺ ہنسا کرتے اور قیمت ادا فرما دیتے۔

کہتے ہیں کہ عہد معاویہ رضی اللہ عنہ تک یہ زندہ رہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۲۹) سیدنا نوفل بن ثعلبہ الانصاری السالمی الخزرجی رضی اللہ عنہ

یہ بنو سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج میں سے ہیں۔ بدر میں حاضر تھے اور یوم اُحد کو شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۳۰) سیدنا ہانی بن نیار رضی اللہ عنہ

ہانی بن نیار بن عبید۔ قوم بلی اور بنو قضاعہ میں سے ہیں' انصار کے حلیف تھے۔ ابو بردہ کنیت اور کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ عقبی بھی ہیں اور بدری بھی' دیگر مشاہد میں بھی برابر حاضر رہے۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں۔ سنہ ۴۵ھ میں انتقال فرمایا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۳۱) سیدنا سہیل بن وبرة الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ بنو عوف بن الخزرج سے ہیں۔ یہ بھی بدری ہیں اور ان کے بھائی عصمت بن وبرہ ﷺ بھی۔ بعض نے کہا کہ وبرہ ان کے دادا کا نام ہے اور باپ کا نام حصین بن وبرہ ہے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۲۳۲) سیدنا ہلال بن امیہ الانصاری الواقفی رضی اللہ عنہ

یہ انصار کے قبیلہ بنو واقف سے ہیں۔ یہ ان تین میں سے ہیں جو غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے اور قرآن مجید کی آیت وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا میں جن کا ذکر ہے ان ہر سہ کے نام یہ ہیں۔

سیدنا کعب بن مالک از بنو سلمہ' مرارہ بن ربیع از بنو عمرو بن عوف' ہلال بن امیہ از بنو واقف' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ۔

(۲۳۳) سیدنا ہلال بن معلی الانصاری الخزرجی رضی اللہ عنہ

ہلال بن معلی بن لوذان بن حارثہ۔ یہ بنو جشم بن الخزرج میں سے ہیں۔ بدر میں مع برادر خورد رافع بن معلی ﷺ کے حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۲۳۴) سیدنا ہمام بن حارث بن ضمرہ رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے۔ ان سے کسی روایت کا ہونا نہیں پایا گیا' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۲۳۵) سیدنا ودقہ بن ایاس الانصاری رضی اللہ عنہ

ودقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم بن امیہ بن لوذان۔ بدر' اُحد' خندق اور جملہ مشاہد میں سرور عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر رہے تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے' رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۲۳۶) سیدنا ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یربوع الجہنی رضی اللہ عنہ

انصار کے قبیلہ بنو سواد کے حلیف ہیں۔ بدر و احد میں حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۳۷) سیدنا یزید بن اخنس السلمی رضی اللہ عنہ

یہ ملک شام کے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے والد اور اپنے بیٹے معن رضی اللہ عنہما کے ساتھ غزوہ بدر میں حاضر تھے' مگر اہل بدر میں ان کا نام معروف نہیں' البتہ یہ تینوں بیعت نبوی ﷺ سے مشرف ضرور تھے۔
کثیر بن مرہ اور سلیم بن عمار نے ان سے روایات بیان کی ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۳۸) سیدنا یزید بن ثابت بن الضحاک الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ مشہور صحابی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ غزوہ بدر میں شامل تھے۔ احد میں ان کی شمولیت اور جنگ یمامہ میں ان کا شہید ہونا مسلمہ ہے۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کی ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۳۹) سیدنا یزید بن ثعلبہ بن خزمہ رضی اللہ عنہ

قبیلہ بلی سے ہیں' انصار بنو سالم بن عوف کے حلیف تھے۔ بیعت عقبہ یا عقبتین میں حاضر تھے۔ بدری ہیں' احد میں بھی حاضر تھے۔ ابو عبدالرحمٰن کنیت سے مشہور تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۴۰) سیدنا یزید بن حارث الانصاری رضی اللہ عنہ

یزید بن حارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن الحارث بن الخزرج۔
انہی کو یزید بن فسحم بھی کہتے ہیں۔ مواخات میں ذوالشمالین مہاجر رضی اللہ عنہ ان کا بھائی تھا۔ بدر میں حاضر ہوئے اور اسی روز شہید بھی ہوئے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۴۱) سیدنا یزید بن عامر بن حدیدۃ الانصاری رضی اللہ عنہ

بنو سواد بن غنم میں سے ہیں۔ سب متفق ہیں کہ یہ بیعت عقبہ میں شامل تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام اہل بدر میں لیا ہے اور اکثر مورخین نے ان کو بدر و احد میں شمار کیا ہے۔ ابو المنذر کنیت سے معروف ہیں' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۲۴۲) سیدنا یزید بن منذر الانصاری رضی اللہ عنہ

یزید بن منذر بن سرح بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ عقبہ' بدر اور اُحد میں حاضر تھے۔ سلسلہ مواخات میں عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ حلیف بنو عدی المہاجر ان کے بھائی تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۲۴۳) سیدنا ابو صرمہ الانصاری المزنی رضی اللہ عنہ

ان کے نام میں اختلاف ہے۔ مالک بن ابی انس یا مالک بن اسعد ان کا نام بتایا گیا ہے۔ یہ اپنی کنیت سے ہی زیادہ مشہور ہیں۔ سب کا اتفاق ہے کہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور دیگر مشاہد مابعد میں بھی ملتزم رکاب نبوی تھے۔ ان کا شمار عمدہ شاعروں میں کیا جاتا ہے۔ نمونہ درج ہے :

لنا صرم يزول الحق فيها — واخلاق يسود بها الفقير
ونصح للعشيرة حيث كانت — اذا ملئت من الغش الصدور
وحلم لا يسوغ الجهل فيه — واطعام اذا قحط الصبير
بذات يد على ما كان فيه — نجود به قليل اوكثير

ان سے احادیث کی بھی روایت ہوئی ہے۔

<u>مزید حالات از مرتب:</u> صرمہ نام' ابو قیس کنیت ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے : صرمہ بن ابی انس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔

اسلام سے قبل یہ اپنی مخصوص باتوں کی وجہ سے نمایاں اور ممتاز تھے۔ انہوں نے رہبانیت اختیار کی' تارک دنیا بنے' ٹاٹ پہنا' بت پرستی چھوڑی اور جنابت سے غسل کیا۔

اس کے بعد ان کو نصرانیت کا خیال ہوا لیکن قدرت نے ان کو اسلام کی دولت عطا فرمائی۔ اسلام سے قبل ایک عبادت گاہ بھی بنوائی اور فرماتے تھے : اعبد رب ابراهيم "میں ابراہیم کے رب کی عبادت کرتا ہوں۔"

سیدنا صرمہ رضی اللہ عنہ بلند پایہ شاعر تھے۔ زیادہ تر موضوع اخلاق تھا۔ ان کے اکثر شعر حکمت و نصیحت سے لبریز تھے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کے ہاں جاتے اور ان کے شعر لاتے تھے۔ انہوں نے ایام جاہلیت میں بھی اپنے شعروں میں اللہ کا تذکرہ کیا ہے۔

قبول اسلام کے بعد ضعف پیری کے باوجود روزے رکھتے اور دن بھر کھیت میں کام کرتے۔ ایک روز شام کو گھر آئے اور افطار کے لیے کھانا مانگا' کھانے کے آنے میں کچھ دیر ہوئی۔ یہ تھکے ہوئے تھے' آنکھ لگ گئی۔ ابتدائے اسلام میں یہ قاعدہ تھا کہ افطار کے وقت کوئی سو جائے تو تمام رات دوسرے روز تک روزہ رکھے۔ بیوی نے سوتا دیکھا تو کہا خیبة لک "تم پر افسوس ہے۔" صبح اٹھے تو سخت نڈھال تھے' دن چڑھے غش آگیا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی :

﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾

یعنی تم لوگ طلوع فجر تک کھانا کھا سکتے ہو۔ اس سہولت کو سن کر سب لوگ باغ باغ ہو گئے۔ یوں سیدنا صرمہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ امت کے لیے قیامت تک آسانی کا باعث بنا۔

۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ضعیف پیری کی وجہ سے دیگر غزوات میں شریک نہ ہو سکے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۲۴۴) سیدنا ابو الضیاح الانصاری الاوسی رضی اللہ عنہ

ان کا نام نعمان یا عمیر بتایا گیا ہے۔ بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس ہیں اور کنیت کے ساتھ معروف ہیں۔ بدر' احد' خندق اور حدیبیہ میں حاضر تھے۔ جنگ خیبر میں آپ شمشیر سے شربت شہادت پیا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۲۴۵) سیدنا ابو عیسیٰ الحارثی الانصاری رضی اللہ عنہ

بدر میں حاضر تھے۔ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں انتقال کیا۔ امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کو بھی تشریف لے گئے تھے۔ محمد بن کعب قرظی اور صلاح نے ان سے روایت حدیث کی ہے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۴۶) سیدنا ابو فضالہ الانصاری رضی اللہ عنہ

بدر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور صفین میں امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر تھے۔ ان کے فرزند فضالہ بن ابو فضالہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار سیدنا علی رضی اللہ عنہ ینبوع میں سخت بیمار ہو گئے' حالت خطرناک ہو گئی۔ میرے والد نے کہا بہتر ہے کہ ہم آپ کو مدینہ میں لے چلیں' یہاں تو قوم جہینہ کے سوا اور کوئی جنازہ پر بھی آنے والا نہیں۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس مرض میں فوت نہ ہوں گا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا ہے کہ میری موت اس وقت ہو گی جبکہ میرے سر کے خون سے میری داڑھی رنگین ہو گی' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۴۷) سیدنا ابو قتادہ انصاری السلمی رضی اللہ عنہ

یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ "فارس رسول اللّٰہ" ان کا لقب تھا۔ ان کے نام میں سخت اختلاف ہے۔ حارث یا نعمان یا عمرو بن ابی کہا گیا ہے۔ بعض نے نعمان بن عمرو بتایا ہے اور بعض نے بلدمہ بن خناس۔

یہ مسلمہ ہے کہ ان کی والدہ کبشہ بنت مظہر بن حرام ہیں۔ ابن عقبہ وابن اسحاق نے ان کا نام اہل بدر میں نہیں لکھا لیکن واقدی کی تحریر اور دیگر روایات سے ثابت ہے کہ بدر میں حاضر تھے۔ سب کا اتفاق ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ نماز جنازہ میں سات یا چھ تکبیریں ادا کی تھیں۔ اہل بدر کی نماز جنازہ اسی طرح پڑھی جایا کرتی تھی۔

غزوہ احد اور دیگر مشاہد میں ہمرکاب نبوی رہے اور خلافت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میں بھی جملہ مشاہد میں جناب مرتضوی کی طرف حاضر رہے۔ سنہ ۴۰ھ میں انتقال فرمایا' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۲۴۸) سیدنا ابو ملیل الانصاری الضبعی رضی اللہ عنہ

ابو ملیل بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ۔ بدر و احد میں حاضر تھے' رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ اٰمین

o—ooo—o

☆☆☆ تَمَّ الْكِتَابُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلاً وَّاٰخِرًا ☆☆☆

پروف ریڈنگ: حکیم نذیر حملو (حویلی لکھا)
کمپوزنگ : نسیم حسن عبداللہ (دیپالپوری)

سب تعریفیں اللہ ذوالجلال والاکرام کے لیے جس نے مجھے یہ توفیق دی۔